از شیخ عبد الرحمن حسن

جمع الشمائل ترمذي من محاسن نبيه بعبارات مقاله	كان فيه جمعي في شرحه تحمل بفعاله	في طبعه صرف الهم ولا حسن بسواله
متمسكا بذيل من حسنت جميع خصالها	قطع الأميد يائسه قد القوي بناله	تاريخه وسلامه بلغ العلى بكماله ۱۲۶۱

از شیخ نواز علی سجاد

چو مطبوع مرغوب ہر خاص و عام ۔ شد این حسن عادات خیر الورا ۔ تو سجاد از بہر طبعش بخوان ۔ بیان صفات حبیب خدا ۱۲۶۱



تعالیٰ شانہ کا وصف لکھنی مین کب آتا ہی | کہ مشکل بید بیان دہشت سی خامہ تہرتہراتا ہی
ذرا او برکت احمد زبان تک میری آجانا | کہ تیری ہی وسیلہ سی قلم کافی اوٹہاتا

دکہا دی مجھکو ای خلاق معبود | نبی کی واسطی اب راہِ مقصود | بیانِ شافی و کافی عطا کر

ثناخوانِ جنابِ مصطفا کر | الٰہی آپ کی الطاف تجدید | بیان کب ہون کسی سی ان لاکہہ مین کد

غلط مین کیا اگر افراد عالم | قلم اشجار کی لیکر ہون باہم | سمندر کی بنا دین گر سیاہی

بیان ہون پر نہ الطاف الٰہی | ہراک احسان اوسکا بی بدل ہی | ہراک انعام فیض لم یزل ہی

ہراک بندہ ہی رہینِ فضلِ باری | کسی طاقت کری نعمت شماری | ہی یکسان یون تو گو مخلوق عالم

ولیکن خاص اک رحمت مین ہین ہم | وہ رحمت کیا وجودِ مصطفا ہی | نمودِ ذاتِ فخر انبیا ہی

سزاوار خطاب پاک لولاک | ہوا جنکی قدم سی فخر لولاک | مجہی شیرین زبانی دی الٰہی

کہ ہون مصروف نعتِ مصطفائی | ملاحت شعر مین مین چاہتا ہون | ملیحانِ عرب کا خاک پا ہون

فصاحت ہو سخن مین یہ دعا ہی | فصیحانِ عرب سی دل لگا ہی | ملی میری سخن کو فیض ارشاد

بحق احمد و اولاد و اصحاب

سبب اس نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے | کہ عالم کا کفیل کار کیا اسباب لاتا ہے

ذرا اے طالبان سرِّ اخبار   سنو اب بندہ کافی کی گفتار   کہ تھی مدت سے مجکو یہہ تمنا
یہی روز و شب مقصود اپنا   کہ کیجے نظم اخلاق نبی کو   احادیث کتاب ترمذی کو
نبی کی جو شمائل کا بیان ہے   محبّون کے لئے آرام جان ہے   زبان ہندیں میں وسکو سناؤن
رولاؤں عاشقونکو اور ہنساؤں   رہی کچھ چند دلکی دلمیں حسرت   نپائی آہ پر اتنی فراغت
عدیم الفرصتی سے ہو کے ناچار   کیا جو مشورہ میں عقل کو یار   خرد نے یہہ سنایا گوش جان میں
فراغت غیر ممکن ہے جہان میں   فراغت کا اگر طالب رہیگا   نپاویگا کبھی مقصود دل کا
غرض اب میں بنامِ حیّ قیّوم   کتاب ترمذی کرتا ہوں منظوم   نظر آتا ہے گو یہہ کام دشوار
مگر اس راہ میں اللہ ہے یار   اگر تائید سے ہے فضل باری   بزودی ہوگی حل مشکل ہماری
یہہ طرزِ نظم ہے میں نے اوٹھایا   کہ اکثر ترجمہ لفظونکا لایا   کہیں ایسا بھی موقع آگیا ہے
کہ حاصل لفظ و معنی کا لیا ہے   کلام مختصر مرغوب پایا   احادیث مکرر کو نہ لایا
نہایت میں نے کی تشویش وقت   سمائی پر نہ اسناد روایت   نہ آئی راویونکی نام اسمیں
فقط باقی رہا یہہ کام اسمیں   نہیں چاہے تعرض اہلِ انصاف   یہہ امر غیر ممکن ہے عیان صاف
کبھی بہکا کہاں کافی گیا تو   نہو محتاج انصافِ سخن گو   تجھے مطلب ہے فکر جان جان سے
تجھے کیا کام تحسین جہان سے   کہ یہان تعریض و تحسین سے ہے اصل   سراسر سجگہ نیت کو ہے دخل
کہ فرمایا محمد مصطفےٰ نے   رسولِ مجتبیٰ خیر الورا نے   کہ سمجھو انّما الاعمال کی بات
عمل کو ربط ہے نیات کے سات   مدار کار دنیا ہے بہ نیت   مدار کار عقبا ہے بہ نیت
ہمیں اخلاص حق دے اے الٰہی   کہ تا روز قیامت ہو رہائی   الٰہی واسطے خیر الورا کے
ریا و شرک سے ہمکو بچالے

بابُ ما جاءَ فی خُلقِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح ١ عن انس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير ولا بالابيض الامهق ولا بالآدم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله تعالى على رأس اربعين سنة فاقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر سنين فتوفاه الله تعالى على رأس ستين سنة وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء

بدل اسکو سنو ای عاشقان صورت احمد		سراپا سید کونین کا کافی سناتا ہے

روایت کی ہی یہہ راوی انس نے — بتا کی یاد ہمدم ہمنفس نے — کہ تھی حضرت نہ قدّا در نہایت
نہ تھی کوتاہ بھی ختم نبوت — میانہ وہ قد خیر الوریٰ تھا — درازی اور پستی سی جدا تھا
نہ بغایت سپیدی رنگ مین تھی — ملیح محض تھے رنگت نہ اونکی — صباحت اور ملاحت دلو نیدا
میانہ رنگ مثل قد و بالا — وہ فرق پاک پر موی معنبر — بجولیدہ نہ سیدھی ہی تھی سر
غرض وہ موی اطہر انکی تھے — مبرّا راستی جولیدگی سے — ہوئی چالیس سالہ جبکہ حضرت
عطا کی حق تعالیٰ نے نبوت — مقیم مکہ تھی پھر دس برس تک — برس دس پھر مدینہ مین تھی بیشک
ہوئی دنیا سی جو رحلت نبی کی — تو عمر پاک پوری ساٹھہ کی تھی — سپیدی ہوئی ریش و سر مین گو تھی
ولیکن بیس بالون تک نہ پہونچی

ح ٢ عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ربعة وليس بالطويل ولا بالقصير حسن الجسم وكان شعره ليس بجعد ولا سبط اسمر اللون اذا مشى يتكفأ

روایت دوسری بھی ہی انس سے — کہ خادم وہ رسول اللہ کی تھے — کہ تھی حضرت میانہ قد و بالا
درازی اور پستی سی مبرّا — بہرا تھا جسم والا خوبیوں سے — جمال حسن کے محبوبیوں سے
سمائی تھی یہہ طرز اعتدالی — نہ فربہ تھا نہ لاغر جسم عالی — بیان کیا کیجئی بالون کا عالم
بجولیدہ فقط نہ راست باہم — اگرچہ گندمی رنگت تھی پیدا — دمک سرخی کی تھی و سمین ہویدا
قدم پڑتا تھا آگی وقت رفتار — دلاور کیطرح قوت سی ہر بار

(۳) عن البراء بن عازب يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مربوعا بعيد ما بين المنكبين عظيم الجمة الى شحمة اذنيه عليه حلة حمراء ما رايت شيئا قط احسن منه

براء بن عازب یار حضرت بیان اسطرح کرتی ہین روایت کہ تھی سردار عالم مرد والا (برتر)
میانہ آپکا تھا قد و بالا میانہ قد مگر اسطرح کا تھا کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا (قد)
بیان شانوں کی خوبی کیجیے کیا فراخی دوش سے تا دوش پیدا کہوں کیا حیدا بالوں کا عالم
پڑے تھی کان کی لو تک او سدم لباس سرخ اونکی زیب تن تھا کوئی ایسا حسین مینی نہ دیکھا
نظر ہرگز نہ آیا کوئی دلبر جہان مین اوس سی احسن نہ خوشتر ہوئی مذکور یہان جو سرخ پوشاک
کہ تھی وہ زیب جسم شاہ لولاک تو اوسکی کیجیے ظاہر حقیقت کہ تھی کسطرح کی وہ سرخ رنگت
لکھی ہی شارح مشکوٰۃ یہہ بات کہ وہ حلہ تو تھا اسطور کی سات کہ تھی اوسمین خطوط سرخ اکثر
نہ تھا لیکن تمامی سرخ و احمر

(۴) عن البراء بن عازب قال ما رايت من ذي لمة في حلة حمراء احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم له شعر يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين لم يكن بالقصير ولا بالطويل

روایت دوسری اسکی مناسب کہ راوی اسکی بہی ہین بن عازب مرا اسکا دیکھی انداز گفتار
کہ طرز عشق ہی جس سی نمودار کہ مینی کوئی ذی لمہ نہ دیکھا لباس سرخ مین زیبندہ ایسا
(جسکی بال کندہو تک ہون ۱۲)
کہ جیسا حسن تھا خیر الورا کا رسول اللہ محبوب خدا کا وہ بکھری بال از فرق پاک تھی
کہ کندہوں تک وہ لٹکی آن کر تھی بہت وسعت میان دوش پیدا نہ تھی پیوستگی اونمین ہویدا
قد والا کا تھا انداز ایسا درازی اور پستی تھی نہ اصلا

(۵) عن علي بن ابي طالب قال لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم بالطويل ولا بالقصير شثن الكفين والقدمين ضخم الراس ضخم الكراديس طويل المسربة اذا مشى تكفا تكفؤا كانما ينحط من صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم

روایت کی امام اولیا نے علی مرتضیٰ شیر خدا نے

کہ ایسی تو نہ تھی ہستم رسالت | کہ ہو قامت مبارک میں طوالت | غرض یوں تھا عیاں ان کی شباہت سے

سرہ میں درازی کچھ تھی ایسے | کف دست مبارک تھی کشادہ | بیہ ظاہر و صاف قوت میں زیادہ

قدم میں آپکی زیبا سی طرح ہی | سر عالی باندازِ بزرگی | ہر اک پیوند عضو و استخوان کا

بعنوان بزرگی خوب و زیبا | خطِ باریک تھا سینہ سی تا ناف | کہیں موئی مبارک سی بہت صاف

پیادہ جبکہ چلتی تھے زمین پر | قدم آگی ہمیشہ پڑتی تھی بڑھ کر | یہ صورت چال سی تھی عیاں ہے

بلندی سی ہی گویا میل پستی | جمال و حسن میں کوئی طرحدار | ندیکھا میں نے ان سی آگی نہ پیچہار

کہوں کیا بعد بہی ونکی ندیکھا | جہاں میں آپکی مانند رعنا (زیبا) | یہاں اب ذکرِ حسن کی بدل ہے

یہاں کب عاشقونکی جی کو کل ہی | ذرا اد کافیِ آشفتہ احوال | غزل کوئی سنا دی ہکو فی الحال

غزل

بہار خلد ہی روی محمد | شمیم جانفزا ہے بوی محمد

سہی سرو ریاض بی مثالی | قد رعنای دلجوی محمد | ندیکھا ہو زمین پہ جسنی فردوس

وہ آکر دیکھ لی کوئی محمد | کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا | عدیم المثل ہی خوی محمد

ہمیں ہی وہ جگہہ محراب طاعت | جہاں ہی تو ابروی محمد | دل وحشی ہی زنجیریں تو ڑا تا

بشوق یادِ گیسوی محمد | بر لب کافی کی جان آگی آد لب | کہاں تو اور کہاں روی محمد

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَ

معرفۃً احبہ یقول ناعتہ لم ار قبلہ و لا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ فرمایا [illegible] ہین　　کہ وصاف جناب مصطفی ہین　　کہ تہا بیحد نہ طول قد اقدس

نہ تہا ایسا کہ جو کوتاہ اور بس　　میانہ قد تہی مخدوم دو عالم　　سبہی قوم و قبائل سی معظم

میانہ قد مگر اسطرح کا تہا　　کہ تہا مائل درازی کو وہ بالا　　فقط اسبدی نہ پر خم بال اونکی

خمی و راستی کی درمیان سے تہے　　تن عالی نہ فربہ تہا سراسر　　رخ انور نہ تہا مطلق مدور

کچہہ اک تہوڑی سی تہی لیکن نمایان　　بروی مقتدای دین و ایمان　　وہ پر انوار تہی حضرت کے رنگت

سفیدی مائل نہ سپید بی نہایت　　دمکتی تہی جسم سرخی سپیدہ سے　　چمکتا تہا یہہ کہ نور سے تجلے

جبین کا عالم چشم بد دور　　درازی تہی وہ نور سے علاوہ　　بخوبی و بزرگی سینہ و سینہ

تہا سینہ درمیان دوش و شانہ کے پیوند　　نہ اکثر بال تہی حضرت کے تن پر　　نہ بی موئی کا عالم سینہ و تن

کہیں تہے او رکہیں اندام تہا صاف　　کہچا تہا خط مو سینہ سی تا ناف　　کف دست و کف پائی تہی متین

بزرگی تہی مناسب فربہی مین　　کہا ہی دریوں شارح نے بجا　　بزرگی انگلیوں مین سے تہے ہویدا

خرام ایسا جناب پاک کا تہا　　کہ جس سی طرز جولانی تہا پیدا　　قدم برگندہ تہی حضرت اوتہاتے

زمین پست کو گویا تہی جاتے تہے　　اوتہاتی تہی جد پر کو چشم عالی　　نظر کرتی تہی حضرت لا ابالی

نظر مین نور بیاکی عیان تہا　　نہ وہان فرد مین ویدن کا نشان تہا　　میان دوش تہی مہر نبوت

رسول اللہ تہی ختم رسالت　　عطا و جود مین تہی اجود الناس　　نکرتی تہی کبہی بنی مین وسواس

لب و لہجہ مین راستی سی　　بجا ہی یعنی صادق اونکو کہتی　　ملائم خو نہایت نرم گفتار

بعز مکرمت یارونکی غمخوار　　او نہین جو دیکہتا ناگاہ انسان　　جلال شان سی ہوتا ہراسان

اگر ہوتا تہا واقف حسن خو سی　　تو رکہتا دوست اونکو ہر کسی　　جمال و حسن کا عالم کہون کیا

کہی تہا مدح خوان خیر ابرار کا　　کہ کیا حسن جناب مصطفی تہا　　کہ اون جیسا کوئی مین نی ندیکہا

نظیر حسن احمد کوئی خوش رو　　نظر آیا نہ اون سی قبل مجہکو　　نہ بعد از حضرت ہی جہان مین

ندیکہا کوئی گل اس گلستان مین　　نزول رحمت و فضل سے آلہ　　ہو وی پاک و حسن مصطفائی

ح عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصافا عن
حلية النبي صلى الله عليه وسلم وأنا أشتهي أن يصف لي منها شيئا أتعلق به فقال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما يتلألأ وجهه تلألؤ
القمر ليلة البدر أطول من المربوع وأقصر من المشذب عظيم الهامة
رجل الشعر إن انفرقت عقيقته فرق وإلا فلا يجاوز شعره شحمة أذنيه
إذا هو وفره أزهر اللون واسع الجبين أزج الحواجب سوابغ في غير قرن
بينهما عرق يدره الغضب أقنى العرنين له نور يعلوه يحسبه من لم
يتأمله أشم كث اللحية سهل الخدين ضليع الفم مفلج الأسنان
دقيق المسربة كأن عنقه جيد دمية في صفاء الفضة معتدل الخلق بادن
متماسك سواء البطن والصدر عريض الصدر بعيد ما بين المنكبين ضخم
الكراديس أنور المتجرد موصول ما بين اللبة والسرة بشعر يجري كالخط
عاري الثديين والبطن مما سوى ذلك أشعر الذراعين والمنكبين وأعالي الصدر
طويل الزندين رحب الراحة شثن الكفين والقدمين سائل الأطراف
أو قال شائل الأطراف خمصان الأخمصين مسيح القدمين
ينبو عنهما الماء إذا زال زال قلعا يخطو تكفيا ويمشي هونا ذريع
المشية إذا مشى كأنما ينحط من صبب وإذا التفت التفت
جميعا خافض الطرف نظره إلى الأرض أطول من نظره إلى
السماء جل نظره الملاحظة يسوق أصحابه يبدأ من لقي بالسلام

روایت کی امام باصفا نے — حسن سبط رسول مجتبا نے — کہ ہند ابن ابی ہالہ مرا خال

رسول اللہ کا تھا وصف حال — کیا میں نے سوال اوس سے باخبر — خبر دی حلیہ خیر البشر سے

ہوں مشتاق ان مانو کا جد — بیان کر کچھ تو حسال جد امجد

غرض میری یہہ ہی سنکر وہ احوال | کرون جو ہو سکی اسناد اعمال | کہا بس ہندنی یون مجتبی سدم

رسول اللہ تھی مفخم مفخم (یعنی بنہایت عظمت والی ۱۲ با وقار) | نگاہون مین وہ یعنی خوش سیر تھی | دلون مین بھی بزرگ و نامور تھی

تجلی روی انور پہ درخشان | کہ جیسی چودہوین کا چاند تابان | میانہ کب قد خیر الوریٰ تھا

میانہ پن سی بھی وہ قد جدا تھا | اگر کوتاہ کہی تھا نہ کوتاہ | غرض یہان کیفیت نی کم کیا راہ

قد و بالا کا تھا اونکی یہہ عالم | میانہ سے دراز الطول سی کچھہ کم | بزرگی تھی سر عالی مین پیدا

نہایت حسن موزونی ہویدا | خم و پیچ عیان بالونمین کم تھی | کچھہ ایک جولیدگی لیکن بہم تھی

بکھرکی تھی جو فرق پاک پر بال | دو فرقہ اونکو کر دیتی تھی فی الحال | اگر از خود نہ بال اونکی بکھرتی

تکلف سی ہرگز فرق کرتے | بحال فرقہ سر کی بال اونکے | گذرتی رہہا ئی گوش سی تھی

درخشانی کا عالم رنگ مین تھا | کشادہ تھی جبین عالم آرا | مقوس دونون ابروی مقدس

مقدس دونو ابروی مقوس | باندازِ مناسب طاق ابرو | نہ تھی پیوستگی آپسمین اونکو

عجب خمدار و باریک مطول | بخوبی طاق تھا ثانی و اول | میان ابروان اک رگ نمایان

بوقت غصہ ہو جاتی تھی رخشان | کہون کیا حسن بینی کا عالم | کہ تھی نور و نگی شعلہ جس سی توام

اونچی بینی خیر البشر تھی | باندازِ بلندی جلوہ گر تھی | جو کوئی بی تامل دیکھتا تھا

بلندی کا گمان ہوتا تھا پیدا | حقیقت مین بلندی ہی نہ چندان | مگر تھی وہ شعاع رو سی رخشان

خط رخسار کا عالم کہون کیا | محاسن مین بہت انبوہ پیدا | ملائم آپ کی رخسار دونو

بھلا تشبیہ دون مین کس سی انکو | بزیبائی کشادہ وہ دہن تھا | کشادہ وہ دہن تھا اور زیبا

کہون دانتو کا کیا وہ حسن سادہ | سپید و صاف آپسمین کشادہ | دقیق المسربہ یعنی خط مو

کہا سینہ سی تھا تا ناف گلبو | بوصف گردن شایان معراج | کہا ہادی فی شکل صورت عاج

مقصدا یعنی وہ گردن تھی ایسی | بشکل نقرہ با نور و ضیا تھی | کہون کیا عضو عضو اونکی بدن کا

بنہیم خود مناسب اور زیبا | بخوبی اتی تناسب دُخش عالم | تمامی عضو تن مربوط باہم

شکم سینہ صفائی مین برابر | مگر سینہ عریض یہہ بہت خوشتر | فراخی دونو شانونمین عیان تھی

سر بسر استخوان مین تھی بزرگی ‌ ‌ بدن جو کچھ کہلا پوشاک سی تھا ‌ ‌ درخشندہ وہ نور پاک سی تھا
پھر کی حسن کا چہرہ چاہوا ہی ‌ ‌ دل بیتاب کو تڑپا دیا ہے ‌ ‌ ہستی تعریف کس نور بدن کی
کہ ہی آمد یہان دیوانہ پن کی ‌ ‌ دل مشتاق نی پایا بہانہ ‌ ‌ غزل پڑھتا ہی طرز عاشقانہ

غزل عاشقانہ

بدن تھا ایک کان تجلے ‌ ‌ عیان چہرہ پہ تھی شان تجلے
تصور کس کی صورت کا بندھا ہی ‌ ‌ کہ چھایا دل پہ سامان تجلے ‌ ‌ رسول اللہ کی نور جبین کو
بجا ہی گر کہین جان تجلے ‌ ‌ رخ پرنور پہ بالونکا عالم ‌ ‌ بہار سنبلستان تجلے
بر و دوش و سر و دست مبارک ‌ ‌ ستون نور دارکان تجلے ‌ ‌ قد عالی بحسن اعتدالی
سہی سرو گلستان تجلی ‌ ‌ نہ تھا کچھ آتش دیدار سی کم ‌ ‌ در دندان کا لمعان تجلے
نکلتی تھی ہوا سپٹکے کی ثابت ‌ ‌ مگر تھی برق جولان تجلے ‌ ‌ نہ دیکھا آہ دیدار مبارک

رہا کافی کو ارمان تجلے

بس اب کافی ذرا تو ہوش مین آ ‌ ‌ کہ ہی ختم روایت کا ارادا ‌ ‌ گلوی پاک سی تا ناف والا
خط مو تھا کھچا باریک زیبا ‌ ‌ سوا اسکی شکم سینہ برابر ‌ ‌ متحد سی تھا صافی برابر
کلائی دونو شانی اور بازو ‌ ‌ مزین تھی بزیب کثرت مو ‌ ‌ وہ اونکی صدر عالی کی بلندی
خط مو سی رکھی تھی ارجمندی ‌ ‌ طویل الزند دونو دست والا ‌ ‌ کشادہ تھی کف دست مصفا
بزرگی اوس کف پا مین عیان تھی ‌ ‌ نمایان دونو قدمون مین بزرگی ‌ ‌ کشیدہ تھین وہ انگشتان والا
لقب ہی سائل الاطراف جنکا ‌ ‌ کہا یا شایل الاطراف کافی ‌ ‌ کہ حاصل اونکی انگلیون کو تھی بزرگی
یہان جو سائل و شایل کو لایا ‌ ‌ ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا ‌ ‌ کف پا مین سمائی تھی یہہ خوبی
کہ رہتی تھی زمین سی بیچ اونچی ‌ ‌ ہوا اور دو صفت پائی قدسی ‌ ‌ کہ تھی پای مبارک نرم و املس
جدا رہتی زمین سی یعنی کف پا ‌ ‌ کہ پانی اوسکی نیچی سی گذرتا ‌ ‌ زمین پر جب خرامان آپ جاتی
قدم کو اپنی پرکندہ اوٹھاتی ‌ ‌ اونہین ہوتا خیال میل پیشین ‌ ‌ بڑی رہ جاتی سر و رہ دین
ہوا یہہ حال ہی از روی اخبار ‌ ‌ کہ جسدم آپ جاتی تند رفتار ‌ ‌ تو اوسدم تھی عیان یہہ صاف معنی
بلندی سی ہی گویا سیل آتی ‌ ‌ اونہین جب دیکھنا منظور ہوتا ‌ ‌ نظر کرتی تھی حضرت سنے اچھا با

بہت رہتی تہی انکہونکو جہکالی | نظر یعنی سوی باطن لگالی | زمین اکثر مشرف تہی نظر کی
فلک کم بہر دور ہوتا بصر سے | تامل سوچ تہا کیا ہی نظر مین | لحاظ اونکی سمایا تہا بصر مین
بیان کرتا ہی اوسی اور یہہ بات | کہ ہوتی آپ کی اصحاب جب سات | تو یہہ ارشاد فرماتی تہی حضرت
چلو تم مجہسی آگی کر کی سبقت | عجب اخلاق تہی خیر الورٰی کے | کہ ہون مخدوم یہی خادم آگی
سنو یہہ اور عادت مصطفےٰ کے | کہ ہوتا جو کوئی اوسی ملاقی | جناب پاک کرتی اوسکو خوش کام

تقدیم سلام دین اسلام

۸ ح عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ

بیان جابر کی شیرین روایت | ہمین یہہ ذکر ہی رحمت کی آیت | ضلیع الفم کہا خیر الورٰی تہے
بزرگی تہی دہن مین یعنی اونکی | ہوا مذکور لفظ اشکل العین | بوصف چشم پاک حد حسین
کہ انکہہ اونکی بزیبائی کلان تہی | سپیدی مین کچہہ اک سرخی عیان تہی | بیان ہوتا نہین خوبی کا عالم
سپید او سرخی کا عالم | سبک کم گوشت ایڑی آپکی تہے | یہہ ہی تفسیر منہوس العقب کے

۹ ح عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِي اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

روایت دوسری جابر کی ہی یہ | کہ سنتا تو نکا دل تڑپا گئی ہے | کہ دیکہا مینے جو خیر البشر کو
شب مہتاب مین شکل قمر کو | کہیا تہا حلہ حمرا بدن مین | لباس سرخ تہا زیبندہ تن مین
مری کچہہ اوسکہڑی مضطر نظر تہی | کبہی اونپر کبہی سوی قمر تہی | بتحقیق سخن نزدیک میرے
رسول اللہ احسن تہی قمر سی | کیا بیان شوق نبی کا ہی صفا | کہ لکہی وصف محبوب خدا کا

غزل

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووی | منہہ تو دیکہو کہ تری منہہ کی مقابل ہووی | ماہ کیا سامنی کر آپکی اوسی خورشید
دعوی نور سی خجلت وسی حاصل ہووی | کیا یہہ خورشید کہ خورشید قیامت ہوا گر | آپکی آگی ٹہہرنا اوسی مشکل ہووی
شان اجلال پہ آجائین اگر وہ خسا | کسکو طاقت ہی کہ اوسوقت مقابل ہووی | یہان جبرئیل کا یا نہین جز ذکر کل عالم
نغمہ عود ہو یا صوت عنادل ہووی | ملک دنیا کو دکیا خاک مین لیکر ڈالی | جو کوئی دولت دیدار کا سائل ہووی

آہ برباد نہ یون جای مرا نالہ و آہ   آہ کی ساتھہ اگر جذبۂ کامل ہووی   اب تو بی ڈھب دل حسرت زدہ گھبراتا ہے
یا الٰہی شب فرقت کہیں آسان ہووے   لائین گر آپ کی تصویر نکیر و منکر   کیا عجب گور مری خلد کی منزل ہووے
ہی تمنا یہی دن رات کہ روز محشر   دست کافی مین ترا پایۂ محمل ہووے

۱۰ ح عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَلْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ اَکَانَ وَجْهُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابی اسحٰق ہی اک مرد راوی   روایت اوسنی کی ہی اسطرحکی   کہ اصحابون مین ہین جو ابن عازب
کوئی اوسنی ہوا آکر مخاطب   کہ یعنی تم جو یار مصطفےٰ ہو   خبردار جمال باصفا ہو
بتاؤ کیفیت روی نبی کے   کرو تعریف شکل احمدی کی   کہ روی پاک محبوب خدا کا
بشکل سیف کہیں فی المثل تھا   کہا اوسنی نہ تھا چہرہ وہ ایسا   وہ روی پاک بر مثل قمر تھا

۱۱ ح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ کَاَنَّمَا صِیْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ

روایت بوہریرہ کی بیان کی   زبان وصف نبی مین درفشان کی   کہ یعنی آپ تھی ابیض باندام
سپید و صاف گویا نقرۂ خام   کچھ اک موی مبارک مین شکن تھی   ہویدا تھی ادا جو لیدہ پن کی

۱۲ ح عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ
فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ
عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ
مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا
صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ

وہ جابر ابن عبد اللہ انصار   بیان اسطرح سی کرتی ہین گفتار   کہ فرمایا امام مرسلان نے
کہا ہی سرور کون و مکان نی   کہ دکھلای گئی مجکو نبی سب   کلیم اللہ پر آئی نظر جب
او نہین پایا کہ اس صورت مین پایا   شنوہ کی تہی اشخاصون سی گویا   پہر عیسی ابن مریم کو جو دیکھا
شبیہ عروہ بن مسعود پایا   خلیل اللہ براہیم فی الفور   نظر یون آئی گر آپ کیجئی غور
تو اونکی مثل ہی صاحب تمہارا   کیا یہ اپنی جانب کو اشارا

یعنی یون ہوا دنیا میں پیدا | خلیل اللہ کی صورت ہو پیدا | نظر کی اور جو رخ روح الامین پر
ادہی ناگاہ دیکھا ہین منظر | تو اوسکی شکل کی تشبیہ پایان | ہی شکل دحیہ کلبی نمایان

۱۳ ح عن سعید الجریری قال سمعت ابا الطفیل یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما بقی علی وجہ الارض احد راٰہ غیری قلت صفہ لی قال کان ابیض ملیحا مقصدا صلوات اللہ علیہ

سعید تابعی ہی یہہ جریری | روایت یہان ہوئی ہی اوس سی فردی | وہ کہتا ہی کہ یون مینی سنا تہا
کلام بوطفیل اسطرحکا تہا | کہا تہا یعنی یون اوس محترم نی | رسول اللہ کو دیکہا ہی ہم نی
نہین باقی ہی اب وہ جو ہین یہ | بجز میری کوئی یار پیمبر | کیا یہہ عرض مینی اوس ولی سی
مشرف کیجیئی وصف نبی سی | کہا حضرتکا کیا گلفام تن تہا | عجب رشک سمن صافی بدن تہا
سماکی تہی توسط کی یہہ اطوار | صباحت مین ملاحت تہی نمودار | سلام اللہ کا خیر الوری پر
رسول اللہ محبوب خدا پر

۱۴ ح عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رؤی کالنور یخرج من بین ثنایاہ

بیان کرتی ہین عبد اللہ عباس | نبی کی ابن عم وہ افصح الناس | کہ دونو آپکی دندان پیشین
جدا آپس سی تہی بکشادہ آئین | کچھہ ایسا فرق تہا اونمین پیدا | کہ جس سی نور زیبا کی عیان تہا
بہنگام تکلم بات کی سات | نظر آتی تہی کیا انوار ولمعات | عجائب فرق تہا اونمین اونکی
نمایان جس سی تہی نور کی شعلی

باب ما جاء فی خاتم النبوۃ

ح عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن یزید یقول ذهبت بی خالتی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسی ودعا لی بالبرکة وتوضأ فشربت من وضوئه وقمت خلف ظهره فنظرت الی الخاتم بین کتفیه فاذا هو مثل زر الحجلة

مناسب ہی یہان سنکر اسی نقش نگین کبہی   یہانسی تذکرۂ مہر نبوت کا اب آتا ہے

روایت جعد یہہ پہونچا گیا ہی   کہ سائب کی تئین میں سنا ہی   بیان کرتا تہا یہہ احوال سائب
رسول اللہ کا اجلال سا ئب   کہ مجہکو میری خالہ سات لیکر   گئی سوی قسیم حوض کوثر
کہا پہر یا رسول اللہ دیکہو   یہہ میرا بہانجا ہی آہ دیکہو   کردن کیا عرض تمشای لولاک
کیا ہی درد نی اب اسکو غمناک   شفیق دردمندان نی یہہ سنکر   رکہا دست مبارک میری سر پر
کف دست مبارک سر پہ پہیری   دعای خیر میری اسطی سے   وضو فرمایا ختم مرسلان نے
پیا آب وضو اس ناتوان نے   کہڑا ہو کر پس پشت معظم   نظر میں جو کی پہر سوی خاتم
نظر کر یعنی اوس خاتم کو دیکہا   کہ تہی وہ درمیان دوش والا   بیان کیا کیجی خاتم کا احوال
کہ جیسی زر حجلہ تہی وہ تمثال   سنو اب زر حجلہ کی یہہ تفسیر   یہان شارح نی کی دو طرح تحریر
کہا پہلی کہ یون تہی جلوہ پرداز   کہ جیسی کبک کا بیضہ سرافراز   دوبارہ شرح زر حجلہ یہہ کی
کہ تہی وہ تکمہ پردہ عروسے

٢ عن جابر بن سمرة قال رأيت الخاتم بين كتفي رسول الله صلى الله عليه وسلم غدة حمراء مثل بيضة

یہان کرتا ہی ک راوی مقبول   کلام جابر سمرہ کو منقول   کہا اوسنی کہ خاتم میں نی دیکہی
رسول اللہ کی کندہون میں تہی   برنگ سرخ تہا وہ ایک غدہ   کہ تہا گویا کبوتر کا وہ بیضہ

٣ عن رميثة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو اشاء ان
اقبل الخاتم الذي بين كتفيه من قربه لفعلت يقول لسعد بن معاذ يوم مات اهتز له عرش الرحمن

رمیثہ نی بیان ایسا کیا ہے   کہ میں آپکا کہنا سنا ہی   اگر اوسوقت میں کرتی ارادہ
تو تہا مقدور خاتم چومنی کا   وہ خاتم آپکی اسموضع پر تہی   کہ مابین دو شانہ جلوہ گر تہی
یہہ حاصل قرب تہا وقت سماعت   کہ لیتی چوم میں مہر نبوت   غرض یہہ ہی کہ فرماتی تہی اوسدم
بحق سعد سردار دو عالم   ہوئی تہی سعد کی جس روز رحلت   اوسی دن کی یہہ ہی یعنی حقیقت
بیان کرتی تہی یون محبوب سبحان   بلا اوسکی لئی ہی عرش رحمان

ح ٤ عن علي رضي الله عنه كان علي اذا وصف رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث بطوله وقال بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين

علی مرتضی شاہ ولایت — نبی کی ابن عم شان ہدایت — باوصاف جناب شاہ ابرار
سناتی تھی طویل الذیل اخبار — اوسی مین یہہ جملہ مختصر ہے — بیان مہر نبوت کا گر ہے
کہا وہ خاتم محبوب یزدان — بمابین دو شانہ تھی نمایان — رسول اللہ تھی ختم رسالت
وہ خاتم یعنی کرتی تھی دلالت

ح ٥ عن ابي زيد عمرو بن اخطب الانصاري قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا زيد ادن مني فامسح ظهري فمسحت ظهره فوقعت اصابعي على الخاتم قلت وما الخاتم قال شعرات مجتمعات

ابو زید عمرو ابن اخطب انصار — رسول اللہ کا یار مددگار — بیان کرتا ہی یہان ایسی روایت
کہ فرمانی لگی یون مجہسی حضرت — کہ ای بوزید میرے پاس آتو — ذرا کر مسح پشت مصطفا کو
یہہ سنکر بات مین نبی پاس اکر — پہرایا ہاتہہ پشت با صفا پر — کہ آئین انگلیان میری یکایک
بروئی خاتم و مہر نبوت — یہان کرتا ہی راوی ذکر ایسا — کہ بوزید عمرے مین نی یہہ پوچہا
کہ تہی کس طرح کی حضرت کی خاتم — کہا مو مجتمع سے تہی گرد باہم

ح ٦ عن عبد الله بن بريدة قال سمعت ابي بريدة يقول جاء سلمان الفارسي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة بمائدة عليها رطب فوضعها بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا سلمان ما هذا فقال صدقة عليك وعلى اصحابك فقال ارفعها فانا لا ناكل الصدقة قال فرفعها فجاء الغد بمثله فوضعه بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا يا سلمان فقال هدية لك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه ابسطوا ثم نظر الى الخاتم على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فآمن به وكان لليهود فاشتراه رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا وكذا درهما على ان يغرس لهم نخلا فيعمل سلمان

قِنْوٌ حَتّٰی تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَۃً وَاحِدَۃً غَرَسَہَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِہَا وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ ہٰذِہٖ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا غَرَسْتُہَا فَنَزَعَہَا رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَہَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِہَا

یہہ عبداللہ بریدہ کا پسر ہے — کہ اپنی باپ سے دیتا خبر ہے — کہ مین نے یون بریدہ سی سنا ہی
یہہ میرا باپ مجھسی کہہ گیا ہی — کہ سلمان آپکی خدمت مین آیا — چھوہارونکا پھر ایک خوان لایا
پہلا اوس ہنگام کی ہی یہ حقیقت — کہ جب سوی مدینہ آئی حضرت — رکہا اوس خوان کو حضرت کے آگی
کہا حضرت نے مرد فارسی سی — کہ ای سلمان تو یہہ کیا چیز لایا — کہا اوسنی کہ صدقہ ہے لیکے آیا
کیا ہی مین نی اس صدقہ کو حاضر — تمہاری واسطی یارونکی خاطر — کیا ارشاد حضرت نی کہ سلمان
اوٹھالی اب چھوہارونکا تو یہہ خوان — کہ ہم کہاتی نہیں صدقہ کو اصلا — یہہ سنکر اوسنی اوس خوان کو اوٹھایا
پھر اوسکی مثل اوسنے روز دیگر — رکہا حضرت کے آگی خوان لاکر — کیا پھر آپنے ارشاد کیا ہی
کہا اوسنے کہ ہدیہ اسکا ہی — کہا حضرت نی پھر یارونکو آؤ — ادہر کو ہاتہہ تم اپنے بڑہاؤ
پھر اوسکی بعد سلمان نی نظر کی — سوی خاتم خیر البشر کی — وہ خاتم جو کہ پشت پاک پر تہی
کہ پشت صاحب لولاک پر تہی — ہوئی سلمان مشرف پس بایمان — کہ لائی آپ پر ایمان سلمان
وہ سلمان تہی جو مملوک یہود — کچھہ ایک قیمت معین کر کی اونکی — رسول اللہ نی اونکو خریدا
ثمن وہ ہی اور یہہ مشروط ٹھہرا — کہ ختم انبیا خرما کے اشجار — چھہ وونکی لئی کردیوین طیار
وہ نخلستان نہ جب تک بار دیوے — نہ اونکا قابل خوردن ثمر ہو — رہی مصروف کاروبار سلمان
نہ بیٹھی اس جگہہ بیکار سلمان — غرض جو عہد حضرت نے کیا تہا — بدست پاک نخلستان لگایا
مگر ایک نخل خرما کو عمر نے — جمایا یا عین اوس غرس سیر لی — کہون کیا آپ کی اعجاز کا حال
پہلا پہولا وہ نخلستان اوسی سال — مگر وہ نخل ہی کچھہ پہل نہ لایا — کہ جسکو تہا عمر نی وہان لگایا
رسول اللہ نی تب کی یہہ گفتار — نہ لایا یہہ شجر کسواسطی بار — عمر نی اس حقیقت کو سنایا
یہہ نخلہ ایک تہا مین نی لگایا — اوکہاڑا آپنے نخل عمر کو — لگایا اپنی ہاتہون وہان شجر کو

۱۸

دکھایا دست معجز نے یہہ اجلال … پہنچا یہو لاؤ ہ نخل لیل وسی بال

۷ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ فَقَالَ کَانَ فِیْ ظَهْرِہٖ بَضْعَۃٌ نَاشِزَۃٌ

روایت ہی ابی نضرہ سی منقول … کہ فرماتا ہی یون وہ مرد مقبول … کہ تہی جو بو سعید باسعادت

یہہ اونسی مینی پوچہی تہی حقیقت … کہ حال خاتم حضرت بتا دو … بیان مہر نبوت کا سنا دو

جواب ایسا دیا اوس خوش سیر نے … ندیم مجلس خیر البشر نی … کہ خاتم تہی عیان پشت نبی پر

کہ بضعہ ناشزہ تہی صف جسکا … وہ بضعہ ناشزہ جو پشت پر تہا … نمایان و ممیز زیر عنبر تہا

۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَدُرْتُ هٰکَذَا مِنْ خَلْفِہٖ فَعَرَفَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَاَلْقَی الرِّدَاءَ عَنْ ظَهْرِہٖ فَرَاَیْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلٰی کَتِفَیْہِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِیْلَانٌ کَاَنَّهَا ثَآلِیْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰی اسْتَقْبَلْتُہٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ وَلَکَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَسْتَغْفَرَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَکُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

روایت اب وہ ہوتی ہی قلم بند … کہ راوی جسکا ہی سرجس کا فرزند … کہا تہا نام عبد اللہ اوسکا

سنو یہہ قصہ دلخواہ اوسکا … بیان کرتا ہی وہ احوال اپنا … کہ مین نزد رسول اللہ آیا

جناب شان رحمت اوسگہڑی تہی … میان مجمع اصحاب بیٹھے … فدرت ہکذا یعنی کہ دورا

کیا یون مینی گرد پشت والا … ہوئی جب آپ اس معنی سی آگاہ … کہ تہی مہر نبوت کی مجہی چاہ

ردا پشت مبارک سی گرائی … تو جا ہی مہر مینی دیکہہ پائے … ہوئی اوس مہر کی مجکو زیارت

کہ تہی وہ درمیان دوش حضرت … نمایان مثل مشت دست خاتم … کچہہ اک تل اوسکی گرداگرد باہم

تلونکی کی ہی شارح نی یہہ تفصیل … سر پستان تہی گویا وہ ثالیل … پہر آیا مین سی جب مین کی دورا

رسول اللہ کی آگی کو آیا … کہا مینی تمہین اللہ بخشے … کہا تجکو بہی ہان وہ مغفرت دی

الٰہی ہر قدم لی یہہ بات مجکو … دعا حضرت لی فرمائی یہہ تجکو … کہا مینی کہ ہان مجکو دعا دی

تمھین بھی تو بشارت ہی خدا کی | پڑھی یہہ منی از بہر صراحت | بہ استغفر لذنبک ساری آیت

وَاستَغفِر لِذَنبِكَ وَلِلمُؤمِنِينَ وَالمُؤمِنَاتِ

اور گناہ بخشوا تو ہی اپنی اسکی اور مغفرت چاہتو ہو سب مومن مرد اور عورتوں کے واسطے

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَعرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

ح ۱ عَن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِلَى نِصفِ اُذُنَيهِ

یہہ کسکی شوق گیسوں کیا کافی کو دیوانہ | کہ ہر دم وجد کی عالم مین زنجیرین توڑ ر ہا ہی

اب وس موی مبارک کا بیان ہی | کہ رشک سنبل باغ جنان ہی | انس نی زلف لیلای سخن کو

کیا اسطرحسی ہی عنبرین بو | کہ موی مشکبو خیر الوری کی | رسول اللہ محبوب خدا کی

بنصفے گوشہای پاک تک تھی | غرض یہہ ہی کہ یون ہی سنی دیکھی | کہا جاتا ہی نظرون مین وہ عالم

کران کہو نسی کافی دیکھی ہم ❊ غزل ❊ | دیکھی جلوہ دیدار کو آتی جاتی | گل نظارہ کو آنکھو نسی ٹہاتی جاتے

ہر سحر روی مبارک کی زیارت کرتی | داغ ہرمان الحذر دلسی مٹاتی جاتی | سر شوریدہ کو گیسو بہ تصدیق کرکی

دل دیوانہ کو زنجیر پہناتی جاتے | پای اقدس سی وٹھاتی نہ کبھی آنکھو | رو کنی والی اگر لاکہہ ہٹاتی جاتی

قدم پاک کی گر خاک ہی ہاتہ آجاتی | چشم مشتاق مین بہر بہر کی لگاتی جاتی | خواب مین وقت بیداری لیتی واگر

بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سی جگاتی جاتی | دشت یثرب مین تری ناقہ کی پیچھی پیچھی | دہجیان جیب و گریبان کی اڑاتی جاتی

دست صیاد سی چھٹتی جو ہزار دنکی طرح | چمن کوچہ دلبر ہی کو جاتی جاتی | کافی کشتہ دیدار کو زندہ کرتی

لب اعجاز اگر آپ بلاتی جاتی

ح ۲ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَت كُنتُ اَغتَسِلُ اَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِن اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعرٌ فَوقَ الجُمَّةِ وَدُونَ الوَفرَةِ

یہہ فرماتی جناب عائشہ ہین | کہ وہ محبوبہ خیر الوری ہین | بیان کرتی ہین وہ اسطرح کی بات

کہ تھی مین غسل کرتی آپکی سات | بھرا پانی کا ہوتا ایک برتن | کہ ہوتا صرف بہر غسل دو تن

بیان موی مبارک کا کیا حال | کہ فوق جمہ دون الوفرہ تھی بال | فرو تر یعنی نرمہ گوش سی تھی

کچھ ایک اونکی مبارک وش سے

ح۳ عن براء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد ما بين المنكبين وكانت جمته الى شحمة اذنيه

براء فرزند عازب کی روایت — دیکھاتی ہی ہمین راہ ہدایت — کہ تھی حضرت بالائی میانہ
فراخی اونکی مابین دو شانہ — کچھ ایسی موی اطہر آپکے تھی — کہ نرمہ گوش تک وہ آرہی تھی

ح۴ عن قتادة قال قلت لانس كيف كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يكن بالجعد ولا بالسبط كان يبلغ شعره شحمة اذنيه

قتادہ ایک راوی معتبر ہی — انس سی اوسکو سنا و خبر ہی — کہا اوسی کہا میں نے انس سے
کہو ہی فرخ حضرت کے کیسی — انس نی یہہ کیا اظہار احوال — نہ تھی جولیدہ مطلق آپکی بال
کہوں سیدہی تو سیدہی کہان تھی — خمی و راستی کی درمیان تھی — پہنچتی تھی رسول اللہ کی بال
بہ نرمہ گوش یعنی وقت ارسال

ح۵ عن ام هانی بنت ابی طالب قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا مكة قدمة وله اربع غدائر

ابو طالب کی بیٹی ام ہانی — بیان کرتی ہین باصادق بیانی — کہ روز فتح مکہ جبکہ آئی
ہمارے یہان نبی تشریف لائی — کیا تہا موی سر کو چار گیسو — کہ تھی بافیض او سدن آپکی مو

ح۶ عن انس ان شعر النبى صلى الله عليه وسلم كان الى انصاف اذنيه

انس سی اور ہی منقول یہہ حال — کہ بالتحقیق تھی یون آپکی بال — کہ نصفی گوشہای پاک تک تھی
بگوش صاحب لولاک تک تھی

ح۷ عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسدل شعره وكان المشركون يفرقون رؤسهم وكان اهل الكتاب يسدلون رؤسهم وكان يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشيء ثم فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه

یہان سی ہی بیان ابن عباس — بیان درفشان ابن عباس — کہ تھی عادت یہہ محبوب آئینہ
سدل کرتی تھی حضرت ابتدا مین — سدل یہہ تہا کہ یعنی بال سر کے — جبین پشت پر پڑتی بکھر کے

وہان تہی مشرکان شیث تفریق   کہ کرتی تہی وے بہی سر مین تفریق   دو حصہ کرکی یعنی موی سر کو
جدا کر دیتی تہی ادہر ادہر کو   وہان اہل کتاب از روی تجمیل   کیا کرتی تہی موی سر مین تسدیل
محبت تہی رسول اللہ رکہتی   موافق ہونی مین اہل کتاب سے   نہ تہا جس چیز مین کچہ حکم آیا
کیا کرتی تہی حضرت سات اونکا   پہر اسکی بعد تہا یہہ آپکا حال   کئی دو حصہ فرق پاک کی بال
نکالی مانگ یعنی موی سر مین   جدائی کی عیان شام و سحر مین

٣ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ اَرْبَعٍ

مجاہد نام ہی جو ایک راوی   یہہ اونسی ام ہانی سی خبر دی   کہ بنت عم حضرت نی کہا ہی
جو دیکہا اپنی آنکہون ماجرا ہی   بیان کرتی ہین احوال غدائر   کہ تہی وہ صاحب اربع ضفائر
جناب مصطفی نی موی سر کو   کیا تہا چار گیسو بافتہ [illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرَجُّلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ

طریقہ آپکا تہا جسطرح کنگہی کی کرنے مین   حدیثین ترمذی اس باب مین وہ سبہی ہی لاتا

کرون کیا وصف ام مومنان کا   جناب عائشہ صادق زبان کا   کہ عروہ سی یہ امر دین چہپایا
صریحا مسئلہ وہ سکو بتایا   کہ مین در حالت عذر زنانہ   کیا کرتی سر حضرت مین شانہ

٢ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَاْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَانَ ثَوْبُهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ

انس کا کیا کلام جانفزا ہے   کہ وہ خادم جناب پاک کا ہی   بیان کرتا ہی عادات نبی کو
خوش آتا ہی بہت یہہ ذکر جی کو   رسول اللہ کی ایک ایک عادت   ہماری واسطی ٹہیری عبادت
یہہ عادت بہی ہوئی ہی وارد خبر مین   کہ روغن ڈالتی تہی آپ سر مین   اور ان مین خوب تہی روغن کی کثرت
بہت محبوب تہی روغن کی کثرت   یہہ تہی حضرت کے خوی جاودان   محاسن مین کیا کرتی تہی شانہ
رکہا کرتی تہی کپڑا ایک سر پر   کہ جس سی بو نہ ہوتی موی معنبر   جو بالون سی کہ رہجاتا تہا روغن

وہ کپڑا جذب کر لاتا تھا روغن یہہ باعث کثرتِ تدہین کا تہا وہ کپڑا الغرض رنگیا تیل ہوا تہا

۳ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ

ہوا منقول ام مومنان سے جناب عائشہ صادق بیان سے کہ رکہتی تہی دوست تہی حضرت یمین کو
بہت کاموں میں سمت راستین کو یمین سے ابتدا کرتی وضو میں یمین سے شانہ کرتی آپ مو میں
یمین سے ابتدائی غسل کرتے یمین سے کفش میں وہ پانو دہرتے

۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

یہہ عبد اللہ کیا نیکو سیر ہے کہ یار صحبت خیر البشر ہے کہا اوسنے کہ حضرت نے نہی کی
نہی یعنی یہہ سے حضرت نبی کی کہ کنگہی ہوے شغل جاودانہ کریں ہاں ایک دن کے بعد شانہ

۵ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا

حمید عبد رحمن کے کہا ہے کہ ایسے شخص سے میں نے سنا ہے کہ حضرت کی وسے صحبت تہی حاصل
بیان کرتا تہا یوں وہ مرد عاقل کہ یہہ تحقیق عادت آپکی تہی وہ کرتے ایکدن کے بعد کنگہی

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہہ فصل بیان میں سفید ہونے بالوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِيْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ اَبُوْ بَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

بیان شانہ و تدہین ہو تو ہو چکا کافی		اب آگے آپ کی پیری کا بیان مذکور آتا ہے

قتادہ ایک مرد متقی ہے انس سے یہہ روایت اوسنے کی ہے کہا اوسنے انس سے یعنی پوچہا
خضاب تو کبھی حضرت نے کیا تہا انس بولے نہ پہنچی تہی یہہ نوبت کہ کرتے رنگ بہی بالوں میں حضرت
فقط اسکی تہیں موئے تہی کنپٹی میں سپیدی کچہہ نمایاں کنپٹی میں ولیکن حضرت بوبکر صدیق
کہ ہو راضی خدا اون سے بہ تحقیق اونہوں نے یوں خضاب ہو کیا تہا کہ وہ رنگ حنا و کتم کا تہا

٢ ح عن انس قال ما عددت فی راس رسول الله صلی الله علیه وسلم ولحیته الا اربع عشرة شعرة بیضاء

انس سے ہمکو اک انسیں ملی ہے — عجب وہ واقفِ حالِ نبی ہے — بیان کرتا ہے وہ ایسی روایت
عیاں ہے جس سے اندازِ محبت — کہ یعنی جسکہ بالوں میں سپیدی — جنابِ سرورِ عالم کے آئی
کیا میں نے جو گننے کا ارادہ — نپائے بال چودہ سے زیادہ — سر و ریشِ مبارک میں سپیدی
جو کی تعداد میں اسقدر تھی

٣ ح عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة سئل عن شیب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال كان اذا دهن راسه لم یر منه شیب فاذا لم یدهن رئی منه

سماک حرب یوں راوی ہیں اسکے — کہ میں ایسا جابر سے سنا ہے — کہ پوچھا پوچھنے والے نے اوس سے
کہ حالِ پیری حضرت بتادے — کہا جابر نے سائل سے کہ سن لے — کہ جب مدہن تھے وہ سر میں کرتے
نہ آتی تھی سپیدی کچھ نظر میں — کہ کتنے بال ہیں حضرت کی سر میں — جو ہوتا اتفاق ایسا بھی اونکو
کہ لیتے دہن نہ آپ کی سو — تو ہوتی تھی سپیدی صاف ظاہر — بفرقِ پاک پر شفاف طاہر

٤ ح عن نافع عن ابن عمر قال انما كان شیب رسول الله صلی الله علیه وسلم نحوا من عشرین شعرة بیضاء

کیا آگاہ نافع نے خبر سے — خبر اونے سنی ابن عمر سے — کہ کمتی تھی سوا اسکی نہیں حال
کہ تھا یہہ آپکی پیری کا احوال — کہ یعنی اونکو جب آئی سپیدی — قریب بیس مو بالی سپیدی

٥ ح عن ابن عباس قال قال ابوبكر یا رسول الله قد شبت قال صلی الله علیه وسلم شیبتنی هود والواقعة والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس كورت

فہیموں میں علمِ دین ابن عباس — نبی کی ابن عم ہیں ابن عباس — بیان کرتے ہیں یہہ احوال تحقیق
کہ یارِ غار وہ بوبکر صدیق — جنابِ سرورِ عالم سے بولے — وہ یعنی آپکے درد و غم سے بولے
کیا حضرت نے بھی [illegible] اسباب [illegible] — بڑھاپا آگیا تحقیق تم کو — جواب اونکو دیا حضرت نے
کیا تفصیل سے ارشاد یہہ حال — بنایا مجھکو سورہ ہود نے پیر — کیا ہے ہول والواقعہ نے دلگیر
انورِ مرسلات و سورۂ عم — دکھاتی ہیں مجھے پیری کا عالم — کہوں کیا حال شمس کورت کا

کہ جسکی ہول سے آیا بڑہاپا

۶ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا

روایت کرگیا ہی بو جحیفہ | ہمارا رہنما ہی بو جحیفہ | بیان کرتا ہی وہ شیریں عبارت
کہ یاروں نی کہا یوں پیش حضرت | کہ یعنی دیکہتی ہیں ہمکو جو ہم | عیاں ہی آپ پر پیری کا عالم
کیا ارشاد ختم انبیا نی | جواب ایسا دیا خیر الوری نی | کہ سورہ ہود اور بہنوں نی اوسکی

دیکہایا مجکو یہہ ہنگام پیری

۷ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ التَّیْمِیِّ تَیْمِ الرِّبَابِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِیَ ابْنٌ لِیْ قَالَ فَاُرِیْتُهٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَیْتُهٗ هٰذَا نَبِیُّ اللّٰهِ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّیْبُ

ابی رمثہ بیان کرتا ہی ایسا | کہ میں جو آپ کے نزدیک آیا | مرا بیٹا تہا میری سات اوسدم
کہ دیکہلائی گئی سردار عالم | کہا اس میں نی جسدم اونکو دیکہا | نبی اللہ ہذا ہی محابا
رسول اللہ کی اوسوقت تن پر | وہاں ملبوس تہی دو ثوب اخضر | ہری پوشاک یعنی زیب تن تہی
بیان ہوتی نہیں خوبی بدنکی | یہہ کس پاکیزہ تن کا ذکر آیا | کہ مہجوروں کے دل نی جوش کہایا
ندیکہا آہ اوس زیبندہ تن کو | ہری پوشاک میں رشک چمن کو | ندیکہی آہ صورت مصطفا کی
رہی محشر تلک حسرت یہہ باقی | بس اب ایکائی مہجور ناکام | کہ پہنچی قول راوی سے بہی باتمام
بیان کرتا ہی راوی حال ہمکو | نبی کی موی اطہر مشکبو کو | کہ تہا اونپر نمایاں شیب کا حال
مگر سرخی لئی تہی آپکی بال | ہوا ثابت باندازہ سپیدی | کہ وہ سرخی تہی آغاز سپیدی

۸ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قِیْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَکَانَ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ قَالَ لَمْ یَکُنْ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ اِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنُ

سماک حرب سے ہی قول منقول | کہ جابر سے یوں ہوا اکبار مسئول | کسی سائل نی پوچہا یعنی اوس سے
کہ فرق پاک میں خیر الوری کی | ہوئی تہی کچہہ بہلا پیری نمودار | غرض یہہ ہی کہ کر مجکو خبردار

جواب ایسا دیا جابر نے اوسکو — نہ تہی ایسی تو سر مین آئی مو — مگر تہی اونکی مفرق مین کچھ اک بال
کہ تہا او نپر عیان سطرح کا حال — کیا کرتی مگر تدہین جس مین — سپیدی کی چہپا لیتی تہی تدہین

بَابُ مَا جَاءَ فِي خِضَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِي فَقَالَ ابْنُكَ هَذَا فَقُلْتُ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ أَحْمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَفْسَرُ لِأَنَّ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ

ارادہ ہی جو لکہنی کا مضامین خضاب کی — ثواب کا فی قلم بہی شاخ سنبل سی بتا تا ہی

ابو رمثہ نی کی رنگین روایت — کہ آیا مین سوی ختم رسالت — مرا فرزند تہا ہمراہ اونکے
کہ فرمانی لگی یون آپ مجہسی — یہہ بیٹا ہی ترا مین نی کہا ہان — گواہی کا ہون اسپر مین خواہان
جواب ایسا دیا خیر الوری نے — جناب شافع روز جزا نی — خیانت یہہ کری تجہپر نہ یہ تجہپر
نہ تو ہی تو بہی خائن پہر فرزند — کہا راوی نی بس مین نی دیکہا — نمایان شیب احمر آپ کا تہا
یہان کی ترمذی نی ایسی تحریر — کہ ہی اس باب مین احسن یہہ تقریر — مگر ہی اور روشن تر روایت
کہ پیری کو نہین پہنچی تہی حضرت

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سُئِلَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

یہہ پوچہا بوہریرہ سے کسے نی — کیا تہا کیا خضاب اوس نبی نی — جواب اسطرح کا سائل نی پایا
کہ حضرت نے خضاب اکثر کیا تہا

ح عَنِ الْجَهْذَمَةِ امْرَأَةِ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَتْ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَنْفُضُ رَأْسَهُ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَأْسِهِ رَدْعٌ أَوْ قَالَ رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِي هَذَا الشَّيْخِ

ہی منقول ایک روایت جہذمہ کی — بشیر خوش خبر کی اہلیہ سی — کہا وہ کہتی تہی حال اسطرح کا تہا
رسول اللہ کو یون مین نی دیکہا — نکلتی تہی جناب پاک گہر سی — تہی فرق مبارک کو جہٹکتی
جہٹکتی تہی سر اپنی موی سر کو — کہ آب غسل سی تہی تر بتر مو — لگی کچہہ حنا تہی بہر فرق حنا

کہ ہوتا تھا اثر جسکا ہویدا	کہا راوی نے یا رنج حنا سے	اثر فرق مبارک پر تھا تس لئے
کیا شک شیخ نے اس میں بغایت	اگر دیکھا حنا	ملفوظ آگو جو کرتا ہے روایت

ح عن انس قال رأيت شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم مخضوبا قال حماد واخبرنا عبد الله بن محمد بن عقيل قال رأيت شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم عند انس بن مالك مخضوبا

انس کہتا ہے دیکھا میں نے یہہ حال	رسول اللہ کا مخضوب تھا بال	بیان کرتا ہے یہاں یہہ بات عما
کہ عبد اللہ سے جسکو اسناد	وہ راوی یوں خبر دیتا ہے ہمکو	انس کے پاس دیکھا آپ کا مو
غرض یہہ ہے کہ تھا مخضوبہ بال	**باب ما جاء في كحل رسول الله صلى الله عليه وسلم**	بیان کرتا تھا عبد اللہ یوں حال

ح عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اكتحلوا بالاثمد فانه يجلو البصر وينبت الشعر وزعم ان النبي صلى الله عليه وسلم كانت له مكحلة يكتحل منها كل ليلة ثلثة في هذه وثلثة في هذه

ہوا ثابت حدیثوں سے جو وصف سرمۂ ثمد	تو اب ہمکو بھلا کحل جواہر کب خوش آتا ہے

یہہ عبد اللہ سے اور خبر ہے	ہماری واسطے نور بصر ہے	بیان کرتی ہیں حضرت کی زبانی
کرو آنکھوں میں سرمہ صفہانی	کہ بس تحقیق وہ سرمہ بانسان	بصارت کی تئین کرتا ہے ابان
وہ سرمہ سے مژگان ہے جماتا	بہت نور نظر کو ہے بڑھاتا	بیان کرتی ہیں یہہ بھی ابن عباس
کہ تھی اک سرمہ دانی انکی پاس	اوسی سے آپ لیتی تھی سرمہ	ابتشرات کو دیتی تھی سرمہ
دیا کرتی تھی پل سرمہ حضرت		سراک چشم مبارک میں سہ کرت

ح عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكتحل قبل ان ينام بالاثمد ثلثا في كل عين وقال يزيد بن هارون في حديثه ان النبي صلى الله عليه وسلم كانت له مكحلة يكتحل منها عند النوم ثلثا في كل عين

کہا عباس کے ابنا پسر نے	خبر حال اخبار و سیر نے	کہ یعنی آپ حبیب رسول کو آل
مبارک چشم میں سرمہ لگاتے	یہہ تھا ہنگام خفتن اونکا معمول	کہ پیش از خواب کرتی چشم مکحول

ہر اک چشم سورین سے کرت | لگاتی سرمہ اثمد کو حضرت | محدث ہی یزید ابن ہارون
دوا اوسنی کیا یہہ اور مضمون | کہ تہی اک سرمہ دان از بہر حضرت | اوسی سی آپ وقت استراحت
لگا لیتی تہی بس سرمہ بہر کر | تہ عن جابر قال قال رسول | مکرر تین تین انکہون کی اندر

الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالاثمد عند النوم فانه يجلو البصر وينبت الشعر

کہا ہی جابر روشن بیان نی | کہ فرمایا رسول انس وجان نی | کہ لازم سرمہ اثمد کو جب جانو
رہو دیتی بوقت خواب مانو | کیا کرتا ہی روشن وہ بصر کو | جاتا ہی وہ سرمہ مژہ کی

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خير اكحالكم الاثمد يجلو البصر

سنو اب یہہ کلام ابن عباس | کہ ہین وہ علم دین مین افقہ الناس | رسول اللہ کی بہائی چچا زاد
زبانی آپ کی کرتی ہین ارشاد | کہا یعنی سیہ چشم عرب نی | جناب مصطفی محبوب رب نی
کہ اثمد بہترین توتیا ہی | تمہاری واسطی کحل صفا ہی | ضیا نور نظر کو اس سی حاصل
نمود موی مژگان اس سی کامل | عن ابن عمر | رضی الله عنهما قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالاثمد فانه يجلو البصر وينبت الشعر

خبر منقول ہی ابن عمر سی | ندیم مجلس خیر البشر سی | کہا فرزند یار مصطفا نی
کہ فرمایا رسول مجتبا نی | کہ یعنی تم یہہ میری بات مانو | سدا اثمد کو تم لازم ہی جانو
کہ یہہ تو اسطرح کا توتیا ہی | بصر کی واسطی عین جلا ہی | نظر پاتی ہی بس تا پیدا اسی
مژہ کی واسطی تاکید اس سی

باب ماجاء فی لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن ام سلمة قالت كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم القميص

ہوں کیا جبدا عالم لباس مصطفائی کا | یہہ چرچا جا عاشقون کی سیر ہین مگر ہی ادا تا

زبان خامہ یہان شوریدہ سر ہے | کہ ذکر کسوت خیر البشر ہی | یہہ کسی لہ ثنا کا مذکور آیا
کہ مشتاقون کی دل نی جوش کہایا | یہہ حضرت ام سلمہ کی روایت | دل صد چاک کو دیتی ہی راحت

نہ حضرت کو سبھی پوشاک تھی | محبت تھی زیادہ پیرہن سے

۱ عن اسماء بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ

کہا راوی نے اسما کی زبانی | کہ تھی اسطرح فرماتی وہ بی بی | بیان آستین پیرہن میں

یہ کی تھی اکو بہر افشانی سخن میں | کہ حد آستین حضرت نبی کی | بحد بند دست پاک تک تھے

۲ عن قرۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من مزینۃ لنبایعہ وان قمیصہ لمطلق او قال زر قمیصہ مطلق قال فادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمسست الخاتم

بیان کرتا ہے قرہ حال اپنا | کہ میں ہمراہ کچھ لوگوں کے آیا | ہوا حاضر حضور باصفا میں

جناب مستطاب مصطفیٰ میں | مزینہ سے یہ ہم آئے جو اشخاص | انہیں کے ساتھ میں آیا بخلاص

ہوئی تھی اس سے یہ ہم کی موجود | رسول اللہ کی بیعت تھی مقصود | تحقیق بیان یہہ ماجرا تھا

قمیص سرور عالم کھلا تھا | کھلا تھا یا کہ پیراہن کا تکمہ | کہا شک کا راوی نے کلمہ

بہر صورت یہہ ہی مطلب ہویدا | کہ تھا اوس دم گریبان اپکا وا | میں لایا ہاتھ کو اپنے بڑہا کی

گریبان میں قمیص مصطفیٰ کی | دیا بوسہ بر مہر خاتم پاک | ہوا یعنی بایں دولت شرفناک

یہان مشتاق کو رقت کی جا ہے | مقام رشک ہے حسرت کی جا ہے | بہلا کانپے نہ کیونکر جوش کہا کے

غزل

کہ دست غیر یہہ دولت اوڑا اے | سنا جب دخیر آیا تو ن جا بکے [illegible]

نظر یہاں غیرت لفت آنے کی تاریخ [illegible] | یہہ کیسی مسکرانے کا تصور دل میں آیا تھا | کہ بجلی کی تڑپ سی آب بہر گئی ریگ [illegible]

تکلف طرف یہہ تیری دیوانہ کا عالم ہی | کہ جا تا وجد کی عالم میں ہے جدا یا باہر | دیکھائی تیرہ بختی نے نہایت ظلمت [illegible]

نظر کرا ہوا رشک قمر شام غریبان | تفس میں سحر دیکھا بعین یاس ایکا فر | کہولا ہی دید [illegible] اتنک لطف دامن

۳ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج وھو متکئ علی اسامۃ بن زید علیہ ثوب قطری قد توشح بہ فصلی بھم

انس کرتا ہے بیان ایسی روایت | کہ باہر آئے تھے ختم رسالت | وہ اس انداز سے تشریف لائے

کہ تھے تکیہ اسامہ پر لگائے | اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا | رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا

جناب پاک کی اوسوقت تن پر کہبا تہا جامہ قطری بدن مین چہپا تہا اوسمین اونکا جسم اولا

تن والا یہہ تہا وہ ثوب زیبا پہر اسکی بعد ہوتا ہی یہہ اثبات پڑہی ملکر نماز اصحاب کی ساتہ

۴ح عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیْ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

روایت ہی ابی نضرہ سی مروی کہ وہ راوی لقب ہی جنکا خدری بیان مجہسی کیا اوس متقی نی

محدث معتبر یاربی نی کہ تہی حضرت باین عادات مانوس کہ جب کرتی نئی کپڑی کو ملبوس

جدا ہر ثوب تن کا نام لیتے ردا و پیرہن کا نام لیتے بیان کرتی جناب نیک فرجام

عمامہ کا زبان پاک سی نام غرض یہہ ہی کہ جو کپڑا پہنتی اوسیکا نام لیتی تہی زبان سی

پہر اسکی بعد فرماتی کہ یارب تجہی مخصوص ہی حمد و ثنا سب مجہی پوشاک یہہ جیسی پنہائی

بیان کس طرح ہو حمد الٰہی سوال اب تجہسی کرتا ہون خدایا مین اس کپڑی کی خیر و عافیت کا

ہو جس خیر کی خاطر یہہ طیار الٰہی ہو وہ خیر اسمین نمودار امان دی اسکی شر سی یا الٰہی

بچا لینا ضرر سی یا الٰہی بچا اوس شر سی جو اسمین کہا کر وہ طیار یہہ شر سی ہوا ہے

۵ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُہُ الْحِبَرَۃَ

انس فرزند مالک نی کہا ہی لباس پاک کا جو ماجرا ہی کہ تہا محبوب حضرت کو زیادہ

تمامی کسوت والا سی حبرہ بہت حبرہ پہنتی کرکی محبوب نہایت اوسکو رکہتی آپ مرغوب

مگر تفسیر مین حبرہ کی کافی ہوئی ہین مختلف آپسمین آرای کوئی کہتا ہی یہہ شایان سخن ہی

غرض اس سی مگر برد یمن ہے کوئی کہتا ہی یہان یہہ بات ہی خوب کہ ہی حبرہ سی رنگ سبز مطلوب

۶ح عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْہِ قَالَ سُفْیَانُ اُرَاہَا حِبَرَۃً

کلام بو جحیفہ معتبر ہی کہ وارد بشر اس سی خبر ہی بیان کرتا ہی احوال نبی کو

کہ دیکھا مین نی یون حال ہی کو　　یہہ تہا انداز محبوب خدا کا　　بدن مین حلہ حمرا کہبا تہا

مری نظرون مین ہی گویا وہ عالم　　کہ تہا ساق نبی سی نور توام　　کیا سفیان راوی نی اشارا

کہ مجکو یہان گمان ہوتا ہی ایسا　　کہ جس حلہ کی یہہ تعریف کی ہی　　وہ حلہ حبرہ حضرت نبی ہی

عن ابی اسحٰق عن البراء بن عازب قال ما رأیت احدا من الناس احسن فی حلۃ حمراء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت جمتہ لتضرب قریبا من منکبیہ

ابی اسحق نی کی درفشانی　　کہ ہی ابن عازب کی زبانی　　براء ابن عازب کہہ رہا تہا

کہ مین نی ایک بہی ایسا نہ دیکھا　　کہ یعنی اسطرح کا وہ بشر ہو　　لباس سرخ مین زیبندہ تر ہو

غرض دیکہا تو دیکھا مصطفیٰ کو　　تجلی طاق محبوب خدا کو　　کہون کیا حلہ حمرا کا عالم

تو زیبا پہ جو زیبا تہا اسدم　　وہ گیسو دوش پر جو آرہی تہی　　بہاری تازہ تر دکہلا رہی تہی

نہ ہی حسرت کہ دو گیسو نہ دیکھا　　غزل　　ہم زلف معنبر کو نہ دیکھا

نہ پوچھو گشتۂ دیدار کا حال　　فروغ عارض گلبو نہ دیکھا　　رہی اکثر کف افسوس ملتی

نہ اون ہاتہون کا دستنبو نہ دیکھا　　ہزارون کی تڑپنی کا تماشا　　قفس مین تو نی او گلرو نہ دیکھا

بہلا کہئی کہ کیا دیکھا جہان مین　　　　اگر کافی نی یہان تجکو نہ دیکھا

عن ابی رمثۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ بردان اخضران

ابی رمثہ بیان کرتا ہی ایسا　　روایت کو روان کرتا ہی ایسا　　کہ دیکھا مین نی ختم انبیا کو

ہری رنگت کی اوڑہی چادرین دو

عن قیلۃ بنت مخرمۃ قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ اسمال ملیتین کانتا بزعفران وقد نفضتہ وفی الحدیث قصۃ طویلۃ

روایت ہی زبان قیلہ سی　　سنا راوی نی بنت مخرمہ سی　　وہ مستورہ بیان کرتی ہی ایسا

کہ دیکھی سرور عالم کو دیکھا　　نظر یعنی جو کی حضرت کی تن پر　　تو تہی دو جامۂ کہنہ بدن پر

عیان یہہ بہی ہوا اسکی بیان سی　　کہ رنگین تہی وہ رنگ زعفران سی　　مگر کچھ رنگ کم ہوتا چلا تہا

کہ اوسکی رنگ کو مرحمت ہوا تھا ‏ طوالت اس خبر مین شیت ہے ‏ لکھا راوی نے یہان پر مختصر ہے

١٠ ح عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالبياض من الثياب ليلبسها احياءكم وكفنوا فيها موتاكم فانها من خيار ثيابكم

مبین اس خبر کی ابن عباس ‏ بیان کرتے ہین حال افضل الناس ‏ کہ یہہ ارشاد ہی خیر الوری کا

کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا ‏ یہہ لازم ہی لباس اوسکا بناو ‏ غرض آسایش تن اوس سی پاو

برای زندگان تزئین اسی سے ‏ کرو مردونکی بہی تکفین اسے ‏ کہ بالتحقیق یہہ کپڑا بہلا ہے

تمہارا بہترین جامہ ہے

١١ ح عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا البياض فانها اطهر واطيب وكفنوا فيها موتاكم

بیان فرزند جندب نے کیا ہی ‏ کہ یہہ ارشاد ختم انبیا ہے ‏ کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا

کہ ہی تحقیق یہہ تو پاک ستہرا ‏ کہا ہی اور یہہ حضرت نے ‏ کہ اسمین دو کفن مردونکو اپنے

١٢ ح عن عائشة قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة وعليه مرط من شعر اسود

کہا محبوبہ محبوب رب نے ‏ جناب عایشہ صاحب ادب نے ‏ کہ نکلے صبحدم مخدوم عالم

حبیب خاص حق ذات مکرم ‏ ہوئی اسطرح سے اوسدن برآمد ‏ کہ اوڑہی تہی کملی موی اسود

١٣ ح عن المغيرة ان النبي صلى الله عليه وسلم لبس جبة رومية ضيقة الكمين

ہوا ثابت باسناد مغیرہ ‏ کہ حضرت نے کیا ملبوس جبہ ‏ وہ جبہ صنعت رومی زمین تہا

غرض یہہ ہی کہ وہ تنگ آستین تہا ‏ ہوا وارد مگر یہہ بہی خبر مین ‏ کہ اس جبہ کو پہنا تہا سفر مین

باب ما جاء في عيش رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہہ باب ہی گذران رسول الله صلی الله علیہ وسلم وآلہ کے بیان مین

١ ح عن محمد بن سيرين قال كنا عند ابي هريرة وعليه ثوبان ممشقان من كتان فتمخط في احدهما فقال بخ بخ يتمخط ابو هريرة في الكتان لقد رايتني واني لاخر

فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى أَنَّ بِي جُنُونًا وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ

خبر عیش رسول اللہ کی کافی سناتا ہے | فقیروں غمزدوں کو صابر و شاکر بناتا ہے

محمد ابن سیرین تابعی ہے بیان کرتا یہہ حال واقعی ہے کہ بیٹھی بوہریرہ پاس ہم تہی
یہہ حالت دیکھی اوسکی ہم سے تہے کہ تہی قسم کتان کی پارچہ دو کیا رنگین گل احمر سی اونکو
غرض اوڑہی ہوی وہ نوب رنگین جلیس بزم تہا با عز و تمکین بحسب اتفاق ناکہا سے
ہوی معلوم تہی مین گر آنے کنارہ ثوب رنگین کا اوٹہایا صفائی کی لیے بینے پہ لایا
غرض اوس مقتدا نے سادہ پن سے جو تہی صاف کی پوشاک تن سے پہر اسکی بعد وہ یار پیمبر
کہی تہا لفظ بخ بخ کو مکرر کہ تو نے بوہریرہ یہہ کیا کیا کہ تہی پاک یہہ جامہ بنایا
قسم کہاتا ہوں میں اپنے خدا کے کہ میں نے یہہ حقیقت اپنی دیکہے رسول اللہ کا منبر اودہر تہا
ادہر حجرہ تہا حضرت عائشہ کا ضعیفی سی جو غش مین آگیا مین میان حجرہ و منبر گرا مین
پڑا تہا غش کی حالت مین مکدر جو آنی والے آتے تہی وہان پر میری گردن پہ رکہتے تہی قدم کو
سمجہتے تہے مگر دیوانہ ہم کو بہلا مجکو کہان دیوانگی تہی مری اوپر تو شدت بہوک کی تہی
عزیزو غور کرنی کی یہہ جا ہے فقط قصہ نہ یہہ اصحاب کا ہی رسول اللہ لی بہی اس جہان مین
اوٹہائی کیا نہ سختی امتحان مین کہون کیا آہ یون حضرت نبی نے گذاری بستر دو دو مہینے
ہوئی روشن نہ گہر مین آگ اصلا رہی ایسی وہان تکلیف دنیا

۲ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَحْمٍ إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ قَالَ أَنْ يَتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ

روایت مالک دینار سے ہے کہ یہہ بہی راوی اخبار سے ہے کہا اوس نے جناب مصطفانے
شفیق زمرۂ شاہ و گدا نے نہ روٹی سے ہو نہار کہا ہی نہ سیر گر لحم سی سیری اوٹہائے
رسول اللہ کو لیکن ضعیف ہے ہوا گر یہی یہہ حالت ہے [illegible] اب اگر یہہ کہا

کہ مین نے ایک اعرابی سے پوچھا کہ ہے لفظا خفقق کس چیز کا نام جواب اوسنے دیا مجکو نا بجا
کہ کہتی ہین خفقق ابتک مقرر [illegible] کہ کھانا کھایئی لوگون مین کر

باب ما جاء فی خف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

١ ح عن ابن بریدة عن ابیه ان النجاشی اهدی الی النبی صلی اللہ علیه وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسهما ثم توضأ ومسح علیهما

بیان موزہ ہو یا ذکر نعلین مبارک ہو	غرض ہم خاکسارونکو یہی چرچا خوش آتا ہے

بیان موزۂ خیر البشر ہے	یہان راوی بریدہ کا پدر ہے	پدر کی اپنی کہتا ہی وہ گفتار
نجاشی تھا جو وہ حبش کا سردار	بطور ہدیہ اک موزیکی جوڑا ہے	رسول اللہ کو تھی اوسنے بھیجے
ہوا ثابت کہ اون موزونکی رنگت	سیاہ محض ہے تھی دونونکی رنگت	پہن کر اونکو ختم انبیا نے
کیا پھر جو وضو خیر الوری نے	غرض فارغ ہوا ارکان ذکر سے	کیا پھر مسح اون پر دست تر سے

٢ ح عن الشعبی قال قال المغیرة بن شعبة اهدی دحیة للنبی صلی اللہ علیه وسلم خفین فلبسهما وقال اسرائیل عن جابر عن عامر وجبة فلبسهما حتی تخرقا لا یدری النبی صلی اللہ علیه وسلم اذکی هما ام لا

بیان کرتا ہی شعبی یہہ روایت	کہ ہی اوسکو مغیرہ سے سماعت	مغیرہ نے کہا دحیہ کا احوال
کہ جوڑی اوسنے کی موزیکی ارسال	حضور پاک مین جب آئے موزے	مشرف پاؤنسے فرمائے موزے
غرض ہے یہہ ہوا دحیہ کا مقبول	دیا عامر نے لیکن اسکو طول	کہ وہ موزے جو تھے دحیہ نے بھیجے
تو جبہ بھی تھا ہمراہ اونکے	کیا وہ پیرہن حضرت نے ملبوس	دیا موزونکو اعزاز قدمبوس
کیا یہہ بھی رقم راوی نے احوال	کہ اون موزون نے پایا تھا یہہ اجلال	وہ یہان تک پاؤن والا مین رہے تھے
کہ ہو کر مندرس ٹکڑے ہوئے تھے	یہان راوی نے کی یہہ بھی تقریر	کہ اون موزونکا کچھ احوال تطہیر
نجانا آپ نے یا حال ظاہر	کہ ہین یہہ غیر طاہر یا کہ طاہر	بھلا کافی کو سنکر یہہ حقیقت

نہ آوے کس طرح سے رشک و حسرت   کہ یہہ تو یہاں رہے محروم دیدار   وہاں ہون حور جن چہرہ قدم پر

غزل امید بوسہ پای نبی ہین   رہے کیا کیا تمنا اپنے جی مین   بجا ہے نقش پا مین کا شش بہت سا

یہی کہتا ہون ہر دم بیکلی مین   رسول اللہ کی اوصاف و اخلاق   پڑہے جب بیت کرتا ہے ترنم مین

ہوا ثابت نہوگا مثل اونکے   فلک جن و بشر حور و پری مین   قد عالی سے کچہ نسبت نپائی

صنوبر سرو شمشاد و ہی مین   سنا تہا ماجرا یہی شعلہ طور   دکہایا اوسنے یہہ عالم ہی ہین

نکل جاتی تمامی سے لگے حسرت   اگر مر جاہی اونکے گلی مین   کہون کیا حال کافی ہم صفیر

پہنسا ہی جب سے دام بیکسی مین   رولاتا ہے راوسے شوق رہائی   تڑپتا ہے امید مخلصی مین

۳ ح عن قتادۃ قال قلت لانس بن مالک کیف کان نعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہما قبالان

قتادہ نی انس سے آ کے پوچہا   کہ تہا کیا طرز نعلین نبی کا   کہا اوسنے خادم حضرت نی اوس کو

کہ نعلین مبارک کا یہہ تہا حال   دوال چرم تہے ہر نعل مین دو   مرتب تو کیا تہا کفش پاکو

۴ ح عن ابن عباس قال کان لنعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبالان مثنی شراکہما

سنو یہان سے بیان ابن عباس   کہ رہتی تہی بہت وہ آپکی پاس   اونہون نی حال نعلین نبی کا

کیا ہی اسطرح مذکور ایسا   کہ تہی اس طرح کی ترکیب نعلین   کئی تہی تعبیہ اوس پر دوالین

۵ ح عن عیسی بن طہمان قال اخرج الینا انس بن مالک نعلین جرداوین لہما قبالان قال فحدثنی ثابت بعد عن انس انہما کانتا نعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انس کو جو محبت ایسی تہی   زہے الفت اوسی کا ماقتضی   یہہ تہا عین محبت کا تقاضا

کہ نعلین مبارک کو رکہا تہا   محدث ہی جو عیسی ابن طہمان   رقم کرتا ہی اس روداد کو یہان

کہ تہا وہ جو انس مالک کا بیٹا   ہماری پاس جفت نعل لایا   اترا ہوا نہ پر بال تہا کہنگی کا

نہ تہی کچہ پوستین باقی رہا ہوا   دوالین جو مین اوس پر لگی تہین   ہوا محسوس یہہ دو دو لگی ہین

بیان کرتا ہی عیسی یہہ بہی گفتار   کہ جسمی پہر کیا ثابت نی اظہار   رہ اظہار کی اسطرح سے سطے

یہہ نعلین رسول اللہ کی تہین | کہ یعنی جو انس کی پاس تہین | کہ یہہ ثابت باسناد ہی ہی

ح عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَاَیْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّةَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْهَا شَعْرٌ وَیَتَوَضَّاُ فِیْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا

روایت ہی عبید باخبر سی | کہ اوسنی یہہ کہا ابن عمر سے | کہ دیکہا مین نی یہہ احوال تیرا

کہ تو نعلین سبتی ہی پہنتا | کہا ابن عمر نی سنے تکلف | کہ یعنی پاس سی ہی مجکو تالف

کہ مین نی آپ کو تحقیق دیکہا | اوہنون نی ایسی نعلینونکو پہنا | کہ اونکی چرم پر پیدا نہ تہا مو

مرتب یون کیا تہا یعنی اونکو | وضو سی جب فراغت آپ پاتی | قدوم پاک نعلینو نمین لاتی

مجہی ہی یہہ محبت کا تقاضا | کہ ہون جو ایسی نعلین پہنتا

ح عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْنِ مَخْصُوْفَیْنِ

عمرو ہی زمرۂ اہل خبر سی | کہ ہی آگاہ وہ حال سیر سی | یہان ناقل ہوا ہی اس خبر کا

کہ مین نی آپ کو اسطرح دیکہا | کہ تہی یعنی وہ مصروف عبادت | نماز ایسطور سی پڑہتی تہی حضرت

کہ نعلینین قدوم پاک مین تہین | قدوم صاحب لولاک مین تہین | ہوا یہہ بہی غرض احوال مکشوف

کہ تہا نعلین کا انداز مخصوف | سمجہہ لو نام ہی مخصوف اوسکا | سیا ہو جسمین باہم چرم دوہرا

ح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْشِیَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِیَنْعَلْهُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیُحْفِهِمَا جَمِیْعًا

بیان ہی بو ہریرہ متقی کا | کہ یہہ ارشاد ہی حضرت نبی کا | یہہ فرماتی تہی دو عالم کی مرشد

نہ پہنی یعنی کوئی نعل واحد | نکوئی یون چلی زنہار رستا | کہ ہووی ایکپا مین کفش تنہا

اگر پہنی بہم دونونکو پہنی | وگرنہ پانو ہون دونو برہنی

ح عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَاْکُلَ یَعْنِی الرَّجُلَ بِشِمَالِهِ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

کہا جابر نی حضرت نی نہی کی | یہہ ہی یعنی نہی حضرت نی کی | نکہانا کوئی دست چپ سی کہاوی

نہ کر نعل واحد پامین لاوی | چلی کوئی نہ راہ لا ابالی | کہ ہو اک پانو کفش پاسی خالی

۱۰ ح عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمین واذا نزع فلیبدأ بالشمال فلتکن الیمنی اولهما تنعل وآخرهما تنزع

کیا اعرج نے یہاں مذکور اوسکا | کلام بوہریرہ جو سنا تہا | کہ یون تقریر کی اوس خوش سیر نے
رفیق و خادم خیر البشر نے | کہ فرماتی تہی یہہ سرور کونین | اگر پہنے کوئی تم مین سے نعلین
کرے وہ ابتدا پائے یمین سے | پہیرے پانوں سمت آئین سے | خیال اس بات کا لازم ہے اوسکو
پہننے مین کرے دہنا مقدم | نکالے پانوں سے جب کفش پا کو | تو بائین جیسے بہتر ابتدا کو

۱۱ ح عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی ترجلہ وتنعلہ

جناب عائشہ صادق زبان نے | رسول اللہ کی آرام جان نے | خبر دی حال خیر المرسلین سے
کہ تہی الفت اونہین سمت یمین سے | اگر شانہ کشی کرتے بگیسو | مقدم رکہتے سمت راستین کو
پہنتے تہے اگر نعلین والا | مقدم وہان بہی تہی راستین تہا | اگر غسل و وضو بہی آپ کرتے
تو کرتے ابتدا دہنی طرف سے | غرض حضرت کو تا امکان طاقت | یمین و راستین سے تہی محبت

۱۲ ح عن ابی هریرة قال کان لنعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبالان وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما واول من عقد عقدا واحدا عثمان

کہا ہے بوہریرہ متقی نے | محدث معتبر صادق نے | کہ نعلین رسول اللہ مین تو
مرتب تہی دوال چرم دو دو | یہی حال ابو بکر و عمر تہا | کہ دو تسمونکی نعلینونکو پہنا
مگر انداز کفش یک دوالے | ہوا ہی حضرت عثمان سی جاری

باب ما جاء فی ذکر خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ ح عن انس بن مالک قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ورق وکان فصہ حبشیا

بیان خاتم و ذکر ختم کو ہم | سے لکہے | دل مشتاق یہہ تقریب اب ہمکو سمجہاتا ہے

انس کا کیا کلام دلنشین ہے | بجان عاشقان نقش نگین ہے | کہ وہ جو آپکی انگشتری تہی
وہ انگشتر تو نقرہ کی بنی تہی | نگینہ اوسکا اوپر جو لگا تہا | حبش کا وہ عقیق پر ضیا تہا

٢ عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من فضۃ فکان یختم بہ ولا یلبسہ

ہوا ابن عمر سی قول مروی | کہ حضرت کی انگوٹھی نقرئی تہی | بنایا اوسکو بس ختم ہی کام سی تہا
مگر مقصود تو اس کام سی تہا | کہ نامی جو ہوا کرتی تہی مرقوم | بمہر خاص فرماتی تہی مختوم
فقط یہہ کام تہا انگشتری سی | رہی بے پردہ دور انگشت نبی سی

٣ عن انس قال کان خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ فصہ منہ

انس سی اور یہی وارد خبر ہی | مخالف قول اول سی مگر ہی | کہ خاتم جو رسول اللہ کی تہی
بنی چاندی سی وہ انگشتری تہی | نگینہ کا یہہ تہا اوسکی قرینہ | کہ تہا چاندی ہی کا اوسکا نگینہ
روایت ہی یہہ اس معنی کی شاہد | کہ تہی آپسمین دونو جنس واحد

٤ عن انس بن مالک قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی العجم قیل لہ ان العجم لا یقبلون الا کتابا علیہ خاتم فاصطنع خاتما کانی انظر الی بیاضہ فی کفہ

انس کی ہین جو دونو قول اول | رہی مجمل سنو حال مفصل | یہان تقریر کی اوسنی زیادہ
کہ ٹہیرا آپکا جب یہہ ارادہ | کہ خط لکہی سلاطین عجم کو | پسند آیا ہی یعنی اب یہہ ہمکو
کسی نی آپ سی کی یہہ گذارش | کہ ہی اسطرح پہ حال نگارش | عجم والونکا ٹہیرا ہی یہہ معمول
نہین رکہتی خط بی مہر مقبول | سنی جب آپنی یہہ تازہ اخبار | تو کی حضرت نبی نی مہر تیار
انس کہتا ہی اب کی کہون کیا | مری نظرون مین ہی وہ حال گویا | سفیدی جو کہ اوس انگشتری کی
کف الامین جلوہ گر رہی تہی

٥ عن انس بن مالک قال کان نقش خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر

انس کرتا ہی جو تہی یہہ روایت | کہ نقش خاتم ختم رسالت | ہوا اسطرح سی کندہ نگین مین
کہ تہین اوسمین منقش تین سطرین | محمد سطر بالا مین لکہا تہا | رسول اوسطین کندہ کیا تہا

بلکہ پایا تھا محمد رسول اللہ بالا کہ سب ناموں کی سی یہہ بالا

ح عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی کسری وقیصر والنجاشی فقیل لہ انہم لا یقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما حلقتہ فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ

انس سی یہہ روایت ہی بیان کرتا ہوں اسکی تبیین | کہ جس ہنگام میں خیر الورا نی
یہہ چاہا با افتخار انبیا نی | کہ فرماویں رقم منشور اطہر | رسولی نجاشی وکسری وقیصر
کسی نی آپ سی کی ایسی تقریر | کہ ہی اسطرح پر احوال تحریر | یقین کرتی نہیں کسری وقیصر
نہ جب تک ثبت ہووی مہر خط پر | تو ہیں حضرت نی بنوائی انگوٹھی | و انگشتر تو ہاں اسطرح کی تھی
کہ حلقہ اوس انگوٹھی کا بنایا | بسیم خام تہا اچھا بنایا | میان مہر یہہ نقش بجا تہا
محمد ہی رسول اللہ لکہا تہا

ح عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ

چہتی انس کی یہہ روایت | حقیقت میں یہہ ہی آگاہ | کہ جب بیت الخلا کو آپ جاتی
انگوٹھی ہاتھ سی باہر تہی لی

ح عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق فکان فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما ثم کان فی ید عثمان رضی اللہ عنہ حتی وقع فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ

اب کی قول ہی ابن عمر کا | وہ حال مہر یوں ظاہر کرتا | کہ لی تہی آپ نی وہ جو انگوٹھی
بنی انگشتری وہ سیم سی تہی | رہی وہ خاتم والا مکرم | بدست پاک سرور دو عالم
ہوی جب سی جنت آپ راہی | وہ خاتم ہاتھ میں بوبکر کی آئی | رکھی انگشتری پاس نی لی
بدست خود ابوبکر ولی نی | خلافت جب ہوئی حضرت عمر کی | تصرف میں رہی انکی انگوٹھی
ہوا عثمان کا جب دور خلافت | گئی اون پاس وہ مہر لطافت | رہی اونکی تصرف میں تہا تک
کہ آخر گم ہوی وہ مہر یکشک | اریس اوس چاہ کا مشہور ہی نام | گری جس میں وہ مہر نیک فرجام
رہا جسکا نقش تہا میں اوس کی آگاہ | محمد تہا رسول اللہ کی شان

بَابُ مَاجَاءَ فِي تَخَتُّمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان انگوٹھی پہننی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

ح ۱ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ

روایت ہی جناب مرتضی | علی فرزند عم مصطفی سی | بیان کرتی ہیں وہ باطہر کلام
کہ سردار دو عالم خاتم خاص | رکہا کرتی تہی دست راستین میں | پہنتی آپ تہی اوسکو مدام

ح ۲ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

کیا حماد نی مذکور ایسا | کہ میں نی ابن ابو رافع کو دیکہا | انگوٹہی تہی بدست راست او
کیا میں نی استفسار اوس سی | جواب اوسنی دیا مجکو ہویدا | کہ عبد اللہ تہا جعفر کا بیٹا
اوسی پہنی انگوٹہی میں نی دیکہا | بدست راستین اوس وقت تہا | کہا اوسنی کہ سردار دو عالم
پہنتی تہی اسی صورت سی خاتم

ح ۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

کہوں میں جو روایت ہی وہ سنئی | کہ عبد اللہ بن جعفر نی کی ہی | رسول اللہ کی یعنی انگوٹہی
رہا کرتی بدست راستین تہی

ح ۴ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا إِخَالُهُ إِلَّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

بیان احوال ہوتا ہی مرقوم | ہوا جو صلت کی کہنی سی معلوم | کہ عبد اللہ تہی فرزند عباس
انگوٹہی وہ پہنتی جانب راس | گمان کرتا ہوں میں اس بات کا | کہ اوس مخبر نی وہم نی ایسا کہا تہا
کہ مہر خاص ختم انبیا کی | بدست راستین پہنتی رہی تہی

ح ۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَنَهٰى اَنْ يَنْقُشَ اَحَدٌ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِيْ سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيْبٍ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ

روایت اب سنو ابن عمر کے ... کہ تھی حضرت نی چاندی کی انگوٹھی ... پہننی کا رکہا تہا یہہ قرینہ

کہ رو گردان کیا کرتے نگینہ ... انگوٹھی کی نگینہ کو پھراتے ... ہتھیلی کی طرف کو آپ لاتے

کہدوایوں نقش تہا مہر نبی کا ... محمد تہا رسول اللہ بہی تہا ... مگر حضرت نی اوروں کو یہی کے

نکہدوائی کوئی ایسی انگوٹھی ... مباداکوئی یوں ہو جائی بیباک ... کہ چاہی التباس خاتم پاک

ہوا پہر اتفاق کار ایسا ... کہ خادم حضرت عثمان کا تہا ... اوسی کی پاس تہی مہر رسالت

رکہی تہا وہ بعنوان کفالت ... اریس ایک چاہ ہی مشہور عالم ... گری وہاں دست خادم سی خاتم

۶ ح عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا

امام جعفر صادق زبان سے ... روایت کی ہی یوں اپنی پدر سے ... کہ عادت حضرت حسنین کی یہی

بدست چپ پہننی تہی انگوٹھی

۷ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِيْ يَمِيْنِهِ

انس کی قول سی ہوتا ہی معلوم ... کہ خیر المرسلین عالم کی مخدوم ... انگوٹھی کو پہنتی تہی یمین مین

کہی تہی مہر دست راستین مینا

۸ ح عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَلْبَسُهُ فِيْ يَمِيْنِهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

کیا مذکور فرزند عمر نے ... کہ فخر انبیا خیر البشر نے ... انگوٹھی ایک لی ایسی طرحدار

طلا سی تہی بنی وہ مہر زر کار ... مگر دستور یہہ بہی آپ کا تہا ... کہ دست راست مین اوسکو کہا تہا

جبر اشخاص نی جسوقت پائے ... کہ پہنی آپنی مہر طلائے ... یہہ صورت دیکہ کر اشخاص اکثر

ہنوئی مصروف تب خاتم زر ... جو دیکہا آپ نی یہہ طور و احوال ... تو پہینکا ہاتہہ سی خاتم کو فی الحال

کیا یہہ اوربہی ارشاد و اظہار ... نہ پہنونکا اسی زنہار زنہار ... سبہوں نے دیکہکر حال نبی کو

کرایا ہاتہہ سی انگشتری کو

باب ما جاء في صفة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱ ح عن انس قال كانت قبيعة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة

یہ ہنگام بیانِ وصفِ سیفِ سرورِ عالم | دم تیغ زبان کیا کیا نبی جوہر دکھاتا ہے

انس نی کہینچکر تیغ زبان کو کیا تسخیر اقلیم بیان کو | کہ قبضہ سیف ختم المرسلین کا رسول غازی سلطان دین کا
ہوا تہا جس نقرہ سی وہ تیار بجلی تہا طرحدار و نمودار

۲ ح عن سعيد بن ابي الحسن قال كانت قبيعة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة

روایت ہی سعید بو الحسن کی انس کی قول سی جو منتج تہی | کیا بس اکتفا اسہی بیان پر نکی تکرار مضمون مکرر

۳ ح عن هود وهو ابن عبد الله بن سعيد عن جده قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة يوم الفتح وعلى سيفه ذهب وفضة قال طالب فسألته عن الفضة فقال كانت قبيعة السيف فضة

کیا ہی ہود نی مذکور ایسا کہ مینی اپنی نانا سی سنا تہا | کہ مکہ پر مظفر آپ ہو کر وہان داخل ہوی با نصرت و فر
یہہ عالم آپکی تلوار کا تہا طلا و نقرہ اوپر قبیعہ تہا | بیان کرتا ہی طالب نام راوی کہ یہہ تقریر مینی ہود سی کی
کہ تو مجہہ سی بیان کر حال اسکا کہ نقرہ کس جگہہ اوسپر لگا تہا | دیا اوسنی جواب آشکارہ لگا تہا اوسپہ سمت قبضہ نقرہ

۴ ح عن ابن سيرين قال صنعت سيفي على سيف سمرة بن جندب وزعم سمرة انه صنع سيفه على سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان حنفيا

عجائب ابن سیرین کا بیان ہی کہ جس صورت معنی عیان ہی | مثل مشہور ہی عالم مین ہر سو محبت جسکی سی ہو کسیکو
اوسیکا ذکر وہ کرتا رہی گا اوسیکی چال پر چلتا رہی گا | غرض ہی ابن سیرین کی بیان کی ولیکن بات ہی یہہ امتحان کی
کہ تیغ اوسنی بنائی از رہ حب بطرز و شکل تیغ ابن جندب | کہ تہی فرزند جندب پاس تلوار بعینہ مثل تیغ شاہ ابرار

اگر یہہ بھی بیان کرتا ہی وہ خوش   کہ مخفی تیغ تہی بستر وار کی

باب ما جاء فی درع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن الزبیر بن العوام قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد درعان فنہض الی الصخرۃ فلم یستطع فاقعد طلحۃ تحتہ فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوی علی الصخرۃ قال فسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحۃ

زرہ کی وصف میں تہا مختصر باب جدا گانہ   اسیکو کافی اور اسکو باہم باب مغفر سی ملا تا ہی

نبی جنتی یا رسب نے ہی   بشارت اوسکو جنت کی الٰہی   مبشر وہ جو ہیں اصحاب حضرت
او نہیں دس میں بہہ ہی اہل بشارت   بیان کرتا ہی احوال احد کو   کہ پہنی آپ نے تہی اوس دن زرہ دو
بیان کافی تہا بخشش کی جاہی   کہ وصف غزوہ خیر الوریٰ ہی   کرون یہہ وصف ختم مرسلان کا
نبی غازی ہی آخر زمان کا   مسلح ورمیان رزم کہ تہی   زرہ پر دوسری پہنی زرہ بہی
یہ سند آئی ہی یہہ شان تجمل   کہ تہی انوار و نشان تجمل   عیان چہرہ پہ تہا نور جلاوت
جبین تہی مطلع انوار شوکت   ظہور اسکا یہہ عالم پر بلا تہا   کہ جان اشقیا پر زلزلہ تہا
شجاعت دیکہہ کر محبوب رب کے   ہزیمت تہی شجاعان عرب کے   یقین رزم تہا عزم والا
کہ ہون بالای صخرہ جلوہ فرما   کہ تا اصحاب دیکہیں روی اطہر   بر دو ہی ہون مظفر اشقیا پر
ولیکن کثرت یہ النش کرتی ہی   تن والا پہ آثار کسل تہے   زرہ دو تہی کہا پایا یہہ تہی
نہ سکتی تہی حضرت بر سنگ   کہ اس ہنگام میں طلحہ نے آکر   آرام سے پشت کو اپنی جہکا کر
بعینہ صورت زینہ بنایا   رسول اللہ کو اوپر چڑہایا   عجب طلحہ بہی مرد جانفشان تہا
حصار دین کا گویا نردبان تہا   غرض حضرت با استقلال کامل   ہوی بالای سنگ صخرہ داخل
کہا راوی نے جب میں سن رہا تہا   کہ یون ارشاد حضرت نے کیا تہا   یہہ فرمایا کیا طلحہ نے واجب
کہا شارح نے یان ہیں دو مطالب   کیا جنت کو واجب اپنی اوپر   شفاعت کو کیا یا روز محشر
نہیں معلوم یہہ کافی کدہر ہی   کہ بحر رحمت یہان جوش پر ہی   سخاوت دیکہنا خیر الوریٰ کی

[illegible]

کہ جنت آج طلحہ کو عطا ہے | بکڑلی آگی داماں سب نے کو | پہونچ راست کے اور تے شتر]

غزل

سرت گردم میدان شفاعت | نظر فرما سحاہان شفاعت
جبیت مطلع خورشید احسان | جمالت ماہ تابان شفاعت
سزاواری بایوان شفاعت | سرافرازی بتاج عز و تمکین
سحاب رحمتی بر فرق عالم | محیط مکرمت کان شفاعت
برای تشنگان روز محشر | وجودت ابر نیسان شفاعت
گرفتارم باسقام جرائم | علاجم کن بدرمان شفاعت
چہ بیم از آفتاب روز محشر | بظل مہر تابان شفاعت
گدایان درت را باد آری | بروز حشر بر خوان شفاعت
بحال کافی مسکین کرم کن | کہ شاہا نی بسامان شفاعت

۲ ح عن السائب بن یزید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احد درعان قد ظاہر بینہما

یہہ راوی سائب صاحب خیر | طریق رستے کا راہبر ہی | کہا حال جناب مصطفی کو
کہ تہی روز احد یعنی زرہ دو | تشکل زرہ و استر ملا کر | کیا تہا اونکو ہم پشت و منظاہر

باب ما جاء فی صفۃ مغفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ ح عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ وعلیہ مغفر فقیل لہ ہذا ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ

انس سرخیل اصحاب خبر ہی | بیان کرتا ہہ حال معتبر | کہ حضرت آئے یوں مکہ کی اندر
رکہا تہا خود بر فرق منور | لگا کہنی کوئی واں صاحب سر | کہ ہی ابن خطل کعبہ میں دیو شن
وہ یعنی اب وہاں مخفی ہوا ہے | پس پردہ وہ مرتد چہپ رہا ہے | دیا حضرت نے حکم قتل اوسکو
کہ بس اوسکو وہیں پر مار ڈالو

۲ ح عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ عام الفتح وعلی راسہ المغفر فقال فلما نزعہ جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ قال ابن شہاب وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یومئذ محرما

انس نی اور بهی تقریر کی ہی | حقیقت یہہ بهی روز فتح کی ہی | کہ جسدم آپ منصور و مظفر

ہوئی کعبہ مین داخل خود بسر | تہان جب خود سر سی اوتارا | کہ انہی مین کوئی تہیہ سیکارا

کہ ابن خطل حال پریشان | ہوا ہی آنکی کعبہ مین نہان | وہ سمجہا آج یہان آکی بچا ہی

بزیر پردہ پنہان ہوگیا ہی | ہوا اوسکی لئی یہہ حکم والا | کہ ہووی قتل وہ مرتد اوسی جا

روایت اور ایک راوی کہی یہہ | کہ یہان یہہ بات بهی سچی سنی ہی | کہ جب کعبہ مین آئی ہو کی فیروز

نہ تہی احرام باندہی آپ اوس روز

باب ما جاء فی عمامة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن جابر قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکة یوم الفتح وعلیہ عمامة سوداء

بحال وصف دستار جناب سرور عالم | دل مشتاق کیا کیا خبر تون سی پیچ کہاتا ہی

بیان جابر شیرین ادا ہی | مجہی تو یہہ جان فشرا ہی | کہ روز فتح ہنگام دل افروز

ہوئی کعبہ مین داخل آپ فیروز | بفرق پاک تہا رنگین عمامہ | سیہ رنگت کا ایک مشکین عمامہ

ح عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال رایت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمامة سوداء

کہا ہی جعفر ابن عمرو نی | کہ مجہہ سی یہہ کہا میری پدر نی | کہ مین نی سرور عالم کو دیکہا

عمامہ آپکی سر پر بندہا تہا | عمامہ تہا جو بر فرق مکرم | سیہ رنگی کا رکہتا تہا وہ عالم

ح عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس وعلیہ عمامة سوداء

روایت اور جعفر نی یہہ کی ہی | زبانی یہان بهی اوسکی باپ کی ہی | وہ کہتا ہی بتحقیق روایت

کہ تہی مشغول خطبہ جبکہ حضرت | میان خلق یعنی خطبہ خوان تہی | زبان وعظ سی گوہر فشان تہی

عمامہ تہا سر عالی پر اوس دم | سیہ رنگی کا رکہتا تہا وہ عالم

ح عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ قال وکان ابن عمر یفعل ذلک قال عبید اللہ ورایت القاسم بن محمد وسالما یفعلان ذلک

ہوئی مروی خبر ابن عمر سی | کہ تہا یہہ عادت خیر البشر سی | کہ جب عمامہ باندہتی حضرت
رکہا کرتی میان دوش شملہ | کہا نافع نی بہی ابن عمر سے | ہمیشہ باندہتی دستار ایسی
عبید اللہ بہی یہی ذکر کرتا | کہ سینی سالم و قاسم کو دیکہا | وہ دونو شخص یعنی اسطرح تہی
عمامہ سر پہ اپنی باندہتی تہی

۵ ح عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس وعلیہ عصابۃ دسماء

ہوا ثابت بقول ابن عباس | کہ تہی مشغول خطبہ افضل الناس | بحضرت پاک سر ارو عالم
سیہ رنگت کی تہی دستار و سکم

باب ما جاء فی صفۃ ازار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ ح عن ابی بردۃ قال اخرجت الینا عایشۃ رضی اللہ عنہا کساء ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذین

ازار و لنگی و تہ بند نام ثوب واحد ہی | کہ جسکی حد و کیفیت ہیں یہان یہہ باب آتا ہی

ابی بردہ سی ہی منقول احوال | بیان کرتا ہی وہ یون صورت حال | نہایت یہہ روایت جانگزا ہی
میان عشرت خیر الورا سے | کہی راوی نی یہان اسطرح کی بات | ہوئی تہی یعنی یہہ اقبا داد و قات
نکالی عایشہ نی پارچہ دو | ہمارے سامنی لی آئین انکو | غرض ان دو مین تہی ایک کہنہ چادر
لگی تہی اوسمین ہی پیوند اکثر | یہہ صورت کثرت پیوند کی تہی | نمد کی شکل وہ چادر ہوئی تہی
سنو اب کیفیت ثوب دگر کے | ازار خاتم پیغمبران سے تہے | حقیقت یون ہوئی ہی اوسکی
کہ تہی موٹی بانداز خشن سے | کہا پہر صاف ام مومنان نے | رسول اللہ کی آرام جان نے
یہہ دونو پارچہ یعنی جو دکہی | غرض او صاف ہی دونو کی | انہین مین آپ نی فرمائی رحلت
تہی ملبوس تہا ہنگام فرقت | بوقت انتقال وارثان نے | بیان کیا کیجئی تم کی کہا نے

اسی پوشاک کو پہنی ہوئی تہے | | تہی دو دو بدن آپ کی تہے

۲ عن الاشعث بن سليم قال سمعت عمتي تحدث عن عمها قال بينا انا امشي بالمدينة اذا انسان خلفي يقول ارفع ازارك فانه اتقى وابقى فاذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انما هي بردة ملحاء قال اما لك في اسوة فنظرت فاذا ازاره الى نصف ساقيه

بیان کرتا ہی اشعث یوں حقیقت — [illegible] یہہ روایت — یہ وہی میری بیان کرتی ہی ایسا
کہ تہا میں [illegible] — [illegible] وان تہا — چلا جاتا تہا بحال خود وہاں تہا
کہ اس حالت میں کوئی شخص ناگاہ — کہی پیچھی سی بولا بر سر راہ — ازار اپنی کو نیچی سی اوٹہالے
کہ بس نزدیک ہی یہہ اتقا سی — ہے تقوی بسکہ یہہ نزدیکتر ہے — غرض پایندہ تر ہی سر بسر ہے
وہیں ناگاہ اسکا کہنی والا — جناب سرور عالم کو پایا — کہ تہی پیچھی سی وہ تشریف لائے
یہہ باتیں آپ تہے مجھکو سناتے — کیا پہر عرض میں نے شاہ دیں سے — جناب رحمت للعالمین سے
کہ ہی یہہ چادر بازیب و زینت — نہایت باتکلف بیش قیمت — نہی ہی یہہ سبب از نازکی کا
نہیں اٹہاتی میں نازکی سے تا — کیا ارشاد یہہ حضرت نے مجھکو — نہیں کرتا ہمارا اقتدا تو
غرض سنکر یہہ میں نی بات ڈر کے — ازار پاک کی جانب نظر کے — معاً مجھکو ہوی یہہ بات محسوس
کہ نصفی ساق تک کمال ہی طبیعت — یہی ارشاد مجھکو ایک بات ہے — ازار اسطرح پر کہنا بجا ہے

۳ عن اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه قال كان عثمان بن عفان يأتزر الى انصاف ساقيه وقال هكذا كانت ازرة صاحبي يعني النبي صلى الله عليه وسلم

روایت ہی ایاس باخبر سی — کہ ہی وہ زمرہ اہل سیر سی — ہوا ہی باپ سے اوسکے یہہ مسموع
کہ تہا یوں حضرت عثمان کا معمول — ازار اسطرح کی ہوتی تہی اونکی — کہ نصفی ساق سی آگی نہ بڑہتی
ہوا تہا اونکو یہہ انداز مانوس — کہ نصفی ساق کہتی غیر ملبوس — کہا کرتی تہی وہ اسبات کو بہی
ازار ایسی ہی میرے صاحب کی تہی — غرض یہہ سنت خیر الوریٰ ہے — ازار اس سی زیادہ نا روا ہی

۴ عن حذيفة بن اليمان قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعضلة ساقي او ساقه فقال هذا موضع الازار فان ابيت فاسفل فان ابيت فلا حق للازار في الكعبين

حذیفہ صاحب سر نبی ہی | روایت اوس سے یہہ مروی ہوئی ہی | کہا ہوس مقتدای دین نی ایسا
کہ میری ساق کو حضرت نے پکڑا | دیا ساق مبارک پر رکہا بات | کہی راوی نی یہان تک یک کی بات
بہر صورت یہہ ہی مقصود روداد | کہ فرمایا حذیفہ کو یہہ ارشاد | ازار اس جا سی مت لٹکا زیادہ
یہی حد معین ہے سے حذیفہ | غرض مقدار نصفی ساق تک ہے | نہین اس بات مین ہاں شک ہے
اگر انکار تو کرتا ہی اس سے | تو ہان کچہہ ایک نیچی یہان سی کر لی | نہین راضی اگر اس بات پر ہی
تو شاید چاہتا ہی تو درازی | نہین لنگی یہ ثابت حق کعبین | رہی یہہ ساق اور کعبین کے بیچ

باب ما جاء فی مشیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ح عن ابی ھریرۃ قال ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجھہ وما رایت احدا اسرع فی مشیتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجھد انفسنا وانہ لغیر مکترث

نہ دیکہا آہ ان آنکہون سی رفتار مبارک کو | | یہی رہ رہ کی ہمکو حسرت وافسوس آتا ہی

رقم جو ماجرا ہوتا یہان ہی | زبان بو ہریرہ کا بیان ہی | کہ یون اوسکی زبان گوہر فشان ہی
کہ مین نی کوئی شی ایسی نہ دیکہی | کہ ہو احسن رسول اللہ سی ہو | بہلا حاصل ہوا یہہ حسن کسکو
وجاہت حیدر اوس نبی کی | کہ تہا او سمین کان الشمس تجری | خرام پاک کا عالم کہون کیا
نہ ایسا کوئی خوش رفتار دیکہا | یہہ سرعت ایکی رفتار مین تہی | زمین اونکی لئی گویا لپٹتی
کیا کرتی تہی ہم کوشش نہایت | کہ تا رستہ چلین ہمراہ حضرت | مگر وہ راہ جاتی بی تکلف
قدم کو تہی اوٹہاتی بی تکلف

۲ح عن علی بن ابی طالب کان علی اذا وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان اذا مشی تقلع

روایت ہی جناب بوالحسن سے | علی شیر خدا خیبر شکن سی | کہ حیدر جسگہڑی کرتی بیان تہے
وہ یون وصف نبی بین فشان | کہ کرتی آپ تہی رفتار جسدم | یہ ہنگام خرامش تہا یہہ عالم
قدم برکندہ تہی رفتار اوسکے | | بلندی سی گویا میل پستی

ح عن علی رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفأ تکفؤا کانما ینحط من صبب

روایت اوسکی شیر خدا نے ۔ سزاوار خطاب ہل اتی نے ۔ کہ تہا یہہ حال محبوب خدا کا
اگرچہ قدم آپ جاتی راہ رستا ۔ قدم اسطرح اگی کو اوٹہاتی ۔ نشیب و پست کو گویا تہی جاتی

باب ما جاء فی تقنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر القناع کان ثوبہ ثوب زیات

تقنع میں ہوا وارد جو یہہ باب جدا گانہ ۔ یہاں ایک ہی روایت راوی اخبار لاتا ہے

بیان حاصل قول انس ہے ۔ کیا یوں اوسنی راہ گفتگو کی ۔ کہ تہی یعنی یہہ خوئی سرور دین
کیا کرتی تہی موئی سر متدین ۔ پس اوسمین ہوا ایک ثوب لیکی ۔ وہ اپنی موئی سر کو یوں چہپی تہی
کیا کرتی تہی اکثر آپ یہہ کام ۔ تقنع ہی مگر اس کام کا نام ۔ وہ اونکی کیا کہوں طرز نفاست
کہ یعنی جسکا ہی روغن کی کثرت ۔ برای جذب روغن ایک کپڑا ۔ معین آپ نی جو کر رکہا تہا
بیہر تی پاک کہہ لیتی تہی اکثر ۔ وہ ہوتا چرب روغن سی مکرر ۔ یہہ اوس کپڑی کا آخر ماجرا تہا
بشکل ثوب زیاتان ہوا تہا ۔ عزیز و یہہ مکان بہی رشک کا ہے ۔ کف افسوس ملنی کی یہہ جا ہے
ملا کیا مرتبہ اوس پارچہ کو ۔ کہ رہتا بستر ہمدوش گیسو

باب ما جاء فی جلسة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن قیلة بنت مخرمة انها رأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد وهو قاعد القرفصاء قالت فلما رأيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشع فی الجلسة ارعدت من الفرق

یہہ فیض وصف اجلاس شہ لولاک ہی کا ہے ۔ کہ تیری نظم کو اورنگ شہرت پر بٹہاتا ہے

بیان جلسہ شاہ رسل ہی ۔ یہاں قاصر زبان جزو کل ہی ۔ سزاوار جلوس تخت جنت
شہ صدر ایوان رسالت ۔ کیا کرتی تہی جس صورت سی جلسہ ۔ بیان اوسکا یہیں ہوتا ہی نقشہ

فقط جلسہ ہی پر موقوف کیا ہے کہ اونکی ہی بدل ہر اک ادا ہے عیان ہوتی نہین کیفیت حال

تڑپتا ہی بہت ہجر انکا پامال اگر شکل مبارک دیکھہ پاوی کوئی انداز تو لکھنی مین آوی

الٰہی ہو دعا میری اجابت رسول اللہ کی پاؤن زیارت مجھی غم سی چھڑا دی یا الٰہی

رخ احمد دکھا دی یا الٰہی بس اب کافی ہے آگی کو بڑھا جا یہہ بہتر ہی کہ تو مطلب پہ آجا

کچھہ ایک موقوف کر اظہار رقت کہ ہی منظور تحریر روایت بیان کر حال نشست محترمہ کا

کہ اونسی سرور عالم کو دیکھا کہ تھی رونق فزا مسجد کی اندر جناب شافع و سردار محشر

بطور قرفصا حضرت نبی تھی بزانوی مبارک متکّی تھے باجلاس نیاز و خاکساری

مراقب تھی سوی درگاہ باری جو دیکھا متکسر اونکو سراسر پڑا اک زلزلہ میری بدن پر

کہ سلطان رسل اسوقت تھی باندازِ خشوع و مسکنت تھے روایت تو ہوئی اتمام اسجا

رہا اجمال لیکن قرفصا کا سنو اب قرفصا کی شرح و تفسیر کتابون مین ہوئی جسطرح تحریر

کہ اس جلسہ کا ہی انداز ایسا نشستن گاہ پر ہو شخص بیٹھا شکم سی اپنی گھٹنون کو لگاوے

بگرد ساق وہ ہاتھون کو لاوے وہ دونو ہاتھ اوسکی بالضرورت بگرد ساق ہون حلقہ کی صورت

غرض اسطرح کا جو بیٹھنا ہے عرب مین نام اوسکا قرفصا ہے

۲ عن عباد بن تمیم عن عمه انه رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیہ علی الاخری

یہان ہی راوی روایت عباد کہ ہی اپنی چچا سی اوسکو سنا کہا اوسنی کہ میری عم نی دیکھا

جناب سرور عالم کو لیٹا کہ لیٹی آپ تھی مسجد کے اندر رکھا تھا پشت عالی کو زمین پر

یہہ تھا انداز پای باصفا کا اوٹھا کر دوسری پر رکھہ لیا تھا غرض اوسدم سزاوار رسالت

وہان لیٹی تھی مستلقی کی صورت

۳ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی المسجد احتبی بیدیہ صلوات اللہ علیہ

روایت بوسعید باصفا کی مبین ہی نشست احتبا کی کہا اوسنی کہ دو عالم کی سرور

تھی جسدم بیٹھتی مسجد کی اندر نشست اونکی بطور قرفصا تھی ہوئی مذکور یعنی تفصیل اوسکی

وہیں پہ آپ یعنی بہ تہ بند بلستے   شکم کو دونو ہاتھون سے ملاتی   کھڑا کر لیتی دونو ساق پا کو

پکڑ لیتی بزور دست وبازو   بنا ہاتھون کا حلقہ سمجھایا   بگرد ساق رکھتی دست والا

تزول رحمت حق ہو [illegible] با اصحاب کرام و آل اطہر

باب ما جاء في تكأة رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱ عن جابر بن سمرة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم متكئا على وسادة على يساره

جناب تکیہ گاہ بیکسان کا بالش و تکیہ   ہمین جب یاد آتا ہی تو دل لوٹا ہی جاتا

بیان کرتا ہی جابر یہ عبارت   کہ پائی آپ کے ہیں نے زیارت   جو دیکھا آپ بہی اسطرح بیٹھی

سر بالش اوسدم تکیہ سے تہی   مگر بالش کا یہہ انداز دیکھا   کہ سمت چپ و تکیہ لگ رہا تہا

۲ عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أحدثكم بأكبر الكبائر قالوا بلى يا رسول الله قال الإشراك بالله وعقوق الوالدين قال وجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان متكئا قال وشهادة الزور أو قول الزور قال فما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولها حتى قلنا ليته سكت

ابی بکرہ کا بیٹا عبد رحمان   بیان کرتا ہی یہہ حال نمایان   کہ یعنی یہہ کہا میری پدر نے

کہ فرمایا شہ جن و بشر نی   کہ ای لوگو ذرا سوچو تو کیونکر   نہ بتلاؤن کبائر تمکو اکبر

کیا معروض اصحاب نبی نی   کہ ہمسی یا رسول اللہ کہیے   کیا یون آپنے لوگونکو ارشاد

کہ لوگو تم رکہو اس بات کو یاد   کبہی زنہار تم ہرگز نکیجو   شریک خالق اکبر کسیکو

کبیرہ نام ایسی جرم کا ہی   شریک حق پہلا اب دوسرا ہی   ستانا اور یہہ مادر پدر کا

کبیرہ ہی کبیرہ ہی کبیرا   کہا راوی نی یہان یہہ ماجرا ور   کہ بیٹہی آپ تہی اوسدم بانکیہ

کہ تہی تکیہ لگائی ذات اکرم   جناب سرور سردار عالم   ہوا ارشاد پہر خیر الوری کا

کہ ہی جہوٹی گواہی بہی کبیرا   کیا تہا یا کلام زور اس جا   ہوا ہی شک یہان راوی کو پیدا

کہا راوی نے یہہ ہر وقت ہر بار کیا کرتے انہیں باتوں کو تکرار یہاں تک آپ اسکا ذکر کرتے

کہ ہم یہہ اپنے دلمیں فکر کرتے کہ ان باتوں سے ہوتے کاش خاموش جناب مرشد ہر صاحب ہوش

ح ۳ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَآ اٰکُلُ مُتَّکِئًا

ہوا ہے بو جحیفہ سے یہہ مروی بیان کرتا تہا ایسا وہ صحابی کہ فرمایا شہ کون و مکان نے

جناب رہنمای گمرہان نے کہ ہم کہاتے نہیں تکیہ لگا کر یہی دستور ہے اپنا مقرر

ح ۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَۃٍ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی لَمْ یَذْکُرْ وَکِیْعٌ عَلٰی یَسَارِہٖ وَھٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ نَحْوَ

رِوَایَةِ وَکِیْعٍ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰی فِیْہِ عَلٰی یَسَارِہٖ اِلَّا مَا رَوٰی اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ

ہوا منقول یہاں جابر سے ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکہا نظر بعضی مجہے یوں آپ آئے

سر بالش پہ تہے تکیہ لگائے مگر یہاں ترمذی نے گفتگو کی بتصحیح حقیقت جستجو کے

وکیع راوی اخبار کی بات بیان کرتا ہے اس تقریر کے ساتہہ کہ وہ راوی نہیں یہہ ذکر لایا

کہ تہا بائیں طرف تکیہ لگایا بیان اوروں کا بہی یہاں متحد ہے کہ اسرائیل سے اونکو سند ہے

وکیع با خبر سے ہیں موافق روایت اونکی ہے سبکی مطابق بیان کرتے ہیں جو سب یہہ عبارت

کہ ہمکو یہہ نہیں ثابت روایت کسی راوی نے یعنی یہہ کہا ہو کہ تہا تکیہ لگا بائیں طرف کو

ولیکن ایک یہہ اسحق راوی روایت کر گیا ہے اسطرح کی کہ جسمیں ذکر ہے بائیں طرف کا

ہے اسرائیل سے جو اسناد کرتا

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِتِّکَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ح ۱ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شَاکِیًا

فَخَرَجَ یَتَوَکَّاُ عَلٰی اُسَامَةَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ قِطْرِیٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ

ہوئی تلوار یہاں تک تکیہ و بالش کی کیفیت | سنو تکیہ لگانے کا سبب آپ کی ذکر آتا ہے

روایت یوں ہوئی ہے انس سے کہ محمد ہیں جو ختم انبیا سے کہ اس حالت میں آئے بیت باہر

اسامہ کی تھین تکیہ بنا کر | اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا | رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا
کہوں کیا جامہ فطر کا عالم | بیا بالای مبارک تھا جو اوسدم | پڑھی پھر وان نماز او سدم نبی
ہوی باہم وہ سب اصحاب اونکی

۲ عن الفضل بن عباس قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي توفي فيه وعلى رأسه عصابة صفراء فسلمت فقال يا فضل قلت لبيك يا رسول الله قال شد بهذه العصابة رأسي قال ففعلت ثم قعد فوضع كفه على منكبي ثم قام ودخل في المسجد وفي الحديث قصة طويلة

بیان کرتی ہیں فضل ابن عباس | کہ میں آیا رسول اللہ کی پاس | یہہ اوس ہنگام کا کرتا ہوں مذکور
ہوی تھی آپ جن روزوں میں رنجور | یہہ ہی مذکور اوس رنج و مرض کا | کہ جسمیں آپ نی دنیا کو چھوڑا
عصابہ زرد تھا حضرت کی سر پر | سلام اونکو کیا وہاں میں نی آکر | مجھی یا فضل کہکر جو پکارا
کہا لبیک میں نی آشکارا | کھڑا ہوں مستعد یعنی بخدمت | مجھی ہوتا ہی کیا ارشاد حضرت
کہا تو اس عصابہ سی مرا سر | ذرا اب باندہ دی مضبوط کسکر | غرض میں نی عصابہ سی اوسدم
سر والا کو باندھا خوب محکم | پھر اسکی بعد بیٹھی آپ اوسجا | رکھا کندھی پہ میری دست والا
وہاں سی پھر قدم آگی بڑہائی | وہ مسجد کے طرف تشریف لائی | خبر میں تھا طویل الذیل احوال
لکہا ہی ترمذی نی یہاں یاجمال

باب ما جاء في صفة أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱ حدثنا ابن كعب بن مالك عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يلعق أصابعه ثلاثا قال أبو عيسى وروى غير محمد بن بشار وهذا الحديث قال كان يلعق أصابعه الثلث

بیان اکل و وصفشان ذکر انحوش کا | | جناب سرور کونین کا تم کو سناتا ہے
کہا کعب ابن مالک کی پسر نی | کہ مجھسی یہہ کہا میری پدر نی | کہ تھی تحقیق یہہ حضرت کی عادت

کہ انگشتانِ عالی کو سراسر — پس از خوردن وہان ہین آپ بھی — زبانِ با صفا سی چاٹتی تھے

ابو عیسی بیان کرتا ہی تکرار — کہیں بس اسکا راوی ابن بشار — سوا اسکی جو راوی دوسری ہین

روایت اسطرح سی کر گئی ہین — کہ سبابہ ز انگشت اور وسطی — رہا معمول انکی چاٹنے کا

ح ٢ عن انس قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا اکل طعاما لعق اصابعه الثلث

انس بھی اب بتشریحِ روایت — بیان یہہ آپکی کرتا ہی عادت — کہ جسدم آپ تھی کہانیکو کہاتے

تو اپنی انگلیونکو چاٹتی تھے — جنابِ سرورِ عالم کی ستھرے خو — کہ تھو وہ چاٹتی تین انگلیونکو

ح ٣ عن ابن لکعب بن مالک عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یاکل باصابعه الثلث ویلعقهن

یہہ بیٹا کعب کا راوی اخبار — زبانِ کعب سی کرتا ہی اظہار — کہ کرتی جب تناول آپ کہانا

تو رکہتی وضع بس تین انگلیونکا — تناول سی جو ہوجاتی فراغت — تو انکو چاٹ بھی لیتی تھی حضرت

ح ٤ عن مصعب بن سلیم قال سمعت انس بن مالک یقول اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بتمر فرایته یاکل وهو مقع من الجوع

رکہی ہی منصبِ اخبار مصعب — بیان کرتا ہی یون اظہار مطلب — کہ مینی انس کا نون سی سنا ہے

انس یار نی بھی جو کہا ہی — کہ شاہِ افتخار انبیا کی — چہوہارے سامنی لائی گئی تھے

نظر مینی جو کی دیکہی یہہ حالت — بعینِ اشتہا کہاتی تہی حضرت — اوٹہا کی پانوکو بیٹہی ہوئی تھے

عیان آثار اون پہ بہوک کی تھے

باب ما جاء فی صفة خبز رسول الله صلی الله علیه وسلم

ح ١ عن عائشة رضی الله عنها انها قالت ما شبع آل محمد صلی الله علیه وسلم من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم

ابو عیسی بیان کرتا ہی تحریر — زبانِ اسود راوی کی تقریر — کہا اوس نی بقدِ حال بہم

سند و بکر جنابِ عائشہ سی — کہ وہ محبوبہ ختم رسالت — بیان کرتی تہین یہہ احوال عسرت

کہ تہا یہہ حال آلِ مصطفی کا — نبی کی اہلبیت باصفا کا — نکہاتی نان جو دو دن برابر

دونوں اون کی بیت بہر کر سیر ہوکر　برہی یہہ آپ پر عسرت گرانی　کیا جس نے تنگ نقل کا سبب

۲ عن سليم بن عامر قال سمعت ابا امامة يقول ما كان يفضل عن اهل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خبز الشعير

سلیم ابن عامر نے کہا ہے　کہ میں نے ابو امامہ سے سنا　بیان کرتا تہا وہ راوی یہہ احوال
معیشت کا رسول اللہ کی حال　کہ تہی جو آپکے سب اہل خانہ　یہہ تہی اونکی معاش جاوداں
کبہی یعنی نہ اونکی پاس ہوتی　زیادہ اور فاضل جو کی روٹی

۳ عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيت الليالي المتتابعة طاويا هو واهله لا يجدون عشاء وكان اكثر خبزهم خبز الشعير

ہوا ثابت بقول ابن عباس　کہ تہا اکثر یہہ حال اشرف الناس　بسر کرتی تہی یوں اوقات عالی
کہ گہر ہوتا طعام شب سے خالی　بہت راتوں کو اہل بیت والا　شکم خالی کیا کرتی تہی فردا
طعام شب نہ پاتی تہی وہ اکثر　غذا راتوں کو جسکو کہانی تہی وہ اکثر　میسر گر او نہیں ہوتا تہا کہانا
تو وہ کہانا بہی ہوتا اسطرح کا　کہ اکثر بیشتر نان جوین سے تہے　بعسرت یوں معاش شاہ دین تہی

۴ عن سهل بن سعد انه قيل له اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم النقي يعني الحوارى فقال سهل ما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم النقي حتى لقي الله عز وجل فقيل له هل كانت لكم مناخل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما كانت لنا مناخل فقيل كيف كنتم تصنعون بالشعير قال كنا ننفخه فيطير منه ما طار ثم نعجنه

زبان سہل ابن سعد کی بات　مناسب ہے کہ سنئے ہوش کی سات　رسول اللہ کا وہ یار مقبول
ہوا اس حال سے اکبار مسئول　کہ حضرت نے بہلا میدہ کی روٹی　تناول بہی کبہی فرمائی ہوگی
کہا اوس واقف حال خبیر نے　خبردار روا احادیث و اثر نے　کہ حال نان میدہ یعنی یہہ تہا
رسول اللہ نے اوسکو نہ دیکہا　ہوئی اللہ سے جب تک وہ واصل　ہوئی کب اونکو نان میدہ حاصل
دوبارہ جو سہل سے سائل نے پوچہا　کہ ہاں عہد رسول اللہ میں کیا　تمہارے پاس تہی موجود غربال
بیان اسکا بہی کیجے یعنی حال　کیا پہر سہل نے سائل سے اظہار　نہ تہا غربال سے ہمکو سروکار

کہا پہر پوچہنی والی نی اوسکو   کہ کیا کرتی تہی تم با آرد جو
سنا اوس نی یہہ جب اوسکا احوال   کہ اون روزون مین تہا اسطرحکا حال
سبوس و آرد جو کو جدا ہم   کیا کرتی تہی یعنی پہوک کر دم
تب دم سی اوڑالی تہی جو بہوسی   وہی اوڑتی تہی جو اوسمین او ر تہی
تہی اول سطرح بہوسی اوڑالی   خمیر آرد جو پہر بناتی

۵ عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هٰذِهِ السُّفَرِ

روایت یونس اسکا رفت سی ہے   سند اسکی قتادہ سی اوسی سے
قتادہ کو انس سی ہی سماعت   کہ اونکی جان پر ہو حقکی رحمت
کہا یہہ کر مالک کی پسر نی   کہ فخر دو جہان خیر البشر نی
کہایا خوان پر کہانا نکاسے   طشتچہ مین نہ آیا اون کی آگی
نہ اونکی سامنی حاضر ہوئی تہی   کبہی نان تنک یعنے چپاتی
کبہی حضرت نی وہ روٹی نکہائی   لب جان بخش تک ہرگز نہ آئی
لکہی ہی اوسی اخبار ایسا   کہ مین نی پہر قتادہ سی یہہ پوچہا
کہ تہی کس چیز پر کہانی کو کہاتی   جناب مصطفیٰ مجہکو بتادے
جواب ایسا دیا اوس خوش سیر نی   قتادہ واقف حال خبر نی
کہ یعنی آپ جب کہانی کو کہاتی   تو دسترخوان کو تہی وہ بچہاتی

۶ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ

کہا مسروق نی احوال اپنا   کہ نزد عائشہ وارد ہوا تہا
یہہ ام المومنین کی جی مین آیا   کہ میری واسطی کہانا منگایا
کبہی یہہ بات بہی مجہسی اوسنے کہا   کہ رہتا ہی مرا یعنی یہہ عالم
کبہی کہانی نہین ہون سیر ہوکر   کہ مین یہہ چاہتی ہون از مضطر
کہ دل کو کہول کر اب میں روؤن   یہہ آب دیدہ اپنی منہہ کو دہوؤن
وہین پہر صورت ابر بہاری   مژہ پر اشک ہو جاتی ہین جاری
کہا مینی عرض سنکر یہہ احوال   کہ ہی کسواسطی یہہ آپکا حال
کیا یہہ عائشہ نی مجہکو ارشاد

کہیں کرتی ہون ان احوال کو گیا   گئی جس حال پر دنیا سے حضرت   بیان کرتی ہون یعنی حقیقت

قسم ہی مجکو ذات کبریا کے   کہ تہی حالت یہہ محبوب خدا کے   کہ نان جو سی نہ تہا سیر ہونا

کہایا سیر ہوکر دونین دو بار   نہایا آپ نی ایسا زمانا   کہ کہاتی اکدن دو بار کہانا

۷ عن عائشة رضي الله عنها قالت ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض

ہوا یون او مروی عائشہ سے   جناب نور چشم الوداد سے   کہ نان جو سی بہی دو دن برابر

نکہایا شاہ دین نی پیٹ بہرکر   گئی جس روز تک دنیا سی حضرت   رہی لاحق یہی کہہ اون عسرت

۸ عن انس قال ما اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم على خوان ولا اكل خبزا مرققا حتى مات صلوات الله عليه

کہا ہی یہہ انس راوی دلی نی   نکہایا خوان پر کہانا نبی نے   بیان کرتا ہی یہہ احوال ونکا

کبہی نان تنک کو بہی نکہایا   ہوئی جب تک وفات ذات اکبر   یہی دستور حضرت کا رہا ہے

سلام حق تعالی اور رحمت   **باب ما جاء في صفة ادام رسول الله صلى الله عليه**   جناب مصطفی پر تا قیامت

۱ عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم الادام الخل

جناب عائشہ وہ بنت صدیق   بیان کرتی ہین یہہ احوال تحقیق   کہ حضرت نی کیا ارشاد ایسا

کہ بہتر نانخورش ہی کہا ہی سرکا

۲ عن سماك بن حرب قال سمعت النعمان بن بشير يقول الستم في طعام وشراب ما شئتم لقد رأيت نبيكم صلى الله عليه وسلم وما يجد من الدقل ما يملأ بطنه

سماک حرب نی ایسا کہا ہی   کہ نعمان کی زبن میں سنا ہی   بیان کرتا تہا یون وہ وقت حال

مخاطب ہوکی لوگون سی یہہ احوال   کہ لوگو کس طرح کا ماجرا ہی   تمہین جس درجہ حرص و اشتہا ہے

کہ جو کچہہ چاہتا ہی دل تمہارا   ادسی کہانیکو کرتی ہو گوارا   قسم کہاکی غرض سے یون کہتا

ہی کچہہ یون تمہاری میں دیکہا   کہ ناقص اونا کا روسی خرمی   رسول الله صلی اللہ نہی نہال

کہ وہ حسرت جناب پاک کہاکر   شکم کو اپنی کرتی سیر یکسر

ح عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی فَاُتِیَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰی رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهَا تَاْكُلُ شَیْئًا فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اٰكُلَهَا قَالَ اُدْنُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ

روایت زہدم جرمی نی کی حقیقت اوسکی یہہ دیکھی سیدی بیان کرتا ہی وہ یہہ صورت حال
کرتھی وہ جو ابوموسی خوش افعال ہم اونکی پاس تہی مجلس مین حاضر کہ وہان ایسا ہوا احوال ظاہر
کہ پس ناگاہ لحم مرغ خانہ ہوا حاضر پیش آن یگانہ غرض یہہ ہی کہ کوئی شخص آیا
وہ مرغ خانگی کا گوشت لایا پھر اوس مجمع کے لوگونسی کوئی کنارہ ہوگیا مجلس سی یکبار
ابوموسی نی فرمایا یہہ اوسکو کہ تو کیون ہوگیا اب ہمسی یکسو کہا اوسنی کہ مینی مرغ دیکہا
کہ وہ اشیای بدبو کہا رہا تہا تو پس مینی قسم کہائی بانکار کہ لحم مرغ کہاؤنگا زنہار
کہا اوس سی ابوموسی نی ایسا کہ آ نزدیک کو کہتا ہی تو کیا کہ مینی اسطرح دیکہا نبی کو
کہ کہاتا لحم مرغ خانگی کو

ح عَنْ سَفِیْنَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی

سفینہ نام ہی ایک مرد راوی روایت وسنی اپنی باپ سی سفینہ کی پدر نی بہی روایت
پدر سی اپنی کی تا جد عنایت غرض جد سفینہ نی کہا ہے کہ یہہ ہی ما جرا ایکبار کا
کہ مینی آپ کی ہمراہ کہایا حبارے یعنی جانور کی لحم کو تہا

ح عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهٗ وَقُدِّمَ فِیْ طَعَامِهٖ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ تَیْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مَوْلًی قَالَ فَلَمْ یَدْنُ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی اُدْنُ فَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ مِنْهُ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یَاْكُلُ شَیْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اَطْعَمَهٗ اَبَدًا

بیان ہوتی ہی زہدم کی روایت کہ اوس راوی نی کی ایسی روایت بکمال ہمی ایسا ہی کی مقصود
کہ ہم نزدیک بوموسی تہی موجود کہ وہان لایا گیا کہانیکو کی اور کہانا کی ابوموسی کی لائے

ہوا معلوم یعنی جب کہ دیکھا | کہ اوس میں لحم مرغ خانگی تہا | وہاں اشخاص تہی موجود اکثر
اون اشخاصوں میں تہا اک مرد | کہ تیم اسد کی وہ قوم سی تہا | برنگ سرخ تہا وہ مرد ریسا
کہ اپنی قوم کا گویا تہا سردار | نہ آیا پاس اوس کہانیکی زنہار | ابو موسی نی جب یہہ حال دیکہا
کہا اوس سی کہ تو نزدیک کو آ | بتحقیق بیان کہتا ہوں ایسا | کہ میں نی سرور عالم کو دیکہا
کہ لحم مرغ کہایا مصطفی نی | جناب شافع روز جزا نی | کہا پہر معترض نی سنکی یہہ حال
کہ میں نی اسطرح دیکہا تہا احوال | یہہ مرغ خانگی کچہ کہا رہا تہا | پلید اوسکی نہیں بس میں نی جانا
وہیں کہائی قسم میں نی بانکار | کہ کہاؤنگا نہ اسکا گوشت زنہار

ح ٦ عن ابی اسید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا الزیت وادہنوا بہ فانہ من شجرۃ مبارکۃ

کہا ہی ابو اسید با خبر نے | کہ فرمایا ہی یہہ خیر البشر نی | کہ تم سب روغن زیتون کہاؤ
بدن میں اپنی یہہ روغن لگاؤ | کہ بالتحقیق ہی احوال ایسا | کہ یہہ روغن ہی برکت کے شجر کا
ہوئیں بیان دو حدیثیں روا رد | بلفظ و معنی و مضمون واحد | کلام مختصر میں نی اوٹہایا
روایات مکرر کو نہ لایا

ح ٧ عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الدباء فاتی بطعام او دعی لہ فجعلت اتتبعہ

انس اہل خبر کا پیشوا ہے | کہ خادم آپ کی درگاہ کا ہی | بیان کرتا ہی وہ یہہ آپ کی خو
کدو آتا تہا خوش حضرت نبی کو | ہوا تہا اتفاق کار ایسا | کہ کہانیکو وہاں لایا گیا تہا
دیا اونکی لئی کہانا منگایا | ہوا شک لفظ میں راوی کو پیدا | انس کی گفتگو سی ہی یہہ حال
کہ آیا تہا کدو بہی اوسکی شامل | ہوا تہا میں ہوا اون آمادہ کار | رکہوں تہا اوسکو انکی آگی ہر بار
کہ ہی معلوم مجکو یہہ حقیقت | کہ ہی انکی اس خورش سی اونکو الفت

ح ٨ عن جابر قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایت عندہ دباء یقطع فقلت ما ہذا قال نکثر بہ طعامنا قال ابو عیسی وجابر ہذا ہو جابر بن طارق ویقال ابن ابی طارق وہو رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نعرف لہ الا ہذا الحدیث الواحد

کہا جابر نے یہہ احوال ایسا　کہ میں نے در رسول اللہ آیا　جو ان پر انکی میں نے یہہ دیکہا

حضور پاک میں رکہا کدو تہا　کہ اوسکے آپ قاشیں کر رہے تہے　کہا میں نے جناب مصطفی سے

کہ یہہ کیا چیز ہے یوں آپ بولے　طعام اپنا بڑہاتی ہیں ہم اس سے　غرض یہہ ہے کہ فرمایا یہ جابر

کہ اس سے نانخورش ہوتا ہے وافر　روایت تو ہوئی اتمام یہانتک　ولیکن اسم جابر میں رہا شک

ابو عیسی بیان کرتا ہے ایسا　کہ یہہ جابر تو ہے طارق کا بیٹا　کسی نے ذکر ایسا ہی کیا ہے

اسی بن ابی طارق کہا ہے　بہر صورت یہہ جابر نام راوی　ہوا ثابت کہ ہے مرد صحابی

ولیکن ہے حقیقت اسطرح کی　حدیث اس سے یہی اک باب آئی

٩ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ

انس کہتا ہے تہا اک مرد درزی　ضیافت اوسنے کی حضرت نبی کی　پکایا اوسنے کہانا اونکی خاطر

ہوا میں آپکے ہمراہ حاضر　غرض حضرت ہوئے جب رونق افزا　طعام اسطرح کا تر و یابس آیا

کہ تہی نان جویں اور شوربا تہا　کدو و لحم خشک اوسمیں ملا تہا　یہہ دیکہی اوسگہڑی میں نے حقیقت

کہ ختم انبیا آثار رحمت　میان کاسہ دست پاک لا کے　کدو کی قاشیں سو ڈہونڈتی تہی

اوسیدن سے کدو ہے مجکو محبوب　ہمیشہ اسکو میں بہی کہتا ہوں خوب

١٠ ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

جناب عائشہ کرتی بیان ہے　بعادات نبی رطب اللسان ہیں　کہ تہا حضرت نبی کا حال ایسا

کہ رکہتی دوست تہی شہد و حلوا

١١ ح عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

جناب ام سلمہ کی روایت　ہوئی وارد بیان ایسی روایت　کہ اوسنے پہلوی بریان بز کو

کہا نزدیکی لا کر وہ پہلو سنو پہر بعد کا حال نمایان کیا کچہہ نوشجان وہ لحم بریان
اوٹھی پہر افتخار آفرینش گل زیب بہار آفرینش ہوی مصروف وہ سوی عبادت
لگی پڑہنی نماز اوسوقت حضرت نفرمایا وضو لیکن مکرر کیا تہا اکتفا اول وضو پر

۱۲ ح عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ

یہہ عبد اللہ ہی حارث کا بیٹا بیان کرتا ہی باطرز دل آرا کہ تہی اسطرح کی تقریب اوقات
کہ ہم کہاتی تہی کہانا آپکی سات رسول اللہ تہی مسجد مین بیٹہی وہان وہ لحم بریان کہارہی تہی

۱۳ ح عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَمَرَ
بِجَنْبٍ مَشْوِيٍّ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَالَهُ تَرِبَتْ
يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ قَدْ وَفٰى فَقَالَ لَهُ اُقُصُّهُ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ اَوْ قُصُّهُ عَلٰى سِوَاكٍ

مغیرہ ایک شب ہمراہ حضرت ہوا تہا داخل بزم ضیافت بیان کرتا ہی وہ اسطرح کا بیان
کہ وہان لایا گیا تہا لحم بریان جناب پاک پہر کارد اوٹہا کی لگی وہ گوشت کرنی ٹکڑی ٹکڑی
غرض میری لئی وہ لحم بریان جدا کارد سی کرتی آپ تہی ہان یہہ اتنی مین بلال آکر پکارا
اذان دینی لگا وہ آشکارا بڑا ہی بانگ آیا تہا وہ آزاد دلاتا تہا کہ وقت عشا یاد
وہین حضرت نی پہر کارد کو ڈالا لگی ارشاد کرنی شاہ والا کہی اوسکی لئی یعنی یہہ کیا بات
کہ خاک آلودہ اوسکی ہو جیو ہات یہان شارح نی کی تشریح و تفسیر کہ تہا یہہ آپکا مقصود تقریر
کہ تو نی دی اذان کیا جلد اگر مناسب تہا توقف کچہہ یہان پر نہایت وسعت تہا باقی عشا کا
بہت ہنگام تہا یا وقت اوسکا ابھی کہانی ہی کو ہم کہا رہی تہی خورش سی ہم نہین فارغ ہوی تہی
توقف تہا مناسب تجکو اتنا کہ کہا لیتی باطمینان کہانا پہر اسکی بعد کرتی ہم عبادت
باطمینان مستحکم عبادت کہی اوسی نی یہان یہہ اوربہی بات کہ کذری یہہ حقیقت تہی اوس وقت
کہ موہی لب موذن کی بہت تہی طوالت کر گئی تہی حد نہایت کہا یہہ آپ نی از رہ ادب
تراشون موہی لب بسبب آپ دیا مسواک پر رکہہ موہی لب کی بلال اب قطع کر دو [illegible]

یہان جو کلمہ تردید لایا ۔ ہوا تہا شک مکرر اوسی کو ید

١٤ ح عن ابی ہریرة قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا

حضور پاک کا یہہ ماجرا ہے ۔ کہ مروی بہ ابو ہریرہ سے ہوا ہے ۔ کہ کچہہ ایک لحم وہان لایا گیا تہا

غرض بہر نبی حاضر کیا تہا ۔ اوٹہا اوسمین سے لحم شانہ اوسدم ۔ کوئی لایا پیش فخر عالم

وہ یعنی جانتا تہا یہہ حقیقت ۔ کہ لحم شانہ سے رکہتے ہین رغبت ۔ غرض پہر آپ لحم شانہ لیکے

بدندان مبارک کاٹتے تہے ۔ پسند خاطر اقدس جو وہ تہا ۔ تو اسطرح وہ لحم شانہ کہایا

١٥ ح عن ابن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع قال وسم فی الذراع وکان یری ان الیہود سموہ

ہوا ثابت بقول ابن مسعود ۔ یہہ حال احمد ممدوح و محمود ۔ کہ تہا سردار عالم کا یہہ عالم

وہ ہوتے لحم سے شانہ کی خرم ۔ اونہین مرغوب تہا بکری کا شانہ ۔ خورش اوسکی پسند جاودانہ

ہوا تہا ایکدن اسطرح کا حال ۔ کہ تہے وہان جو یہود بد افعال ۔ اونہون نے زہر حضرت کو دیا تہا

جہودون نے فریب ایسا کیا تہا ۔ کہ شانہ ایکدن بکری کا لیکر ۔ ملایا زہر تہا اوسمین سراسر

کیا جب لحم زہر آلودہ حاضر ۔ ہوا اوسوقت یہہ اعجاز ظاہر ۔ کہ وہ کام و زبان بولا وہ شانہ

کیا اوسنے کلام دوستانہ ۔ کہ مجہمین کر گیا ہے سم سرایت ۔ نفرماوین تناول مجکو حضرت

وہین دست مبارک کو اوٹہایا ۔ رسول اللہ نے اوسکو نکہایا

١٦ ح عن ابی عبید قال طبخت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدرا وکان یعجبہ الذراع فناولتہ الذراع ثم قال ناولنی الذراع فناولتہ ثم قال ناولنی الذراع فقلت یا رسول اللہ وکم للشاة من ذراع فقال والذی نفسی بیدہ لو سکت لناولتنی الذراع ما دعوت

کلام بوعبید اسطرحکا ہی ۔ کہ یہہ بہی ایکدن کا ماجرا ہی ۔ کہ مینے واسطے حضرت نبی کے

نبی ہاشمی ابطحی کے ۔ میان دیگ لحم پکایا تہا ۔ ہوے سردار عالم رونق افزا

یہہ تہی حضرت کی خوبی جاودانہ ۔ پسند آتا اونہین بکری کا شانہ ۔ تو مینے ایک شانہ کو نکالا

رکہا لاکر حضور شاہ والا ۔ کیا جب نوش جان حضرت نبی نے ۔ تو پہر کرنے لگے ارشاد مجہسے

کہ لاؤ اور شانہ میرے خاطر | کیا اوسکو بھی لاکے میں نے حاضر | لیا بار سوم ارشاد جب کو

کہ شانہ اور بھی تردیک لاؤ | کیا انکار پھر میں نے یہہ اونسی | کہ شانے ہوتی ہیں بکری کی کتنی

عجائب یعنی یہہ تو ماجرا ہے | کہاں بکری میں شانے تہے اہی | قسم پہر آپ نے اسطرح کہائی

کہ ہی سوگند ذات کبریا کے | یہ قدرت ہے جسکا ہر جان ہے | اگر خاموش تو رہتا یہان پر

نکرتا تو اگر تکرار سے کے بات | تو کہلتی تجہکہ اسرار کی بات | نہ تو دیتی میں کچھہ تکرار لاتا

جہان تک مانگتا میں دیتا جاتا

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الذِّرَاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غِبًّا وَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهَا لِأَنَّهَا أَعْجَلُهَا نُضْجًا

سنو اب قول حضرت عائشہ کا | کہ ام المومنین کہتی ہیں ایسا | نہ تہا حضرت کو لحم شانہ محبوب

مگر یہہ بات تہی منظور و مطلوب | جو آتا تہا کبہی اونکو میسر | تو وہ اوس لحم کو رکہتی تہی جو شانہ

لبوں کی لحم شانہ جو کہ حضرت | کیا کرتی تناول اور سرعت | تو اوس جلدی کی تہی وجہ نمایاں

کہ وہ ہوتا بزودی پخت و بریاں

ح عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ

یہان راوی ہو جعفر کا بیٹا | کہ میں نے آپ سے ایسا سنا تہا | جناب سرور کونین نے بھی

بوصف لحم تہی ارشاد کی تہی | کہ ساری گوشتوں سے گوشت بہتر | یہہ لحم پشت ہی پاکیزہ خوشتر

ح عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعِنْدَكِ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِي مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدْمٍ فِيهِ خَلٌّ

بیان کرتی ہیں حضرت ام ہانی | کہ میں دختر ہوں حضرت کے چچا کی | کہ میرے یہاں رسول اللہ آئی

بعین مرحمت تشریف لائی | ہوا مجکو یہہ حکم اشرف الناس | کہ کچھہ کہانے کو بہی ہے کچھ تری پاس

کہا میں نے کہ ہوں اسوقت قاصر | نہیں کچھہ چیز میرے پاس حاضر | مگر ہے ایک نان خشک بیجا

بجای نانخورش ہے اور سرکا | کیا ارشاد حضرت نے کہ لاؤ | وہ روٹی اور سرکہ اسجگہ دو

مین محتاج وہ کہرنا نحو رستم کا　　کہ ہو دی حسن جگہ وجود سر کا

ح عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام

بی موسی ہوا راوی خبر کا　　حدیث ہادی جن و بشر کا　　کہ نسبت ہاتی تہی یون عالم کی سرور

یہ فضل عائشہ ہی عورتون پر　　کہ جیسی یہہ ثرید از روی نوفیت　　سبہی کہانون سی ہی فاضل بتحقیق

ح عن ابی ہریرۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ من ثور اقط ثم راہ اکل من کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ

بیان بوہریرہ سے ہے بتصدیق　　کہ اوسنی آپ کو دیکہا بتحقیق　　کہ کہا کر آپ نی ٹکڑا اقط کا

وضو ہی جد اوسکی پہر کیا تہا　　پہر اسکی بعد کہتا ہی وہ راوی　　کہ دیکہی ہی حقیقت مین یہہ بہی

کہ لحم شانۂ بکری کو کہا کر　　لگی پڑہنی نماز اوس وقت سرور　　تناول کرکی لیکن لحم بز کا

وضو ہرگز نہ حضرت نی کیا تہا　　بیان پر اہل تحقیق خبر نی　　لکہا ہی شارحان معتبر نی

وضو سی یہان مناسب یہہ سخن ہی　　مراد شستن دست و دہن ہے

ح عن انس بن مالک قال اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صفیۃ بتمر و سویق

انس کہتا ہی جب حضرت نبی کی　　صفیہ سی ہوئی رسم عروسی　　کیا تہا آپ نی ایسا ولیمہ

یہ تہا خرما و ستو کا ولیمہ　　ولیمہ اوسکو کہتی ہین عرب مین　　مقام مسکن و محبوب بتین

کہ جب شوہر دلہن کو بیاہ لاوی　　وہ اپنی گہر مین کچہہ کہانا پکاوی　　کہلاوی اپنی یار و اقربا کو

ولیمہ کی یہہ ہی تفسیر سن لو

ح عن سلمی ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر اتوها فقالوا لها اصنعی لنا طعاما مما کان یعجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحسن اکله فقالت یا بنی لا تشتهیه الیوم قال بلی اصنعیه لنا قال فقامت فاخذت شیئا من الشعیر فطحنته ثم جعلته فی قدر وصبت علیه شیئا من زیت ودقت الفلفل والتوابل فقربته الیهم فقالت هذا مما کان یعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویحسن اکله

سنو احوال سلمی کی زبان کا | کیا اظہار اوس عورت نے اسطرح کہ | یعنی وہ حسن فرزند حیدر
پسر عباس کا اور ابن جعفر | یہہ تینو نکلی باہم ساتہ اوسکی | جہان سلمی تہی وہان تشریف لائے
کہا اوس سی کہ کہانیکو پکا تو | ہماری واسطی اسطرح کا تو | کہ خوش آتا تہا جو حضرت نبی کو
سمجہہ لی تہی خورش کو اوسکی نیکو | کہا سلمی نی یون اونسی کہ بیٹا | نہ اویگا تمہین اب خوش وہ کہانا
اونہون نی پہر کہا اوس سی مگر آ | ہماری واسطی کچہ ہی تیار | کہا اوس نی وہ جو بی پہر اوٹہکر
کچہہ اک جو لیکی آئی آسیا پر | پہر اونکو پیس کر آرد بنا کی | رکہا وہ دیکچی کی بیچ لاکی
کچہہ اوسپر روغن زیتون ڈالا | ملائی اوسمین فلفل و زیرا | پہہ پہر کہنی لگی اونسی وہ بی بی
کہ اون چیزون سی ہی ترکیب اسکی | کہ جن سی آپ تہی خوشحال ہوتی | خورش کو اوسکی آپ جاہتی تہی

۲۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً فَقَالَ کَاَنَّهُمْ عَلِمُوْا اَنَّا

زبانِ جابر فرخندہ گفتار | ہوئی ہی اسحقیقت سی کہ | کہ حضرت سرور کونین آئے
ہماری گہر بہی تشریف لائے | کیا بس ایک بزکو ہمنی مذبوح | برای خاطر محمود و ممدوح
کیا ارشاد تب حضرت نی ایسا | کہ تہا معلوم ان لوگون کو گویا | کہ ہمکو ہی محبت لحم کی سات
ہوا اسذبح سی یعنی یہ اثبات | طوالت اس خبر مین بیشتر ہی | لکہا اوس نی اسیجا مختصر ہی

۲۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَی امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَاَکَلَ مِنْهَا وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُّطَبٍ فَاَکَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِّنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَکَلَ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ

ہوا منقول جابر کی زبان سے | کہ نکلی آپ تہی اپنی مکان سے | غرض مین بہی تو تہا ہمراہ خادم
کہ یہہ ظاہر ہوا احوال اوسدم | ہوئی داخل زن انصار کی یہان | جناب رہنمائی جن و انسان
زن انصار نی بکری کو لیکر | کیا بس ذبح از بہر پیمبر | جناب مخزن اخلاق نیکو
لگی کرنی تناول لحم بز کو | کیا پہر لاکی اوس عورت نی حاضر | چہوہارون کا طبق ایک ازپی خاطر
رسول اللہ نی خرمے کو کہایا | پہر اسکی بعد وقت ظہر آیا | وضو فرمایا حضرت مصطفی نی

نماز اوسدم پڑھی خیر الورانے فراغت اپنی جسوقت پائی حضور پاک مین وہ زن پہر آئی
بقیہ جو رہا تہا لحم بز کا اوسکا پیش حضرت لاکی رکہا تناول کرکی پہر اوس لحم کو بہی
نماز عصر حضرت نی ادا کے نفرمایا وضو لیکن مکرر کیا تہا اکتفا اول وضو پر

۳۶ ح عن ام المنذر قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل وعلی معه یاکل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مه یا علی فانک ناقه قالت فجلس علی والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل قالت فجعلت لهم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی من هذا فاصب فان هذا اوفق لک

ہوا ثابت بقول ام منذر کہ وہ یہہ ماجرا کرتی ہی ظاہر کہ میری یہان نبی تشریف لائی
علی مرتضی بہی ساتھ آئی ہماری یہان دوال نخل خرما کہ تہین اوسوقت موجود و مہیا
چہوہارے اونکی کہائی کچہہ نبی نے بہم اہی کہائی علی نے کیا ارشاد حضرت نی علی کو
کہ تم اب یا علی انکو نکہاؤ کہ یعنی ناتوان ہو تم نہایت تمہین تحقیق ہی لاحق نقاہت
علی نی بہی جو بیماری اوٹہائی تو حضرت نی یہہ بات اونکو سنائی کہا ہی ام منذر نی پہر ایسا
کہ یعنی مینی یہہ احوال دیکہا علی مرتضی بیٹھی ہوی تہے رسول اللہ خرمی کہا رہی تہے
پہر آگی نقل ہی منذر کی مان کا کہ اونکی واسطی مینی بنایا بنایا یعنی آش سلق وجو کو
تو حضرت نی کہا حیدر سی کہاؤ کہ اسکا حال تو اسطرح پر ہے کہ تمسی یہہ موافق سر بسر ہے
ہوا لفظ دوال اسمین جو تحریر تو اب اوس لفظ کی کرتا ہون تفسیر عرب مین ہی دوال اوسکا رکہا نام
کہ خوشہ شاخ خرما پر ہوا تمام بجامی جبس کہجوری ابہوہ پا دین اونہین ہمراہ خرما کاٹ لاوین
چہوہارونکی بہری شاخین سراسر وہ اپنی کہر مین لٹکاتی ہین لاکر تو وقتا وسکو اونکی کہر مین جب
تو پک کر اوسکا ہر خوشہ رطب ہو یہہ جسکا وصف شارح نی کیا ہے دوال اوسکی تئین کہنا بجا ہے

۳۷ ح عن عائشة ام المؤمنین قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتینی فیقول اعندک غداء فاقول لا قالت فیقول انی صائم قالت فاتانا یوما فقلت

یا رسول اللہ انہ اہدیت لنا ھدیۃ قال وما ھی قلت حیس قال اما انی اصبحت صائما قالت ثم اکل

جناب عائشہ فرخندہ افعال | بیان کرتی ہیں حضرت کا یہ احوال | کہ تھی جو آپ میرے یہاں گھر آتے

تو وہ اسطرح تھے ارشاد کرتے | کہ تیرے پاس ہے اس وقت کچھ جو | طعام روزہ میں کہتی کہ مفقود

یہ سنکر آپ فرماتے تھے ایسا | بتوں خاص اپنی صائم کا | کہ یعنی کہ تمہیں موجود کھانا

تو میں کرتا ہوں روزہ کا ارادا | کہا ہی عائشہ نے اور یہ بھی | کہ صورت اسطرح کی ایکدن تھی

کہ آئے میرے یہاں ختم رسل | تو کی معروض میں نے یہ حقیقت | کہ ہے ہدیہ ہمارے یہاں کچھ آیا

کیا ارشاد حضرت نے وہ ہے کیا | کہا میں نے کہ جسکا حیس ہے نام | وہ ہدیہ آگیا ہے اس ہنگام

کیا ارشاد تو ہو اس سے آگاہ | کہ میں نے صبح کی روزہ کی ہر | کیا تھا ارادہ صوم کا تھا

یہ ہنگام سحر میں جو اٹھاتا | بیان اب عائشہ کرتی ہیں ایسا | کہ حضرت نے پھر اوس کو کھایا

بیان کرتے ہیں اکثر اہل اخبار | کہ صوم نفل میں صائم ہے مختار | بس از نیت گر اوسکو دل آوے

یہ کیا تو کیا ہی بنا وہ کھا دے | کہا لیکن قضا اوسکی نہیں ہے | کہا بعضوں نے کچھ واجب نہیں ہے

۲۸ ح عن عبد اللہ بن سلام قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ کسرۃ من خبز الشعیر فوضع علیہا تمرۃ ثم قال ھذہ ادام ھذہ فاکل

بیان کرتا ہے عبد اللہ ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا | کہ ٹکڑا نان جو کا ایک لیکر

رکھا اس پر ایک خرما اوسکی اوپر | پھر اسکے بعد فرمایا ہویدا | کہ ہے یہ نانخورش یعنی اسکا

کیا پھر نوش جان فخر عرب نے | جناب مصطفی محبوب رب نے

۲۹ ح عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ الثفل قال عبد اللہ یعنی ما بقی من الطعام

بیان کرتا ہوں اب قول انس کو | کہ تھی ایسی رسول اللہ کے خو | کہ بچ رہتا تھا جو کھانے کا ثفل

جناب پاک ہوتی اوس سے خوشحال | غرض یہ ہے کہ جو بس ماندہ ریزہ | کہ رہ جاتا میان دیگ و کاسہ

خوش آتا تھا وہ ختم المرسلین کو | جناب رحمۃ للعالمین کو

باب ما جاء فی صفۃ وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح ١ عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من الخلاء فقرب اليه الطعام فقالوا الا ناتيك بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الى الصلوة

وضو ہی نام غسل خاص کا لیکن ہوا ثابت | کہیں یہہ ہاتھہ دہولی مین بہی استعمال پاتا ہی

خبر وارد یہہ عبد الله سی ہے | کیا یون اوسنی راہ گفتگو سے | کہ جسدم انبیا فارغ ہو کی
برآمد جو ہوی بیت خلا سے | حضور سرور سردار عالم | رکھا لوگون نی کہانا لا کی اوسدم
رکھا کہانا کیا معروض ایسا | کہ ہم لائی نہین پانی وضو کا | کیا تب آپ نی یہہ اونکو ارشاد
کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد | کہ جو حکم خدا میرے تئین ہے | تو وہ ہرگز سوا اسکے نہین ہے
کہ یعنی جب نماز اوٹہہ کر پڑہون مین | وضو اسکے لئی اوسدم کرون مین

ح ٢ عن سلمان انه قال قرأت فى التورية ان بركة الطعام الوضوء بعده فذكرت ذلك للنبى صلى الله عليه وآله وسلم واخبرته بما قرأت فى التورية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بركة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده

بیان اس بات کا سلمان نی کرتا | کہ یون مین نی پڑہا توریت مین تہا | کہ دہونا ہاتھہ کا کہانی کو کہا کر
ہی کہانی کی ہی برکت سراسر | غرض توریت کی کچہہ یہہ حقیقت | بیان کی مین نی جاکر پیش حضرت
خبر دی آپ کو اوس حبیب کی سات | پڑہی تہی مین نی جو توریت مین بات | کیا پس آپ نی ارشاد مجہکو
کہ اب اس باب کو بہی جان لی تو | کہ قبل و بعد خوردن ہاتھہ دہونا | یہی کہانی مین ہی برکت کا ہونا

باب ما جاء فى قول رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الطعام وبعد ما يفرغ منه

ح ١ عن ابى ايوب الانصارى قال كنا عند النبى صلى الله عليه وسلم يوما فقرب اليه طعام فلم ار طعاما كان اعظم بركة منه اول ما اكلنا ولا اقل بركة فى آخره قلنا يا رسول الله كيف هذا قال انا ذكرنا اسم الله تعالى حين اكلنا ثم قعد من اكل ولم يسم الله تعالى فاكل معه الشيطان

جناب سید کونین قبل و بعد کہانی کے | کیا کرتی تہی جو کچہہ ذکر اب لکہنی مین آتا ہے

ابی ایوب نی کی یہہ روایت کہ ہم تہی ایکدن نزدیک حضرت کہ پس اوسوقت وہاں کہانیکو آیا
کبھی نہ کہانا کہا میں نے ایسا کہ ہووی جو طعام اندر وہی برکت زیادہ اوس سی اول میں بغایت
غرض یہہ ہی کہ ہمنی وہ جو کہایا تو اوسمیں اسطرحکا وصف نہ ملا پہر اوس کہانی میں ہمنی آخر کار
عدیم البرکتی کی پائی آثار کہا تب آپسی ہمنی یہہ احوال کہ کچھ کیجئی بیان کیفیت حال
کہ یعنی اس خورش میں خیر و برکت ہوئی محسوس اول میں بکثرت پہر آخر ہو گئی وہ نیز معدوم
ہمیں اسکا نہیں احوال معلوم کہا حضرت نی ہاں یہہ ماجرا تہا کہ ہمنی لیا نام خدا تہا
لیا وقت خورش نام الٰہی اوسیکی واسطی سی خیر تہی پہر ایسا شخص اس کہانی پر آیا
کہ کہاتی وقت نام حق بہلایا تو بس شیطان نی کہایا ساتہ ہوئی زائل وہ برکت اوس تو سن لیجے

٢ عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم فنسي ان يذكر الله تعالى على طعامه فليقل بسم الله

حدیث عائشہ اسطرح آئی کہ فرماتی تہی محبوب الٰہی کہ جب تم میں سی کہاوی کوئی کہانا
اوسی چاہئے اور ایسا سہو پیدا وہ یعنی اندر و نسیان بہولی کہ ہنگام خورش نام خدا لی
غرض اوسکی تئیں لازم ہی یہہ بات فراموشی سی ہو فارغ جس اوقات کہی وہ یعنی کر کی غور آخر
کہ بسم اللہ اولہ و آخرہ

٣ عن عمر بن ابی سلمة انه دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده طعام
فقال ادن يا بني فسم الله تعالى وكل بيمينك وكل مما يليك

عمر ہی یہہ ابی سلمہ کا بیٹا بیان کرتا ہی وہ یہہ حال اپنا کہ آیا پاس حضرت مصطفی کے
طعام اوسدم کہاتہا اونکی آگے کہا از راہ شفقت یا بنی ہمارے پاس یعنی آ بیٹہے
تناول کر خدا کا نام لیکے بدست راست اپنی سامنی سے

٤ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من
طعامه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين

ہو ابی ابو سعید اسطرح گویا کہ یہہ دستور تہا حضرت نبی کا کہ جب پاتی تہی کہانی سی فراغت

تو یون حمد خدا کرتی تہی حضرت · کہ حمد بیحد اوس کو سزا ہی · کہ جسنی ہمکو کہانیکو دیا ہی
پلایا ہمکو پانی کی عوض سے · بنایا اوسنی ہمکو مسلمین سے

ح ۵ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَیْنَ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا

ہوا ہی بو اُمامہ سی یہہ منقول · کہ تہا یون آپ کا دستور معمول · کہ دسترخوان جب اوٹہتی حضرت
اوٹہایا جاتی تہا جیسدم برکت · تو فرماتی تہی حضرت اس دعا کو · تمامی حمد ہی ثابت خدا کو
بیان حمد اکثیرا طیبا کا · رسول اللہ کو ورد زبان تہا · کہ یعنی حمد وافر طیب و پاک
کہ ہووی خیر کی سی وہ شرفناک · نہ ہووہ حمد قابل چہوڑ دینیکے · نہ ہووی بی نیازی اوس سے
غرض ایسا وظیفہ آپکا تہا · بلفظ ربنا ختم و تمامہا

ح ۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الطَّعَامَ فِیْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَکَلَہٗ بِلُقْمَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمّٰی لَکَفَاکُمْ

جناب عایشہ کہتی ہین یہہ بات · کہ یعنی یون ہوہی اتفاقاً اوقات · کہ حضرت نبی کہانیکو کہاتی
کچہہ ایک اصحاب بہی ہمراہ اونکی · رسول اللہ کی وہ یار و احباب · جلیس بزم تہی او سدم چہہ اصحاب
کہ وہان ناگاہ اعرابی جو آیا · وہ کہانا اوسنی دو لقمونمین کہایا · کیا حضرت نی تب ارشاد ایسا
اگر یہہ شخص بسم اللہ کہتا · تو یہہ کہانا نہین کرتا کفایت · غرض تم سیر ہوتی حد عادت

ح ۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَةَ اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْہَا

ہوا مفہوم گفتار انس سے · کہ تہی حضرت نبی ارشاد کرتی · کہ اوس بندہ سی ہی اللہ راضی
کہ عادت جسکی ہو تحقیق ایسی · کہ ہووی ایک لقمہ سی فرحناک · دیا سیراب ہو پیکر وہی آب
کری حمد اوسکی اوپر شکر باری · رہی اوسکی زبان پر حمد جاری

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَدَحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ح عن ثابت قال اخرج الينا انس بن مالك قدح خشب غليظا مضببا بحديد فقال يا ثابت هذا قدح رسول الله صلى الله عليه وسلم

تقسیم کوثر و تسنیم کی کاسہ کی کیفیت | سنو ای تشنگان شوق کیا راوی سناہی

انس یار نبی کا یار ثابت
بیان کرتاہی یہہ کہ آثار ثابت
کہ وہ جو تہا انس مالک کا بیٹا
نکالا اوسنی کاسہ چوب کا تہا
پیالہ وہ دیکہایا ہمکو لاکر
ہوی آگاہ ہم اوس سی سراسر
کیا طیار اوسکو چوب سی تہا
سطبری تہی پیالہ مین ہویدا
شیری اوسپہ آہن کی لگی تہی
لگی تہی اوسپہ آہن کی شیریی
کہا پہر مجکو یا ثابت انس نی
مخاطب ہو کی فرمایا یہہ مجہی
کہ یعنی یہہ پیالہ جو دہرا ہے
یہہ کاسہ کاسہ خیر الوریٰ ہی

ح ۲ عن انس قال لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بهذا القدح الشراب كله الماء والنبيذ والعسل واللبن

انس کا اور یہہ قول سکر
بکام جان ہی گویا شیر و شکر
قسم کہا کی بیان کرتا تہا اپنا
کہ اس کاسہ مین ہی پلایا
رسول اللہ کو از قسم آبی
سبہی شہد و نبیذ و شیر صافی

باب ما جاء في صفة فاكهة رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہہ باب ہی بیان میوہ خوردنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور لعل

ح ۱ عن عبد الله بن جعفر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يأكل القثاء بالرطب

شرف کیونکر نہ اوس میوہ کو ہوا ثابت
لب لعل مبارک تک جسی مقسوم لاتا ہے
کہی فرزند ہی جعفر کی یہہ بات
وہ ہی موسوم عبد اللہ کی سات
بیان کرتا وہ راوی روایت
ہوی ہمکو یہہ اوسکی روایت
کہ حضرت سید کونین کہاتے
خیار تر کو با خرما ہی تر ہی

ح ۲ عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأكل البطيخ بالرطب

سناتی عائشہ ہی یہاں یہہ کور
کہ تہا حضرت نبی کا یہہ ہی دستور
کہ خربوزہ خوشبودار دونون ملا کر

جناب سرور عالم تھی کہا لی

۳ عن انس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين الخربز والرطب

انس ہی یہاں تشریح عبارت · بیان اسطرح کرتا ہی حقیقت
کہ مین نے سرور عالم کو دیکھا · بوقت خوردن بطیخ وخرما
کہ حضرت نوشجان کرتی تھی اسدم · چھوہاری اور خربوزی کو باہم

۴ عن ابی هريرة قال كان الناس اذا رأوا اول الثمر جاؤا به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا اخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لنا فى ثمارنا وبارك لنا فى مدينتنا وبارك لنا فى صاعنا وفى مدنا اللهم ان ابراهيم عبدك وخليلك ونبيك وانى عبدك ونبيك وانه دعاك لمكة وانى ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك به لمكة ومثله معه قال ثم يدعو اصغر وليد يراه فيعطيه ذلك الثمر

بیان ہی بوہریرہ کی زبان کا · ہوا ہی وہ مبین اس بیان کا
کہ تھی اشخاص جو اہل مدینہ · یہہ اون لوگون کا تھا اکثر قرینہ
کہ جب وہ دیکھتی اول ثمر کو · تو لاتی نوبر سیراب تر کو
بہ پیش نوبہار جنت · بطور ہدیہ بھر یمن و برکت
رسول اللہ جب وہ پہل و تھاتی · یہہ الفاظ دعا تھی لب پہ لاتی
کہ ای اللہ کر برکت ہویدا · ہماری واسطی میوہ مین پیدا
خدایا اور کر برکت عنایت · ہماری اس مدینہ مین نہایت
الٰہی اور کر برکت کو ظاہر · ہماری وزن صاع و مد مین حاضر
خداوندا وہ بندہ خاص تیرا · کہ ہی جسکا نام ابراہیم جسکا
اوسی تحقیق تجھسی دوستی ہی · وہ تیرا دوست پیغمبر نبی ہے
الٰہی مین بھی ہون بندہ تمہارا · نبی بھی ہون تمہارا آشکارا
خدایا تجھسی جو اوسنی دعا کی · برای مکہ تھی جو التجا کی
الٰہی مین بھی اب کرتا دعا ہون · مدینہ کی لئی وہ چاہتا ہون
کہ ابراہیم نے چاہا ہی جیسا · زبہر مکہ کی بی جو تمنا
وہی ہی آرزو میری خدایا · مدینہ کی لئی ہی وہ تمنا
دو چندان اوس سی بھی ہو مدینہ · دعا گو ہون پی شہر مدینہ
پھر اسکی بعد فرماتا ہی اوسی · کہ تھی عادت جناب مصطفیٰ کی
کہ آتا تھا نظر جو طفل اصغر · جناب مصطفیٰ اوسکو بلاکر

بتاکید تھی جسی اوس نی اوس پسر کو		غرض طفل صغیر نو پسر کو

۵ عن الربيع بنت معوذ بن عفراء قالت بعثني معاذ بقناع من رطب وعليه أجر من قثاء زغب وكان النبي صلى الله عليه وسلم يحب القثاء فأتيته به وعنده حلية قد قدمت عليه من البحرين فملأ يده منها فأعطانيه

کہا بنت معوذ نی یہہ احوال ۔ کہی اسطرح پہ کیفیت حال ۔ کہ تھا وہ جو معاذ ابن عفرا
طبق دیکہہ مجہی تہا اوسنی بہیجا ۔ رکہی خرما ہی تر تہی اوسکی اوپر ۔ چہنی تہین ککڑیان کچہہ اونکی اوپر
وہ ایسی آیان تہین تازہ و تر ۔ نمایان جنکی ریشی تہی سراسر ۔ غرض جو آپکی تہیری تہی عادت
کہ وہ ککڑی سی رکہتی تہی محبت ۔ تو بس مین اوس طبق کو آپکی ۔ جناب سرور عالم کی آگی
طبق لائی تو مینی وہان یہہ دیکہا ۔ کہ زیور پاس حضرت کی کہا تہا ۔ کہ اونکی واسطی تحفتہ آیا
وہ زیور جانب بحرین سی تہا ۔ رسول اللہ نی بہر ہاتہہ بہر کر ۔ عطا مجکو کیا اوسمین سی زیور

باب ما جاء في صفة شراب رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱ ح عن عائشة قالت كان أحب الشراب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الحلو البارد

بذکر وصف آب و طرز آشامیدن حضرت		مذاق جان کیا کیا لطف و کیفیت اوٹہاتا ہی

بوصف شربت ختم نبوت ۔ جناب عائشہ سی ہی روایت ۔ کہ تھا محبوب تر نزد شہ دین
خنک شربت نہایت سرد و شیرین

۲ ح عن ابن عباس قال دخلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا وخالد بن الوليد على ميمونة فجاءتنا بإناء من لبن فشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا على يمينه وخالد على شماله فقال لي الشربة لك فإن شئت آثرت بها خالدا فقلت ما كنت لأوثر على سؤرك أحدا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أطعمه الله طعاما فليقل اللهم بارك لنا فيه وأطعمنا

خیرا منه ومن سقاه الله لبنا فلیقل اللهم بارك لنا فیه وزدنا منه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس شیء یجزئ مکان الطعام والشراب غیر اللبن

ابن عباس کہتی تھی ایسا کہ مین حضرت نبی کی ساتھ آیا غرض مین کیا خالد کو بہی لائی
وہ میمونہ کی گھر مین جب لیکر آئی جناب زوجہ سردار عالم بطرف تیر آمین پیش او قدم
وہ میمونہ جو ام المومنین تہین ہماری واسطی وہ شیر لائین جناب سرور کون و مکان نی
کیا کچھ نوش جان وہ شیر لیکی بسمت راست مین تہا ہوا تہا اور بائین طرف خالد تہا بیٹہا
غرض پیکر جناب پاک نی شیر مخاطب ہو کی یون مجہسی تقریر کہ یعنی پیچکا اول مین اسکو
احق و مستحق اب بعد ہی تو ولیکن تو اگر چاہی خوشی سی تو پہلی شیر خالد کی تین دے
بیان کرتی ہین عبد اللہ اوس دم کہ مین یون دیا حضرت سی نی جواب کہ مجکو ہی بہلا کب یہہ گوارا
کہ جو شیر پس خوردہ تمہارا کرون مین دوسری پر اوسکو اختیار نہین منظور ہی یہہ بات زنہار
کیا پہر آپ نی ارشاد اوس دم کہ کہانا جسکو دیوی خلاق عالم تو اوسی لازم ہی یہہ ہی اس دعا کا
مناسب شکر ہی اپنی خدا کا کہ ای اللہ اس کہانی کی اندر ہماری واسطی برکت عطا کر
کہلا تو ہمکو کہانا اور ایسا کہ ہووی اس سی بہتر اور اچہا کیا یہہ اور بہی حضرت نی ارشاد
پلاوی شیر جسکو رب جواد غرض لازم ہی اوسکو شکر بارے زبان پر اوسکی ہو یہہ بات جاری
کہ اسمین کر عنایت رب عزت بہت کچھہ خیر و افزایش نہایت غرض وہ تو عطا اس طرح کی ہو
زیادہ اور افزون اس سی نہی ہو بیان کرتا ہی راوی آخرکار کیا یون آپنی ارشاد و اظہار
کہ کوئی شی نہین ایسی یہان پر کہ ہووی کہانی پینی کی برابر مگر یہہ شیر کو ہی بات حاصل
کہ ہی وہ کہانی پینی کی مقابل

باب ما جاء فی شرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وھو قائم

کہا ہی ابن عباس نی | کہ محبوب خدا حضرت نبی نی | پیا اسطرح آب چاہ زمزم
کہ تہی او سدم کہڑی سرار عالم

ح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشرب قائما وقاعدا

سنو اہی عمرو مخبر اس خبر سی | او سی اسنادہی اپنی پدر سی | پدر بہی عمر کا تا حد غایت
سی اپنی باپ سی کرتا روایت | یہہ جد فرمو لی ہین نی دیکہا | جناب سرورکونین کو تہا
کہ پانی نوش جان کرتی نبی تہا | | کہڑی ہو کر کبہی اور گاہ بیٹہی

۲ ح عن ابن عباس قال سقيت النبي صلى الله عليه وسلم من زمزم فشرب وهو قائم

بیان کرتی ہین عبد اللہ ایسا | کہ مین نی آپ کو پانی پلایا | پلایا یعنی آب چاہ زمزم
کیا بس نوش جان حضرت نی اوسدم | غرض یہہ ہی کہ وقت خوردن آب | کہڑی تہی حضرت محبوب وہاب

۳ ح عن النزال بن سبرة قال اتي على بكوز من ماء وهو في الرحبة فاخذ منه كفا فغسل يديه ومضمض واستنشق ومسح وجهه وذراعيه ورأسه ثم شرب منه وهو قائم ثم قال هذا وضوء من لم يحدث هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل

بیان ہی راوی اخبار نزال | عیان کرتا ہی یون کیفیت حال | کہ ازبہر علی شیر وہاب
کوئی لیکر کی آیا کوزہ آب | وہ اک حجرہ جو تہا مسجد کی اندر | اوسیکی درمیان بیٹہی تہی حیدر
کف والا مین اوس سی آب لیکی | علی نی اپنی دونو ہاتہہ دہوئی | دہن کو پہر کیا کلی سی سیراب
پہر اسکی بعد ڈالا ناک مین آب | کیا مسح بروی پاک واطہر | کیا پہر بجون یہہ بہی مسح سراسر
اوسی کوزہ سی پہر حضرت علی نی | پیا کچہہ آب اوس حق کی ولی نی | غرض یہہ پیا پانی جس ہنگام
کہڑی تہی حیدر نسر خندہ فرجام | کیا ارشاد اسکی بعد ایسا | کہ یعنی یہہ وضو ہی اس وش کا
بحال خویہ وضو جس شخص کا ہی | وضو ایسا وہ سی کرنا بجا ہی | رسول اللہ کو تہا مین نی دیکہا
او مونی نی بہی وضو ایسا کیا تہا

ح عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاناء ثلاثا اذا شرب ويقول هو امرأ واروى

انسنے یہان سنا کر اس بیان کو   کیا سیراب مشتاقون کی جان کو   کہ پانی نوش جان جب آپ کرتی
تو اوسکی درمیان دم تین بہرتے   بظرف آب وقت خوردن آب   وہ لیکن تین دم ہوتی تہی سیراب
کہا کرتی تہی حضرت اوس پیہ بات   کہ پینا آب کا اسطرح کی سات   گوارندہ غرض یہہ بیشتر ہی
طراوت دینی والا سیر ہی

ح ٥ عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا شرب تنفس مرتين

بذکر آب نوشی ابن عباس   بیان کرتی ہین حال اشرف الناس   کہ جب پانی کو پیتی شاہ ابرار
تو وہ پینی مین دم لیتی تہی دو بار

خ عن كبشة قالت دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فشرب من في قربة معلقة قائما فقمت الى فيها فقطعته

بیان کبشہ نی کی ہی یہہ حقیقت   کہ لائی میری یہان تشریف حضرت   مری گہر مشک پانی کی دہری تہی
کہ وہ لٹکی ہوئی پانی بہری تہی   غرض مشک معلق کی ہین سے   پیا حضرت نی پانی منہہ لگا کے
کیا تہا نوشجان وہ اب جس دم   کہڑی تہی اوسگہڑی سردار عالم   بیان کرتی ہین کبشہ یہہ احوال
اوٹہی مین مشک کی جانب کو اونکی   دہن اوسکا کیا مین نے بریدہ   کہ تا ہووی نہ وہ دندان رسیدہ
لگو ئی اور اوسکو منہہ مین لاوے   کس و ناکس کے وہ منہہ مین آوے   حقیقت یہہ بہی شارح نے لکہی ہی
یہان یہہ دوسری تقریر کی ہے   کہ اوسنے جو دہان مشک کاٹا   تو اوسکی کاٹنی کا یہہ سبب تہا
کہ اوس عورت نے بہر یمن حضرت   دہان مشک کو کاٹا بعزت   کسیکو وہ اگر بیمار پاتی
تو اوسمین بہرکی وہ پانی پلاتی   غرض پانی وہ جسکی لب تک آتا   شفا فی الحال وہ بیمار پاتا

خ عن انس كان انس بن مالك يتنفس في الاناء ثلثا وزعم انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاناء ثلثا

انس کا فعل یون مروی ہوا ہی   کہ پانی اسطرح اوسنی پیا ہی   وہ حضرت مصطفی کا یار اکثر
پیا کرتا تہا پانی تین دم کر   کہا کرتا تہا یہہ بہی وہ صحابی   کہ یہہ تعلیم ہی حضرت سی سیکہی

٨ عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل علينا وقربة معلقة فشرب من فم القربة وهو قائم فقامت ام سليم الى رأس القربة فقطعتها

ہوئی داخل جناب شان رحمت — انس کی گھر مین ازراہ عنایت — وہان اک مشک پانی کی بھری تھی
معلق اور آویزان دھری تھی — رسول اللہ کی جی مین جو آیا — وہان مشک سے منہ کو لگایا
کھڑی ہی تھی رہی اوسمین سے پانی — ززوی لطف وزراہ مہربانی — انس کی مان نے جو یہ حال دیکھا
وہین اوٹھ کر دہان مشک کا کاٹا — تبرک جان کرا وسکو رکھا ہان — باآداب جہان اشرف الناس

باب ما جاء في تعطر رسول الله صلى الله عليه وسلم

١ عن انس بن مالك قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم سكة يتطيب منها

صبا کسکی تعطر کی خبر لائی کہ گلشن میں | گلاب و کیوڑا اب آب خجالت مین نہاتا ہے

ملا ہی عطر کس گل کی بدن مین — کہ چرچا آج ہی جسکا چمن مین — معطر جس نی کسنی کیا ہی
گل فردوس کو شرما دیا ہے — صبا نی کسکی بو ہی پائی آج — دماغ گلستان کو ہے معراج
کرین کیا وصف اوس پاکیزہ تن کا — کہ جان عطر ہی جسکا پسینا — معطر جسکی بو سی ہی گل ہو
بھلا محتاج وہ کیا ہو ہی گل کا — مگر عاجز نوازی کی یہی ہی بات — کہ تہا خوشبو سی ادنکو ربط
انس راوی کا یہ مذکور سنکر — دماغ جان ہوا اپنا معطر — بیان کرتا ہی حال مصطفی کو
کہ اونکی پاس تہی ازقسم خوشبو — مرکب چیز تہی جو بو ہی خوش سے — وہ تہی اوس سے ہی خوش بو ہی

٢ عن ثمامة بن عبد الله قال كان انس بن مالك لا يرد الطيب وقال انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب

انس کی پاس جو لاتا تہا خوشبو — نہ کرتا رد انس زنہار اوسکو — رسول اللہ کا وہ خادم خاص
بیان کرتا تہا یون از رہ اخلاص — کہ ہی احوال یہی خوش کا ایسا — حضور پاک مین جو لی کی آتا
نہ تہا یہ حضرت سیدار و انوار — نہ کرتے رد اوسی زنہار زنہار

٣ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدهن

بیان ہی گرچہ یہہ ابن عمر کا | مگر دیتا ہی حضرت کا حوالا | کہ ہی یہہ سرور عالم کا ارشاد
مجھو اسکو مت یہہ لو رکھو یاد | کہ تکیہ اور روغن بوی خوش کا | کوئی دیوی تو رد کیجیو اصلا
سوا اسکی اگر دیوی کوئی شیر | تو لینی مین نکیجو اوسکی تقصیر | غرض یہہ تین چیزین جو کوئی دیوے
تو لینی مین نہ کیجیہ انکار کچھ

٤ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ

ہوا اوس شخص سی مروی یہہ اخبار | کہ جسنی بوہریرہ سی سنا حال | کہ ہی ارشاد یہہ خیر الوریٰ کا
کہ مردون کو وہ بوی خوش ہی زیبا | کہ جسکا رنگ ہو پنہان نہایت | مہکتی ہو مگر خوشبو نہایت
ولیکن عورتون کی واسطی تو | مخالف حکم ہی مردونسی اون تو | کہ وہ اسطرح کی خوشبو لگاوینا
کہ جسکا رنگ غالب بو سی پاوینا

٥ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

ابی عثمان نی ایسا کہا ہے | کہ یہہ قول جناب مصطفیٰ ہے | کہ دیوین گر کسی ریحان تمکو
کسی شی سے نہ انکار کیجو | کہ یہہ ریحان ہی جنت سی آیا | نہیں انکار کرنا اس سی اچھا
یہان جو شارح قول نبی ہے | تو اوسنی اسطرح تشریح کی ہے | کہ وارد جو ہوا ہی لفظ ریحان
درخت ناز بو مقصود ہی یہان | کہا ہی وہ شیرنی شارح نی ایسا | کہ ریحان نام ہی ہر بوی خوش کا

٦ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عُرِضْتُ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَلْقَى جَرِيْرٌ رِدَاءَهُ وَمَشَى فِيْ اِزَارٍ فَقَالَ لَهُ خُذْ رِدَاءَكَ وَقَالَ عُمَرُ لِلْقَوْمِ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ مِنْ صُوْرَةِ جَرِيْرٍ اِلَّا مَا بَلَغَنَا مِنْ صُوْرَةِ يُوْسُفَ

جریر خوردی با سیما | بیان کرتا ہی یہہ احوال اپنا | کہ آگی آپکی حضرت عمر کی
ردا میں اوٹھائی دوش سی | فقط لنگی ہی بہی ہانسی نکلا | کہا حضرت عمر نی مجہہ سی ایسا

جو بزنبی نزد اکو تو او تہا لے بدن اپنی کو اب یعنی پہرپا لے کہا پہر قوم سے جضرت عمر نے
تو بی احسن کہا میں نبی ہیں یہ جسن باصفا وہی کدو رت جو اسطرح کی کہتا ہی صورت
کہ جیسی شکل یوسف ابن یعقوب سنی ہی جنکی دلکش او رمرغوب

باب مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ كَسَرْدِكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ

کلام سرور عالم کا یہہ فیض نمایاں ہے کہ جہل و کفر کے مردونکو وہ ابتک جلاتا ہے

جناب عائشہ کرتی ہیں اظہار کہ ایسی تو نہ تہی حضرت کی گفتار کہ جیسی تمھ یہ باتیں جلد و پیہم
کیا کرتی ہو لوگو بیش یا کم مگر ایسا کلام مصطفیٰ تہا کہ ایک ایک حرف آپس سے جدا تہا
جناب پاک محبوب سبحانی بیان کرتی تہی باطرز صفائی کہ اونکی پاس جو ہوتا تہا بیٹہا
کلام پاک فوراً یاد کرتا

ح (۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ

دکہاتا ہی انس اب صورت حال کہ گفتار نبی کا تہا یہہ احوال کہ اک اک بات کو از روی تفہیم
کیا کرتی سہ بارہ آپ تقریر کہ تا اوس رحمت عالم کی باتیں بخوبی اور آسانی سمجہہ لیں

خ (۳) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا فَقُلْتُ صِفْ لِي مَنْطِقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِاسْمِ اللّٰهِ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَصْلٌ لَا فُضُولَ وَلَا تَقْصِيرَ لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِينِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ وَلَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تَعَدَّى الْحَقَّ

لم يقم لغضبه شيء حتى ينتصر له لا يغضب لنفسه ولا ينتصر لها إذا أشار أشار بكفه كلها وإذا تعجب قلبها وإذا تحدث اتصل بها وضرب براحته اليمنى بطن إبهامه اليسرى وإذا غضب أعرض وأشاح وإذا فرح غض طرفه جل ضحكه التبسم

حسن فرزند حیدر کی روایت — ہوئی اس طرح یہہ مروی روایت — کہ ہند ابن ابی ہالہ سی پوچھا
حسن ابن علی نی حال اسکا — کہ تہا کیسا کلام پاک واطہر — جناب سرور عالم بیان کر
کہ تو وصاف ہی حال سنے کا — جناب مستطاب احمدی کا — کہا اوسنی یہہ سبط شاہ دین
وہ رہتی اندن اندوہگین تہے — سدا رہتی تہی وہ اندوہ کی سات — نہایت فکر مین کٹتی تہی اوقات
نہ تہی راحت جناب مصطفا کو — شفیع عاصیان خیر الورا کو — بہت خاموش رہتی تہی آپ دن رات
وہ بی حاجت کبہی کہتی نہ تہی بات — بہ ہنگام سخن اللہ کا نام — لیا کرتی باغاز و بانجام
کلام مختصر وہ آپ کا تہا — کہ مضمون و معانی سی بہرا تہا — سخن تہا آپکا از بسکہ فاصل
کہ کرتا تہا تمیز حق و باطل — باندازہ مناسب تہی وہ گفتار — کمی بیشی سی تہا کب ہان وکار
جفا عادت نہ تہی خیر البشر کی — نہ لوگون پہ حقارت سی نظر کی — اگر ملتی اونہین تہوڑی سی بہی نعمت
تو اوسکو جانتی باشان عظمت — مذمت وہ نہین کرتی تہی اصلا — کسی کہانیکی کو ہوتا نہ اچہا
اگرچہ وہ مذمت بہی نکرتی — مگر تعریف بہی اوسکی نکرتی — اونہین غصہ مین لاتی تہی دنیا
نہ کار دنیوی غصہ مین لاتا — ولیکن امر دین و کار رب مین — رسول اللہ آتی تہی غضب مین
جو امر دین مین ہوتا فرق پیدا — تو وہان تاب تحمل تہی نہ اصلا — یہان تک آپ ہوتی تہی غضبناک
کہ ہوتی منتقم بی خوف و بیباک — پر اپنی واسطی از روی رحمت — کسی پہ خشمگین ہوتی نہ حضرت
نہ بدلہ بہی کسی سی آپ لیتی — نہ اپنی واسطہ وہ رنج دیتی — سنو یہہ اور بہی دستور حضرت
کسی جانب اگر کرتی اشارت — کف دست مبارک سی اشارا — کیا کرتی تہی حضرت بہر ایما
اگر ہوتی تعجب کی کوئی بات — اولٹتی تہی ہتیلی کو اوس اوقات — بہنگام سخن دستور یہہ تہا
ملاتی تہی کف دست مصطفا — ہتیلی ہاتہہ سیدہی کی اوٹہا کر — وہ بائین ہاتہہ کی جانب کی لاکر

کف نیں سی باطن دست چپ کے ۔ سرانگشت سبابہ کو رکھتی تھے ۔ مقرر ہی عرب مین یعنی یہہ بات
کہ ماین بات کہتی بات پر بات ۔ سو یہہ بھی عادت خیر البشر تھے ۔ غرض وقت سخن اسپر نظر تھے
علیہ المثل تھی یہہ آپکی خو ۔ اگر لاتا کوئی غصہ مین اونکو ۔ تو وہ از روی فضل و عین الطاف
گذرتی جرم سی اوسکی ہین چھاف ۔ نہ کلفت اوسسے کچھ خاطر مین لاتے ۔ سراسر لطف ہی سی پیش آتے
اگر ہوتا خوشی کا اونپہ عالم ۔ تو کرتی بند چشم پاک اوسدم ۔ بہنگام سرور و وقت فرحت
رسول اللہ کی تھی یہہ عادت ۔ لب لعل قسیم حوض کوثر ۔ تبسم مین رہا کرتی تہی اکثر
لب خندان کا تہا اونکی یہہ عالم ۔ تبسم ہی بہری رہتی تہی پیہم ۔ بشکل رشتۂ الماس وہ دندان شفاف
ہنسی کی وقت ہوتی تہی عیان صاف

بَابُ مَاجَاءَ فِی ضِحْکِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(١) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ فِی سَاقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمُوشَۃٌ وَکَانَ لَا یَضْحَکُ اِلَّا تَبَسُّمًا فَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْہِ قُلْتُ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ

لب خندان کا اوس گل کی یہہ اعجاز تبسم تھے ۔ اگرچہ کنج قفس مین ہم اسیرون کو ہنساتا ہے

صبا لائی لب جان بخش کی بو ۔ دیا مژدہ فسردہ خاطروں کو ۔ تبسم کا یہہ کسکی ذکر آیا
ہمارا غنچۂ خاطر کہلا یا ۔ اگرچہ بادل ناشاد ہین ہم ۔ اسیر پنجۂ صیاد ہین ہم
مگر سنکر کسیکا مسکرانا ۔ خوشی کا یاد آتا ہی زمانا ۔ اب ایسی کیفیت حاصل ہی ہمکو
لبون پر ہی ہنسی آنکھون مین آنسو ۔ ہنساتا ہی کسیکا مسکرانا ۔ رولاتا ہی فراق روی زیبا
بس اب ہی کافی آگی حکایت ۔ کہ ہی اب عزم اظہار روایت ۔ کہا جابر نے یہ ہی بیان پاک والا
عجب ہی تہی عجب باریک و زیبا ۔ کرون تعریف کیا اونکی ہنسی کی ۔ ہنسی اس طرح کی وہ آپکی تھے
لب خندان انہین تہا عین ترحم ۔ تبسم تھا تبسم تھا تبسم ۔ نظر پڑتی جو کی چشم نبی پر
لگی کی سرمہ گون وہ چشم اطہر ۔ سیہ چشمی مگر بی سرمہ وہان تہے ۔ وہ مژگان سیہ آرام جان تہے

۲ ح عن عبد اللہ بن الحارث بن جزءٍ قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ عبد اللہ ہی حارث کا بیٹا وہ کہتا ہی کوئی مینی نہ دیکھا تبسم مین زیادہ شاہ دین سے
جناب رحمۃ للعالمین سے

۳ ح عن ابی ذرٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم اول رجلٍ یدخل الجنۃ وآخر
رجلٍ یخرج من النار یؤتی بالرجل یوم القیامۃ فیقال اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ
ویخبأ عنہ کبارہا فیقال لہ عملت یوم کذا کذا وکذا وہو مقر لا ینکر وہو مشفق
من کبارہا فیقال اعطوہ مکان کل سیئۃٍ عملہا حسنۃ فیقول ان لی ذنوبا ما
اراہا ہہنا قال ابو ذرٍ فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ

ابوذر کا کلام معتبر ہے کہ وہ ہمصحبت خیر البشر ہے کہا اوسنی کہ فرمایا نبی نی
جناب واقف سر خفی نے کہ مین اوس شخص کو پہچانتا ہون بہ تحقیق و تعرف جانتا ہون
کہ اول ہوگا وہ جنت مین داخل ہو یعنی یہہ اوسکو فضل حاصل اوسی بھی جانتا ہون مین مقرر
کہ دوزخ سی نکلیگا وہ آخر سنو ہی ایک کا اسطرح احوال کہ لاوینگے اوسی محشر مین فی الحال
فرشتون کو یہہ ہوگا حکم صادر کہ تم اسکی گناہان صغائر تمامی سامنے لاکر کہا تو
مگر جرم کبیرہ کو چھپاؤ وہین جانیگا اوس مجرم سی پوچھا بتا تو نی کیا تھا ایسا ایسا
فلانی روز یہہ تو نی خطا کے فلانی وقت یعنی یہہ جفا کے غرض اقرار وہ سب کا کریگا
کبیرون سی مگر ڈرتا رہی گا کہ ہون ظاہر اگر وہ جرم پنہان تو میرا حال ہو کیسا پریشان
غرض اوسکی لئی یزدان رحمن کریگا عین رحمت سی یہہ فرمان کہ اس مجرم نی جو ظاہر بدی کے
بدل دو ہر بدی سی ایک نیکی لکھی کا پھر تو وہ مجرم گنہگار جو دیکھی کا عیان رحمت کی آثار
کہ میری اور بھی ہین جرم پنہان نہین مین دیکھتا اونکا اثر یہان غرض اوسکی یہہ ہوگی اس سخن سے
کہ اونکو بھی خدا نیکی سی بدلے ابوذر نی کہا جس وقت حضرت ہویدا کر چکی یہہ بیان حقیقت
تو مینی خندہ زن حضرت کو دیکھا ہنسی اتنا کہ دندان ہو گئی وا ہنسی کی وقت با نور

ہوئی ظاہر وہ دندان مصفا

عن جرير بن عبد الله قال ما حجبني رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ اسلمت ولا رآني الا ضحك

جریر ابن عبد اللہ نے بیان — حقیقت کو کیا اپنی نمایان — کہ میں جس دن سے اسلام لایا
رسول اللہ کی خدمت میں آیا — نکرتی تھی کبھی وہ مجھسے پردا — حجاب و قید سے تھا میں مبرا
سوا اسکی مجھے جب دیکھتے تھے — تو حضرت دیکھتے ہی مجکو ہنستے

عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعرف آخر اهل النار خروجا رجل يخرج منها زحفا فيقال له انطلق فادخل الجنة قال فيذهب ليدخل الجنة فيجد الناس قد اخذوا المنازل فيرجع فيقول يا رب قد اخذ الناس المنازل فيقال له اتذكر الزمان الذي كنت فيه فيقول نعم فيقال له تمن فيتمنى فيقال له فان لك الذي تمنيت وعشرة اضعاف الدنيا قال فيقول اتسخر بي وانت الملك قال فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه

بقول صادق فرزند مسعود — روایت یون ہوئی مذکور و مشہود — کہا اوس خادم خیر الورا نے
کہ فرمایا جناب مصطفا نے — کہ میں پہچانتا ہون اوس بشر کو — مقیم دوزخ و نار و شرر کو
کہ آخر سب سے وہ بندہ خدا کا — چھٹیگا آتش دوزخ سے ایسا — کہ ضعف و ناتوانی کے سبب سے
وہ یون نکلیگا اوس جائے غضب سے — کہ ہوویگا سرینون پر گھسٹتا — چلیگا بسکہ دشواری سے رستا
ملیگا اوسکو یون حکم الٰہی — کہ تو اب جلد ہو جنت کو راہی — کھڑا ہوویگا وہ جنت مین اگر
وہان لوگونکو دیکھیگا نظر بھر — کہ وہ اپنی مکانون مین مکین ہین — مکانات جنان خالی نہین ہین
پھرے گا وہ دیکھکر ایوان جنت — پھر آویگا بسوی رب عزت — کہیگا آگے وہ اے رب باری
بھری جنت مین ہے خلقت تمہاری — کوئی خالی نہین ہے قصر و ایوان — بجا ہے جو دہر ایک انسان وہان
خداوند جہان اوس سے کہیگا — تجھے کچھ یاد بھی ہے وہ زمانا — کہ جسکی درمیان اوسوقت تھا تو
ہوا یعنی یہان ہی بہ جدا تو — کہیگا وہ کہ اے غفار سبحان — مجھے تو وہ زمانہ یاد ہی ہان

پھر اوسکی واسطی یہہ حکم ہوگا | کہ تو اظہار کر اپنی تمنا | کریگا اپنی وہ حاجت کو اظہار
تو اوس سے یون کہیگا رب غفار | کہ دل جو ہی تیری دلکی تمنا | زیادہ دس گنا کی مثل دنیا
غرض سنکر یہہ ارشاد عنایت | کہیگا وہ غریق بحر حیرت | کہ مجھسی اب ہنسی کرتی ہو کیا تم
کہ دیتی ہو جہان سی دس گنا تم | غرض تم بادشاہ لامکان ہو | خداوند زمین و آسمان ہو
بھلا مجھہ بندہ محتاج کی سات | ہنسی کے آپ فرماتی ہین یہہ بات | کہا راوی نے دو عالم کی سرور
یہان تک کر لاسی جب بیان | تو مین نے آپ کو تحقیق دیکھا | ہنسی یہان تک کہ دندان ہو گئی وا

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلٰثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي

علی ابن ربیعہ متقی ہی | علی مرتضی کا تابعی ہی | کیا اوسنی بیان ہی حال ایسا
کہ مین حضرت علی کی پاس آیا | غرض اوسوقت یہان حیدر کی خاطر | سواریکی لئی مرکب تہا حاضر
رکاب زین مرکب مین رکہا پا | تو مین نے یہہ علی کا حال دیکہا | لیا نام خدا اول اونہون نے
کیا آگاہ سب لوگونکو اس سے | پڑہا الحمد کو بعد کے سات | گئی وہ پشت پر اوسکی جبکہ قامت
پہر اسکی بعد سبحان الذی کو | لگی پڑہنی وہ با آواز نیکو | یہہ آیت پڑہ چکی جسوقت سارے
پڑہا الحمد کو پہر تین بارے | سہ نوبت پہر کہا اللہ اکبر | لگی پڑہنی پہر استغفار حیدر
ہنسی پہر بعد اسکی شاہ مردان | ہوی دندان لب خندہ نمایان | کیا یہہ عرض مین نے بو الحسن سے
کہ ہنسی کس واسطی اب آپ ہنستی | کہا حضرت علی نی مجھسی یہہ | کہ مین نے سرور عالم کو دیکہا
کہ مین جسطرح ہنگام سواری | بجا لایا یہہ حمد و شکر باری | اسی صورت چڑہی مرکب پہ جسدم

تو یہہ سب پڑہ کی سر و ار دو عالم | لگی ہنسنی بعنوان دلارا | تو مینی سرور عالم سی پوچہا

کہ آئی کیون ہنسی اسوقت تمکو | ہمین بہی اس ہنسی کی کچہہ خبر دو | کہا بس آپنی ارشاد و سلم

کہ رب جزو کل خلاق عالم | بہین مرحمت ہوتا ہی خوشنود | کہ جسدم کوئی عبد بی بہبود

نیاز و عجز سی کرتا ہی گفتار | کہ مجکو بخش دی ای رب غفار | خداوند جہان یہہ جانتا ہی

کہ اس بندہ کو میرا آسرا ہی | کوئی میری سوا اسکی خطا کو | نہ بخشی گا نہ بخشی کا سہو

غرض ہو جبکہ راضی رب عزت | ہنسا وہی کیون نہ مجکو عین فرحت

ح عن سعد قال لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ضحك يوم الخندق حتى بدت نواجذه قال قلت كيف كان قال كان رجل معه ترس وكان سعد راميا وكان يقول كذا وكذا بالترس يغطي جبهته فنزع له سعد بسهم فلما رفع راسه رماه فلم يخطئ هذه منه يعني جبهته وانقلب وشال برجله فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه قلت من اي شيء ضحك قال من فعله بالرجل

یہان راوی سعد باسعادت | بیان کرتا ہی یہہ حال و حقیقت | کہ روز جنگ خندق سرور دین

ہوئی خندان بعنوان خوش آئین | رسول اللہ کی اسوقت دندان | ہوئی شفاف موتی سی نمایان

کہا میں سعد سی عامر نی ای باپ | ہوئی کیون خندہ زن اسطرح آپ | کہا اونسنی کہ بیٹہا تہا یہہ احوال

کہ آیا ایک کافر لیکی وہان ڈہال | سر اپنا ڈہال سی کافر چہپا کر | رہا بکتا بری باتین ستمگر

ادہر مین خادم خیر الوری تہا | کہ میرا تیر لگتا بی خطا تہا | اوٹہایا اونسنی جسدم فرق ناپاک

تو مینی تیر مارا اسطرح تاک | کہ بس آ لگا ماتہی کی اوپر | گرا مردود فورا کہا کی چکر

قدم جاو شہہ کیا اوس نی چہپا کا | ستر مردود کافر کا ہوا وا | ہنسی اوسدم رسول اللہ ابسا

کہ آئی تہی نظر دندان والا | دو بارا سعد سی عامر نی پوچہا | کہ کیا باعث تہا حضرت کی ہنسی کا

کہا اونسنی کہ تیر سعد کہا کر | گرا وہ مرد جب چکر مین آکر | یہہ فعل سعد کیا اونکو تہا بہایا

کہ جس سی آپکو اتنا ہنسایا

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِزَاحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح ۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ يَعْنِي يُمَازِحُهُ

مزاح وطیب مین جو آپ فرماتی تہی یار و نسی | ہنساتی تہی او نہین ہکو غم حرمان و لا تاہی

عجائب بات ہی یہہ دل لگی کی | کہ حضرت نی کہی یار و نسی ہنسی کی | و لیکن وہ مزاح و طیب کی سات
فضولی کی نفرماتی کبہی بات | انس کہتا ہی حضرت مصطفی نی | کہا مجکو کہ اہی دو کان والے
ابو عیسی نی یہان تشریح کی ہے | کہ یہہ حضرت کا انداز ہنسی ہے

ح ۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُولَ لِاَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ

انس کہتا ہی یہہ خلق نبی تہا | کہ رکہی تہی بہت وہ ہم سی خلطا | باخلاق حسن تہی آپ موصوف
بعنوان مزاح وطیب مصروف | عجب کچہہ سرور عالم کا تہا حال | کہ تہا ہر طرح سی ایثار افضال
مرا تہا ایک بہائی جہہ سی چہوٹا | کہ طائر ایک اوس بچی نی پالا | نغیر اوسکو تو کہتی ہین تازی
وہ بچہ اوس سی تہا مشغول بازی | غرض جب مرگیا وہ طائر اوسکا | تو وہ بچہ ہوا غمگین بہت سا
رسول اللّٰہ نی اوسوقت ایسا | ز راہ طیب اوس بچی سی پوچہا | نغیر اہی بو عمیر اب مرگیا کیا
وہ طائر سات تیری کر کیا کیا

ح ۳ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّي لَا اَقُولُ اِلَّا حَقًّا

بیان بو ہریرہ ہی ہویدا | کہ تہا اصحاب نی حضرت سی پوچہا | کہ تم بہی یا رسول اللّٰہ ہمسی
مزاح طیب کرتی ہو کرم سی | کہا حضرت نی یہہ خوبی ہمین ہے | مزاح طیب مین بہی راستی ہی
اگر کہتا ہون کچہہ طیب کی بات | ہوا کرتی ہی وہ تحقیق کی سات

ح ۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوقُ

انس کہتا ہی ایسا ماجرا تہا | کہ حضرت سی کسی نی تہا یہہ چاہا | کہ مجکو کچہہ عنایت ہو سواری

کہی تا میری تن کے یار دار سے | کیا ارشاد اوس سائل نے ایسا | تجھی مین دونکا بچہ اونٹنی کا
چڑھا دونگا تجھی بچے کے اوپر | کہا اوسنی چڑھونگا آہ کیونکر | کہا پھر آپ نی اوس سے ہویدا

کہ ہر اشتر ہی بچہ اونٹنی کا

ح عن انس بن مالك ان رجلا من اهل البادية كان اسمه زاهر وكان يهدي الى
النبي صلى الله عليه وسلم هدية من البادية فيجهزه النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج
فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان زاهرا باديتنا ونحن حاضروه وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يحبه وكان رجلا دميما فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يوما وهو يبيع متاعه فاحتضنه من خلفه ولا يبصره
فقال من هذا ارسلني فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل لا يالو ما الصق ظهره بصدر النبي صلى الله عليه وسلم
حين عرفه فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يشتري العبد فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا والله تجدني كاسدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكن عند الله لست بكاسد او قال انت عند الله غال

انس کے قول سی ہوتا ہی معلوم | کہ زاہر نام تھا اک شخص موسوم | وہ تھا اک بادیہ کا رہنی والا
محب سید کونین کا تھا | بہت ہدیہ و تحفہ ساتھ لیکر | حضور پاک مین آتا تھا اکثر
جو ہوتی چیز صحرائی عرب سے | وہ لاتا سامنی فخر عرب کے | یہان کی بھی جناب فخر عالم
روانہ اوسکو کرتی شاد و خرم | وہ جب صحرا کی رخصت مانگتا تھا | اوسی اسباب دیتی تھی بہت سا
رسول اللہ کا تھا قول ظاہر | ہمارا بادیہ ٹھہرا ہی زاہر | کہ جو صحرا مین ہوتا ہی نمودار
ہمارے واسطے لاتا ہی ہر بار | ہم اوسکی واسطے ٹھہری ہین شہر | کہ ہووی چیز جو اچھی یہان کی
تو اوسکی واسطے موجود کردین | روانہ یہان سے بامقصود کردین | غرض یہہ ہی کہ ہر صورت سے حضرت
نہایت اوس سے رکھتی تھی محبت | بظاہر گرچہ تھا بدشکل زاہر | مگر باطن مین تھا زیبا مظاہر
ہوا تھا اتفاق کار ایسا | کہ وہ بازار مین کچھ بیچتا تھا | گذر انکلی وہان ناگاہ حضرت
اوسی پیچھی سی پکڑا کر کی شفقت | یکایک آپ نے جو اوسکو پکڑا | وہ بی دیکھی ہوئی اسطرح بولا
کہ ہی یہہ کون یعنی آپکی جیسے | مجھی پکڑا ہی ہان اب جلد چھوڑے | یہہ کہکر پھیرتا تھا سے نظر کو

تو صورت دیکھکر خیر البشر کے | چھٹتا تھا وہ صدر احمدی سی | غلو جس جان و اخلاص دلی سی

ہوا تھا محو لطف مصطفا کا | جدا ہونا نہ کبتا تھا گوارا | پہر اسکی بعد بولی شاہ ابرار

کہ اس بندہ کا ہی کوئی خریدار | کہا آخر نی سوگند خدا ہے | کہ یہ بندہ تو کاسد کم بہا ہے

کہا ارشاد پہر حضرت نی اوسکو | کہ نزدیک خدا کاسد نہیں تو | دیا اسطرح فرمایا نبی نے

گران ہی تو خدا کی پاس سن لے

ح عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَتَتْ عَجُوْزٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّدْخِلَنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَدْخُلُهَا عَجُوْزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْكِيْ فَقَالَ اَخْبِرُوْهَا اَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوْزٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّا اَنْشَاْنَاهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا

روایت یہ ہوئی مروی حسن سے | کیا آگاہ حال پیرزن سے | کہ آئی وہ رسول اللہ کی پاس

کہ بولی اے شرف الناس | مری خاطر دعا کیجے خدا سے | ملے جنت مجھے تیری دعا سے

خدائی پاک دیوی مجھکو جنت | تمنا یعنی رکھتی ہوں نہایت | کہا حضرت نے سن ام فلان تو

ہوی ہی آکی خواہان جنان تو | مقام پیرزن جنت نہیں ہے | بہشت پاک جای نازنین ہے

سنی اوس پیرزن نے جبکہ یہ بات | چلی روتی ہوی اندوہ کی سات | کیا حضرت نے لوگوں کو اشارا

کہ اس سے جا سی کہہ دو اسکا | کہ ہی جنت مقام نوجوانی | وہان حاصل ہی عیش جاودانی

ہوگا دمین داخل تو ایسا | کہ جسکی واسطی وہان ہو بڑہاپا | اگر یہان سی کوئی بوڑہا گیا ہی

وہان وہ نوجوان سی سال کا ہے | خداوند تعالی نی یہی اسکے | کلام پاک مین اپنی خبر دی

زنان اہل جنت کی حقیقت | بیان کرتا ہی اسلیے بدعوت | کہ ہم اونکو وہان ایسا کرینگی

وحید و خوبرو زیبا کرینگی | برعنائی کرینگے بکر اون کو | رہینگی شوہرونکی ساتھ خوشخو

وہ شوہر دوست ہونگی بادل و جان | موافق سات اونکی اور ہمزاد

باب ما جاء فی صفة کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ وَيَقُوْلُ وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ

بتقریب سخن جو آپ نے موزون کلامی کی | یہاں وہ حال بھی کافی ہے موزونی سنا آگیا

کسی سائل نے حضرت عائشہ سے | کیا تھا حال استفسار آکے | کہ ختم انبیا نے شعر موزون
کیا بھی تھا زبان سے اپنی شعر موزون | بوصف حال تمثیل و حکایت | کبھی اشعار بھی پڑھتے تھے حضرت
کہا یہہ اوس سے ام المومنین نے | پڑھا تھا شعر ختم المرسلین نے | وہ تھا ابن رواحہ کی زبان کا
بہ تمثیل زمان سکو پڑھا تھا | ستبدی لک الایام ما کنت جاہلا | ویاتیک بالاخبار من لم تزود
سنو یہہ ترجمہ اس شعر کا ہے | رسول اللہ نے جسکو پڑھا ہے | کرے اب اوسکو ظاہر جلد ایام
کہ تو غافل رہا اوس سے بنا کام | خبر لیکر کہ ہی وہ شخص آیا | نہیں تو نے جسے توشہ دیا تھا

۲ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل وكاد امية بن ابي الصلت ان يسلم

یہاں ہی بوہریرہ سے روایت | کہ وصف شعر میں کہتی ہیں حضرت | کہ شاعر کا بھی جو قول راستہ ہے
لبید اوس شعر کا شاعر مگر ہے | بتحقیق بیان اوس نے کہا ہی | کہ جانو چیز جو غیر خدا ہی
وہ ہی بس فانی و بی اصل باطل | زوال نعمت دنیا ہی حاصل | کیا حضرت نے یہہ بھی قول ظاہر
کہ ہی وہ جو امیہ ایک شاعر | اور اوسکی بات کا بو صلت ہی نام | قریب وہ ہی رہ مشرف ہو باسلام

۳ عن جندب بن سفيان البجلي قال اصاب حجر اصبع رسول الله صلى الله عليه وسلم فدميت فقال هل انت الا اصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت

بیان کرتا ہی یہہ جندب صحابی | کہ زخمی جب ہوئی حضرت کی انگلی | احد کی جنگ کا یہہ ماجرا تھا
کہ پتھر ایک انگلی پر لگا تھا | ہوا انگشت سے جب خون روا | تو فرمانے لگی حضرت یہہ موزون
کہ ای انگشت با خونت رسیدی | بہ بیدی در رہ حق آنچہ دیدی

۴ عن البراء بن عازب قال قال له رجل افررتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا عمارة فقال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ولى سرعان الناس تلقتهم هوازن بالنبل ورسول الله صلى الله عليه

على بغلته وأبو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب آخذ بلجامها ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أنا النبي لا كذب أنا ابن عبد المطلب

کہی ہی ابن سے ایک سائل ۔ کہ ہو ظاہر جسی کی ہو وہ قائل ۔ کہ تم سب لوگ بھاگی تھی
وقت جنگ کی کیا رہا تھا ۔ جناب صاحب یار نبی کا ۔ کلام حضرت ابن سی وہ ابھر آیا
لگا کہنی کہ سوگند خدا کے ۔ یہہ تیرا اعتراض نارست ہے ۔ رسول اللہ بھاگی تھی نہ جا
ہزیمت سی وہ نہیں تہا نے ایکا ۔ صحابہ انکی بہی محو رضا تھی ۔ نہایت جان نثار و دل فدا تھے
رہے وہ مستقل با عین جرات ۔ لڑی جسوقت کفار منی حضرت ۔ مگر کچھ لوگ کرتی تھی شتابی
وہ نہیں حاصل ہے ... خرابی ۔ کہ جب ہونی لگا تیروں کا باران ۔ بعض وہ لوگ آپس سی پریشان
ولیکن وہ ... رسالت ۔ سواری بغلہ تھی باشان و شوکت ۔ ابو سفیان جو تہا حارث کا بیٹا
رسول اللہ کا وہ ابن عم تہا ۔ عنان مرکب سروار تہا لم ۔ وہ اپنی ہاتھہ پکڑی تہا اوسکم
رسول اللہ کرتی تھی ارادہ ۔ کہ ہو وین حاضر او بار اعدا ۔ مگر وہ عم ابن خیر الوریٰ کا
نہ تہی مصلحت تھا ہی ہوتی تہا ۔ عجب کچھ حال تہا محبوب کا ۔ ہراس و خوف تہا او کو نہ حیلا
بعین جرات و فرط شجاعت ۔ رجز پڑہنی لگی اوسوقت حضرت ۔ کہ میں ایسا نبی مصطفیٰ ہوں
کہ صدق و راستی ہی بولتا ہوں ۔ تحقیق میں کہتا ہوں ایسا ۔ کہ عبد المطلب ہی میرا دادا

عن ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة القضاء وابن رواحة بين يديه يمشي وهو يقول

بیان کرتا ہی یہہ احوال ثابت ۔ کہ ہی قول انس ہر حال ثابت ۔ کہ ہنگام قضای عمرہ حضرت
ہوئی داخل میان مکہ حضرت ۔ تو وہاں ابن رواحہ نام شاعر ۔ کہ تھا وہ شاعر نیا مظاہر
یہہ دو شعر پڑھتا آگی آگی ۔ چلا آتا تہا حضرت مصطفیٰ کے

خلوا بني الكفار عن سبيله ۔ اليوم نضربكم على تنزيله
ضربا يزيل الهام عن مقيله ۔ ويذهل الخليل عن خليله

کرو ہاں راہ خالی قوم کفار ۔ کہ یہاں تشریف لائی شاہ ابرار ۔ بامر محکم تنزیل اس دن

کریگی قتل تم اگون کو گن گن | نہیں ماریگی ایسی ضرب وہ تم | کہ لوٹ جاوی تمامی کا سر
پڑیگی تم پہ ایسی مار پر مار | کہ او سی شدت مین اپنے یار کو یار | کہا ابن رواحہ سی عمر نی
کہ یہہ اشعار تو حضرت کے آگی | میان تکلہ یعنی پڑہ رہا ہی | بہلا کب شعر زیبی کی یہہ جا ہی
کیا ارشاد حضرت نی عمر کو | کہ اسکو رو کی مت اسدم عمر تو | کہ کفار ون کو اسکا شعر اسدم

زیادہ تیر سی لگتا ہی ہمدم

۶ عن جابر بن سمرة قال جالست النبي صلى الله عليه وسلم اكثر من مائة مرة وكان اصحابه يتناشدون الشعر ويتذاكرون اشياء من امر الجاهلية وهو ساكت وربما تبسم معهم

بیان کرتا ہی جابر یہہ حقیقت | کہ مین سو بار سی زیادہ بکثرت | ہوا ہون ہم نشین بزم والا
وہان اصحاب کا یہہ حال دیکہا | کیا کرتی سے تہے وہ اشعار جو انی | مگر حضرات پڑہتی تہی کہ آلی
مضامین زمان جاہلیت | ہوا کرتی تہی شعر و نین بصنعت | کبہی خاموش رہتی آپ سنکی

کبہی کرتی تبسم سات اونکی

۷ عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اشعر كلمة تكلمت بها العرب كلمة لبيد الا كل شئ ما خلا الله باطل

کہا ہی بوہریرہ مقتدا نی | کہ فرمایا نبی مصطفا نی | کہ اشعار عرب سی قول اچہا
بیان ہی یہہ لبید خوش بیان کا | الا کل شئ ما خلا الله باطل | و كل نعيم لا محالة زائل

۸ عن الشريد قال كنت ردف رسول الله صلى الله عليه وسلم فانشدته مائة قافية من قول امية بن ابي الصلت كلما انشدته بيتا قال لي النبي صلى الله عليه وسلم هيه حتى انشدته مائة يعني بيتا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان كاد ليسلم

شرید خوش زبان کا یہہ بیان ہی | کہ مین یون کیا تہا راہ کو طی | ردیف سرور کون و مکان تہا
پس پشت نبی ہمیار وان تہا | بتقریب بیان کرتا تہا اظہار | امیہ نام شاعر کی کچہہ اشعار
غرض جب پڑہ کی چپ ہوتا تہا مین | تو فرماتی تہی حضرت اور بہی ہان | بحکم سید کونین ہر بار
اسی صورت سی پڑہتا تہا اشعار | برائی خاطر سردار عالم | پڑہی تہی ایکسو اشعار ہمدم

غرض میں پڑھ یکا جس وقت شعر | تو فرمایا یہ مجھسی حضرت کار | کہ شان شعر سی ہی یہ نمایان

بزودی یہ امید مسلمان

ح ٩ عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان بن ثابت منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او قال ينافح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يؤيد حسان بروح القدس ما ينافح او يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

جناب عائشہ کرتی ہین ظاہر | کہ تہا حسان نامی وہ جو شاعر | جناب مصطفی کا مدح خوان تہا
مدح خاتم پیغمبران تہا | تو اوسکی واسطے مسجد کے اندر | رسول الله رکہدیتی تہی منبر
کہڑا ہوکر وہ اوس منبر پہ وسدم | بیان کرتا تہا وصف فخر عالم | و یا کفار کی کرتا مذمت
... ختم نبوت | رسول الله فرماتی تہی ایسا | کہ ہی حسان جو ثابت کا بیٹا
تو اوسکی واسطے باری تعالی | بجبریل امین امداد کرتا | غرض اس کام میں ہے جب تلک ہی

باب ما جاء في كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم في السمر

مقرر اسیہ تایید ملک ہے

ح ١ عن عائشة رضي الله عنها قالت حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة نساءه حديثا فقالت امرأة منهن كان الحديث حديث خرافة فقال أتدرون ما خرافة ان خرافة كان رجلا من عذرة اسرته الجن في الجاهلية فمكث فيهم دهرا ثم ردوه الى الانس فكان يحدث الناس بما رأى فيهم من الاعاجيب فقال الناس حديث خرافة

جناب شان رحمت صورت افسانہ جو باتین | کیا کرتی تہی اب احوال وہ لکہنی مین آتا ہے

جناب عائشہ کرتی بیان ہین | یہان اسطرح سے افسانہ خوان ہین | کہ حضرت نی میان اہل خانہ
سنایا ایک شب سبکو فسانہ | تمامی زوجہ خیر الورا سے | کہا تہا ایک نی بیوی مصطفی سے
کہ یہ تو آپ کا ایسا بیان ہے | خرافہ سی کہ دنیا نشان ہے | لگی کہنی جناب نیک فرجام
خرافہ ہی بہلا کس شخص کا نام | پہر آپ نے اونکو یون پوچھی بتایا | خرافہ نام تہا ایک شخص ایسا

کیا جنات نے اوسکو گرفتار　رہا مدت تلک اونمین بناچار　پہر ہی مذکور ایام جہالت

ہوا یہہ سانحہ از قبل بعثت　پہر اسکی بعد جنات پریشان　اوسے پہونچا گئی با جلس انسان

وہ اونمین ایک مدت تک رہا تہا　وہانکا حال جو دیکہا گیا تہا　بیان کرتا تہا اونسے وہ عجائب

مقالات و حکایات غرائب　غرض اب جو فسانہ ہو بمدت　خرافہ سے اوسی دیتی ہین نسبت

یعنی اور قصی ۱۲　یعنی حدیث خرافہ سی ۱۲

حدیث ام زرع

عن عائشة رضي الله عنها قالت جلست احدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن

جناب عائشہ سے ہی یہہ مروی　کہ گیارہ عورتین بیٹہین اکٹہی　[illegible] جگہہ کہتی ہی نسبت

جہان رکہتی تہین وہ جانی سکو　کیا آپسمین اون سب نی یہہ پیمان　کہ بہید اپنا کری کوئی نہ پنہان

جو اپنی شوہرونکی ہو حقیقت　کرین اظہار [illegible]

قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل وعر لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل

کہا اوس عورت اول نی ایسا　کہ ہی میرا تو شوہر ایک دبلا　وہ اس صورت سے ہی لاغر سرا

کہ جیسی ہو شتر کا لحم لاغر　وہ دبلا لحم ہی تو کوہ پر ہے　بآسانی نہ وہان ہرگز گذر ہے

موٹاپی کا کہین اوسمین نہ نام　کہ لایا جائی وہ وہان سی بانجام　یہہ تہا عورتکا مقصود جسکا

کہ ہی یعنی وہ مرد بی حمیت

قالت الثانية زوجي لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره

یہہ کہی اوس دوسری عورت نی یکتا　کہ کر سکتی نہین کچہہ حال لکہا　مری شوہر کا ایسا کچہہ بیان ہے

کہ جسکی وصف مین قاصر زبان ہے　مجہی یہہ خوف ہی کر کچہہ کہونگی　تو اوسکی راز پنہان کہول دونگی

نہایت دور میرا ماجرا ہی　یہان خاموش ہی رہنا بہلا ہے

قالت الثالثة زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسكت اعلق

کہی اوس تیسری نی یہہ شکایت　کہ میرا مرد ہی بدخو نہایت　کہون کیا کچہہ کہا جاتا نہین ہے

کہ چپ بہی رہا جاتا نہین ہے　زبان گر سامنی اوسکی ہلاؤن　طلاق بائنہ فی الفور پاؤن

دگر خاموش بیٹھوں صبر کر کے — تو کڑھوں ہی نہ روتی بیت بہر کے

قالت الرابعة زوجی کلیل تہامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة

کہا اوس عورت چارم نی یہہ حال — کہ مین خاوند سی ہون فارغ البال — وہ ہی اس طرز واس انداز کی بات
اوسی گویا تہامہ کی ہون رات — نہ گرمی اوسمین نہ سرد بہری ہے — ملال و بیم سی صافی بری ہے

قالت الخامسة زوجی ان دخل فہد وان خرج اسد ولا یسئل عما عہد

کہی اون پانچوین عورت نی یہہ بات — کہ خاوند کی میری یہہ اوقات — کہ آتا ہی اگر وہ گہر کی اندر
تو سوتا ہی بشکل یوز اکثر — نکلتا ہی اگر وہ گہر سی باہر — تو تشکل شیر ہوتا ہی دلاور
نہین ہوتا کسی حالت کا دانا — **قالت السادسة زوجی** — خیال عہد سی نہ فکر یان

ان اکل لف وان شرب استف وان اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث

چہٹی عورت کا اب یہہ ماجرا ہے — کہون کیا ماجرا عین بلا ہے — کہا اوسنی کہ میرا زوج عیار
وہ ایسا خود غرض ہی اور کلودر — کہ اوسکی سامنی آوی جو کہانا — سبہی کہاوی نہ چہوڑی ایک دانا
اگر پینی کی کوئی چیز پاوی — ذرا جرعہ نہین دم مین چڑہاوی — اگر سووی تو ہی یہہ عالم خواب
وہ کپڑی کو لپیٹی شکل گرداب — بہ دوش و سر گردن چہپائے — نہ پہر وہ ہاتہہ کو باہر نکالے
نہ پوچھی حال زوجہ کا وہ زنہار — **قالت السابعة زوجی عیایاء** — نہ اوسکی رنج و راحت سی سروکار

او غیایاء طباقاء کل داء لہ داء شجک او فلک او جمع کلا لک

اب اگلی ساتوین نی صفت شوہر — کیا ظاہر کہ ہی درماندہ مضطر — حکایت ناتوان سنسنی سراسر
کہون کیا ہائی خاموشی کے — وہ تاریکی مین گمراہ مطلق — بہنگام سخن درماندہ احمق
کوئی درد والم ایسا نہین ہے — کہ میری زوج مین پیدا نہین ہے — مجسم درد ہی رنجور تن ہے
گرفتار غم و رنج و محن ہے — باین اطوار رکہتا ہی یہہ بدخو — کہ ہاتہہ آوی تو توڑی ہی سر کو
شکستہ کیا وہ ہی ... — کوئی ہاتہہ پیر ہی عضو تن کا

قالت الثامنة زوجی المس مس ارنب والریح ریح زرنب

بہشتم یہ بیان کرنے لگی تہا — کہ میرا زوج ہی گلزار اونداب — کہون کیا اوسکی خوبی کا تمام
[illegible] کا عالم — وہ اوسکی بو ہی عنبر کی گویا — کہون خو کا اوسکی حال کیا کیا

قالت التاسعة زوجي رفيع العماد عظيم الرماد طويل النجاد قريب البيت من الناد

نوین عورت نے یہہ قصہ سنایا — کہ میرا زوج ہی ایوان والا — بلند و مرتفع اوسکا ستون ہے
محل اوسکا برفعت بے ستون ہے — یہہ بخشش پر کا عالم اوسکی یہان ہے — کہ خاکستر کا انبار گران ہے
وہ قد آور جوان خوش لقا ہے — نہایت اوسکا انبار تلا ہے — عمارت اوسکی بہی ایسی اونچی ہے
کہ ہی لوگون کے وہان اکثر سماے

قالت العاشرة زوجي مالك فما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقنّ انهنّ هوالك

دہم اُس بیوی کی باری جب آئی — لگی خاوند کی کرنے ثنا ہے — کہ کیا اچہا ہے میرا مالک دم
وہ مالک مالک خیر و کرم ہے — بیان کیا کیجیے اونٹونکی کثرت — کہ رکہتا ہی وہ باحد نہایت
کچہہ ایسی کثرت جنس شتر ہے — کہ صحرا اور جنگل اونسے پر ہے — او نہیں درکار ہی اونکی چرائی کا
کہ ہی بس تنگ میدان چرائی کا — یہہ ہی معمول اوس عالی ہمم کا — کہ جس ہنگام ہی مہمان آتا
تو اوس مہمان کی خاطر وہ خوش خو — وہین مذبوح کرتا ہی شتر کو — غرض اونٹون کا یہہ عالم ہوا ہے
کہ جب اونکو شتربان ہانکتا ہی — تو وہ چوب شتربان کی سنکی آواز — سمجہ لیتی ہین اپنی دلمین یہہ راز
کہ آیا ہی کوئی مہمان مسافر — کرینگی ذبح ہمکو اوسکی خاطر

قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع وما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجّحني فبجحت الي نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ام ابي زرع فما ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه كمسل شطبة ويشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع

امها وملأ كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا
تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا قالت خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان
من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني
من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك فلو جمعت كل شيء اعطانيه ما بلغ اصغر آنية ابي زرع
قالت عائشة رضي الله عنها فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت لك كابي زرع لام زرع

کہا اوس گیارہوین نے آخر کار — کہ بوزرع وہ منعم مرد زردار — مرا وہ شوہر زینت فزا تھا
مری کانونکو زیور سی بھرا تھا — دیا اسطرح کا آرام مجکو — کہ آئی فربہی پہ دونو بازو
رکھا اوسنی مجھی خوشحال شادان — رہی آرام و راحت سی مری جان — بیان مین کیا کرون اپنی نسب کا
ہوئی تھی بکریون والونمین پیدا — کہ تھی وہ لوگ ازبس بی بضاعت — گذر کرتی تھی با تنگی و عسرت
مجھی وہان سی یہہ اپنی گھر مین لایا — عروج نشۂ دولت دیکھایا — یہان حاصل ہوئی یہہ سرفرازی
سنی بانگ شتر آواز تازی — سبھی خیل و حشم دیکھا مہیا — بہت غلہ کا یہان انبار پایا
ہوئی ایسی یہان توقیر حاصل — رہی باقی نکوئی حسرت دل — سحر تک بی ملال و بی کدورت
بعین عیش کرتی استراحت — مجھی جسوقت ہوتی حرص آب — تو آب سرد دیکر ہوتی سیراب
ابی زرع کی وہ جو ایک مان تھی — وہ کیسی ہان نیک خاندان تھی — میسر تھا اوسی سامان دولت
تمامی خانہ و ایوان بوسعت — ابی زرع کا کیا اچھا وہ بیٹا — نہایت نازنین زیبا مصفا
وہ اوسکی خوابگاہ بی کدورت — غلاف تیغ ہی گویا بصورت — وہان وہ نازنین آرام کرتا
مصفا تیغ کی صورت مین تھا — خورش درکار ہو جسوقت اسکی — تو بزغالہ کا بس لیے اینی بازو
ابی زرع کی بیٹی مہ جبین تھی — مگر مان باپ کی فرمان گزین تھی — وہ تھی فربہ عجب انداز کی سات
کہ جسکا رشک ہمسایہ کو دن رات — ابی زرع کی لونڈی گلبدن تھی — امین از دار و بی غبن تھی
کہون کیا اس سی آگی اب فسانہ — ابو زرع گیا بیرون خانہ — جہان وہ کارخانہ شیر کا تھا
جدا کرتی تھی روغن اوسکا — ہوا وارد وہان جسوقت آکر — تو دیکھی ایک عورت ماہ پیکر

کہ وہ بچی تہی وہ نازنین تہی　نہایت نازک و زیبا حسین تہی　وہ چینی کی طرح کرتی تہی بازی

یہہ بہی بچہ تہی کرم دلنواز تہی　وہ اوسکی جو انار تازہ تر تہی　وہ اونسی کہیلتی دو نو پسر تہی

غرض دیکہا جو ابو زرع نی اوسکو　ہوا بس عاشق ہر تار گیسو　اوسی وہانسی اوٹہا کر گہر پہ لایا

خوشی سی اوسکو خانہ بنایا　مجہی گہر مین سی باہر نکالا　کہون کیا سوت نی آکر نکالا

کیا پہر بعد اوسکی مینی شوہر　کہ وہ بہی اپنی گہر مین تہا تونگر　رئیس قوم تہا مرد سپاہی

لئی نیزہ کو گہوڑی پر سپاہی　مجہی وہ اپنی گہر جس وقت لایا　سبہی سامان دولت کا دکہایا

کیا اوس شوہر ثانی نی حاضر　بزرگا دشتر کو میری خاطر　سوا اوسکی سبہی سامان دولت

عطا مجکو کیا اوسنی بکثرت　کہا ای ام زرع اسکو تو لے　یہہ وقت عیش ہی کہا لی کہلا لے

انہون کیا اوسنی جو مجکو دیا ہے　اکہٹا گر کرون جو کچہہ ملا ہے　ابو زرع کا تہا جو ظرف اونہا

یہہ سب اوسکی مقابل ہو نہ اصلا　جناب عایشہ با خوش بیانی　بیان جب کر چکین یہہ اپنی کہانی

کیا ارشاد ختم المرسلین نے　جناب شافع روز پسین نے　کہ ام زرع کا جو ماجرا ہے

ابی زرع نی جو اوسکو دیا ہے　اوسی صورت سی ہین تیری خاطر　بہر صورت ہون دلدار کو حاضر

ہوئی لیکن جدائی اونمین پیدا　مگر مین ہون تیرا ہمراز شیدا　مجہی تو سات تیری ہی بہا ہے

محبت ہی محبت ہی محبت

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١ ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَقَالَ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

بیان خواب و صفت نوم گرامی ہین		جناب سید ابرار کی یہہ باب آتا ہے

کہا فرزند عازب نی کہ حضرت　بوقت عزم خواب استراحت　بجائی خدا کا پاک فرما

ہر آن فرماتی تہی جب تشریف لاتا　کف دست یمین کو نشانہ لولا　رکہا کرتی تہی زیر عارض پاک

وہ ستر حکی کرتی تھی اونسے کہ ای پروردگار رب عالم عذاب حشر سے مجکو بچا لی

قیامت کی تزلزل سی بچا لی

۴ عن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه قال اللهم باسمك أموت وأحيا وإذا استيقظ قال الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور

حذیفہ سی معنی مروی روایت کہ تھی یہہ سرور عالم کی عادت کہ جب تشریف لاتی سونی کو

تو لاتی یہہ دعا اپنی زبان پر کہ تیرا نام لی کر یا الٰہی بسونی موت مین ہوتا ہون راہی

حیات و زندگانی بار دیگر مجھی ہی نام سی تیری میسر غرض وہ جسگھری بیدار ہوتی

تو فورا اس دعا کو آپ پڑھتے کہ ہی شکر خدا وند تعالیٰ کہ جسنے بعد مرنیکی جلایا

سب ہمکو اوسکی جانب الٹنا ہے وہی بس مالک روز جزا ہے

۵ عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه فنفث فيهما وقرأ فيهما قل هو الله أحد وقل أعوذ برب الفلق وقل أعوذ برب الناس ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما رأسه ووجهه وما أقبل من جسده يصنع ذلك ثلاث مرات

ہوا ثابت کلام عائشہ سی کہ حضرت جسگھری بستر پہ آتے تو بس دونو کف دست مکرم

ملا کر آپ کر لیتی تھی باہم وہ پڑھ کر قل ہو اللہ احد کو پھر آگی کی ہی پڑھتی سورتین دو

جو پڑھ چکتی تو اونکو پھونک کر آپ پس اپنی ہاتھہ لاتی سوی سر آپ کف دست مبارک اپنی سر سے

ملاتی تھی تمامی دوش و بر سے جو تھا آگی کا اندام مبارک بمثل سینہ و رخسار و تارک

پھراتی ہاتھہ تھی سارے بدن پر سروالا سی لی ہر عضو تن پر مگر ایسا رہا معمول حضرت

کہ کرتی اس عمل کو تین نوبت

۶ عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نام حتى نفخ وكان إذا نام نفخ فأتاه بلال فآذنه بالصلاة فقام وصلى ولم يتوضأ وفي الحديث قصة

کہا جابر نے بیٹی نے ایسا | کہ دیکھا آپ کا یہہ حال دیکھا | کہ تھی مصروف خواب استراحت
رسول مصطفی دریا رحمت | صدا آتی گلوی پاک سی تھی | گلو کی صاحب لولاک سی تھی
کہ تھا یہہ آپکی سونیکی انداز | گلی سے جیسے نیند مین آتی تھی آواز | پہر آگئی وہان بلال باصفا کے
اذان دی خادم خیر الورا نے | اوٹھی حضرت سونے کے اوسکے | نماز اوٹھکر پڑہی اخلاص جا کے
اگرچہ آپ تھی سونی اوٹھی تھی | وضو لیکن نفرمایا نبی نے | کہ یہہ بہی خاصہ خیر الورا تھا
وضو اوتکا نہ تہا سونیسی جاتا | روایت ہی یہہ طول حال کی بات | مگر آئی یہان اجمال کی سات

۵ عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي

بیان کرتا ہی یہہ احوال ثابت | کہی مجکو انس نے حال ثابت | کہ جب ختم رسل محبوب وہاب
قدم لاتی بسوی جامہ خواب | تو با طرز سپاس و حمد باری | کیا کرتی تھے یون نعمت شماری
کہ وہ خلاق شایان ستایش | کہ جسنی کہانی پینی کو دیا ہے | وہی مشکل کشا ہی کلون کا
وہی دنیا ہی سونیکی لئی جا | ہماری واسطی مسکن دیا ہے | ہمین آرام و راحت سی کہا ہے
بہت مخلوق ہین دنیا مین ایسی | کہ ہی جا ہی سکونت کو ترستی | بہت ایسی بہی دنیا مین بشر ہین
کہ وہ حیران پریشان سربسر ہین | غرض یہہ ہی کہ ہم پر رب عزت | کیا کرتا ہی کیا انعام و رحمت

۶ عن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عرس بليل اضطجع على شقه الايمن واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه

بیان کرتا ہی ایسا بو قتادہ | کہ تہا یہہ آپ کا عزم و ارادہ | کہ جو ہنگام شب کرتی تہی آرام
تو تہا اسطرح کی آرام سی کام | ہتھیلی ہاتھ سینہ کی اوٹھا کی | تلی وہ کنپٹی سینہ کی رکہتی
اگر ہوتا ایسا اگر اونہین ہوتا مطلب | کہ کرتی نوم حضرت آخر شب | تو سوتی اسطرح خیر البشر تہی
کہ رکہتی وہ ہتھیلی زیر سر تہی | ولیکن ساعد دست مکرم | کہڑی کرتی رسول ابدا و آدم

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ عِبَادَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۱) عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَفَخَتْ قَدَمَاہُ فَقِیْلَ لَہٗ أَتَتَکَلَّفُ ہٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا

کسی طاقت اوٹہائی سختیان راہ عبادت کے | رسول اللہ کا جو حوصلہ سختی اوٹہاتا ہے

نماز مصطفائی کے حقیقت
ہوئی قول مغیرہ سی روایت
کہ تھی ایسی نماز اشرف الناس

کہ دونو پاؤن کر آئی تھی آماس
بہ ہنگام قیام ایسی مشقت
اوٹہائی تھی کہ سوجی پانو حضرت

کہا لوگون نی حضرت مصطفا سے
کہ ہین کیون آپ یہہ شدت اوٹہاتے
قصور اول و آخر تمہارے

خدای پاک نی بخشی ہین سارے
کیا حضرت نی لوگون کو یہہ اظہار
ادا کیونکر نہ کیجی شکر غفار

وہ منعم جسنی یہہ نعمت عطا کی
اوسکی شکر مین محنت ادا کی

(۲) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ کَانَ یَنَامُ أَوَّلَ اللَّیْلِ ثُمَّ یَقُوْمُ فَاِذَا کَانَ مِنَ السَّحَرِ أَوْتَرَ ثُمَّ أَتٰی فِرَاشَہٗ فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَةٌ أَلَمَّ بِأَہْلِہٖ فَاِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَثَبَ فَاِنْ کَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَیْہِ مِنَ الْمَاءِ وَاِلَّا تَوَضَّأَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ

روایت اسود راوی سی آئی
کہ اوسنی عائشہ سی التجا کی
کہ حضرت کی نماز شب سی مجکو

مفصل اور مشرح خبر دو
اونہون نی یہہ کیا اظہار مطلب
کہ سو رہتی تھی حضرت اول شب

مگر پھر خواب سی اوٹہتی تھی سدم
رہا کرتی تھی جسدم رات کچھہ کم
نماز وتر اوسی ہنگام پڑہ کے

تھی اپنی بستر اطہر پہ آتے
اگر حاجت اونہین ہوتی تھی لاحق
تو ہوتی اہل خانہ سی موافق

پہر اسکی بعد جب سنتی اذان کو
تو کرتی غسل با انداز نیکو
نہوتی تھی اگر کچھہ غسل کی بات

تو کرتی غسل اوس ہنگام اوقات
وضو ہی کر کی وہ باہر کو آتے
ادا کرتی نماز صبح کو تھی

(۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّہٗ أَخْبَرَہٗ أَنَّہٗ بَاتَ عِنْدَ مَیْمُوْنَةَ وَہِیَ خَالَتُہٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طُوْلِہَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عليه وسلم حتى اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده بقليل فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يمسح النوم عن وجهه ثم قرأ العشر الآيات الخواتيم من سورة آل عمران ثم قام الى شن معلق فتوضأ منها فاحسن الوضوء ثم قام يصلي قال عبد الله بن عباس فقمت الى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على راسي ثم اخذ باذني اليمنى فعتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين قال معن ست مرات ثم اوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح

یہاں عباس کا بیٹا ہی راوی　یہہ اپنی حال سی اوسنی خبر دی　کہ میمونہ میری خالہ حقیقی
کہ تہیں وہ زوجہ والا نبی کے　رہا میں ایک شب جو اونکی گہر تہا　تو یہہ احوال وہاں اوس رات گذرا
کہ جب آرام کا ہنگام آیا　مجہی عرض وسادہ پر سولایا　کیا حضرت نی سونی کا ارادہ
تو سوئی آپ بر طول وسادہ　یہاں تک استراحت اپنی کی　کہ پوری ہو گئی بس رات آدہی
ویا اوسدم قریب نصف شب تہی　ویا کچہہ ڈہل گئی تہی نصف سے بہی　غرض جاگی شہ لولاک اوسدم
ملا ہاتہہ ونکو پر روی مکرم　اثر یہہ خواب کا باقی رہا تہا　اوسی روی مبارک سی اوتہایا
پہر اسکی بعد با احسان نیکو　لگی پڑہنی وہ ان دس آیتوں کو

اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِاُولِي الْاَلْبَابِ الى آخره

ہوئی پڑہنی سی جب حاصل فراغت　تو آئی مشک کی جانب کو حضرت　لیا مشک معلق سی کچہہ آب
کیا اوس سی وضو با حسن آداب　نماز شب لگی پڑہنی پہر اوٹہہ کر　گہڑا میں بہی ہوا اونکی برابر
بپہلوی دست چپ میں جو گہڑا تہا　تو سیدہا ہاتہہ میری سر پہ رکہا　وہ میری کان داہنی کو پکڑ کے
مجہی سیدہی طرف فی الحال لائی　ہوئی پہر آپ مصروف عبادت　ادا کرتی رہی دو دو ہی رکعت
دوگانہ وہ چہہ بار اسطرح پڑہ کر　لگی پہر وتر بہی پڑہنی برابر　پہر اسکی بعد سوئی آکی حضرت
یہاں تک آپنی کی استراحت　کہ ہنگام سحر نزدیک پہونچا　موذن بہی اذان دینی کو آیا
اونہی سنکر اذان فی الحال جاگی　ادا کی جلد اوٹہتی ہی دو رکعت　پڑہ دی پڑہ چکی جب دو دوگانہ

ہوئی پھر جانب مسجد روانہ وہاں پھر کی محبوب الٰہی لگی پڑھنی نماز صبح کا سحر

۴ ح عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ

کیا عباس کی بیٹے نے مذکور کہ تھا یہہ آپکا معمول و دستور کہ شب کو سو کی جب اوٹھتے تھے حضرت
پڑھا کرتے تھے وہ تیرا ہی رکعت

۵ ح عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا لم یصل باللیل منعہ من ذلک النوم او غلبتہ عیناہ صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ

بیان کی عائشہ نے یہہ روایت کہ تھی حضرت نبی کی یہہ بھی عادت کہ سو جاتے اگر وہ ہو کے بیتاب
و یا آنکھوں میں ہوتا غلبہ خواب تو پڑھتی تھی تہجد کو نہ وہ شب مگر دن کو ادا کرتی یہہ مطلب
دو بارہ رکعتیں پڑھتی تھی دن کو تہجد کو ادا کرتی تھی دن کو

۶ ح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم من اللیل فلیفتتح صلاتہ برکعتین

بیان بوہریرہ سے عیان ہے کہ یہہ ارشاد ختم مرسلان ہے کہ جو کوئی تہجد کو کھڑا ہو
تو بس یہہ بات بھی لازم ہے اسکو کہ اول تو پڑہی او تہہ کر دو رکعت ادا کرلے باسانی و سرعت
کہ ہے یعنی یہہ آداب تہجد کلید فاتح باب تہجد

۷ ح عن زید بن خالد الجہنی انہ قال لارمقن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فتوسدت عتبتہ او فسطاطہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم اوتر فذلک ثلث عشرۃ رکعۃ

یہاں اب زید راوی کا بیان ہے وہ اپنی حال کو کرتا عیان ہے کہ یہہ ٹھہرا مجھی منظور جیدم
کہ دیکھوں میں نماز فخر عالم تو میں نے عتبۂ سردار محشر بشوق دل بنایا تکیۂ سر
و یا خیمہ جناب مصطفیٰ کا سر مشتاق کا تکیہ بنایا غرض پڑھنی لگی جسوقت حضرت
نماز شب تو دیکھی یہہ حقیقت کہ پہلی پڑھ کی دو رکعت سبک سے طوالت پر نظر پھر آپنی کے

لگی پڑھنے پہر ایسی دو دو رکعت
کہ تہی جسمین طوالت پر طوالت
سوم بارہ پڑہا پہر دو دوگانا
تو وہ اوس دوسری سی تہا مختصر تہا
چہارم بار با تجدید نیت
ہوئی مشغول پہر پڑہنے دو رکعت
تو اوسمین کی کمی بار سوم سے
جناب سرور دنیا و دین نے
غرض جب پانچہین نیت کیا تہا
چہارم سی ہر دو سی تہا گزرا
جہٹی نیت پہر اسکی بعد کی تہی
وہ ان سب سی بآسانی پڑہی تہی
نماز وتر کو آخر پڑہا تہا
غرض اوس رات کا یہہ ماجرا تہا
ہوا ثابت مجہی یہین سے کہ جب
پڑہین حضرت نے تیرہ رکعتیں سب

عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه اخبره انه سال عائشة رضی الله عنها کیف کانت صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة یصلی اربعا فلا تسال عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعا فلا تسال عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثا قالت عائشة فقلت یا رسول الله اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشة ان عینی تنامان ولا ینام قلبی

ابی سلمہ نے پوچھا عائشہ سی
کہ یہہ احوال ہان مجکو بتا دی
کہ روزونکی مہینی مین پیمبر
نماز شب پڑہا کرتی تہی کیونکر
کہا اوس سی یہہ ام مومنین نے
جناب زوجہ سردار دین نے
کہ ہاں سائل نماز شب مین حضرت
کہ بیشی کی رکہتی تہی عادت
ہوا کرتا تہا روزون کا مہینا
و یا اسکی سوا ہوتا مہینا
پڑہا کرتی تہی وہ گیارہ ہی رکعت
تو ان گیارہ کی تہی ایسی حقیقت
کہ اول چار رکعت تہی جو پڑہتے
رسول امجد حسن ادب سے
نپوچھ اب مجہسی اونکی حسن کی بات
کہ تہین کیسی وہ حسن و طول کی سات
پہر اسکی بعد بہی وہ چار رکعت
پڑہا کرتی تہی با حسن طوالت
کہا جاتا نہین مت پوچہہ اصلا
کہ تہا کیا حال چارون رکعتونکا
پڑہا کرتی تہی پہر وہ تین رکعت
نماز وتر ہی جس سی عبارت
غرض مین نے کہی یہہ بات اونسی
کہ سوتی ہو تم وترون سی پہلے
کہا ای عائشہ یہہ ماجرا ہی
میرا دل خواب مین بہی جاگتا ہی
اگرچہ انکہہ مینی بند کے ہی
ولیکن میرے دل کو آگہی ہے

ح ٩ عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن

جناب عائشہ کرتی بیان ہیں تہجد کی بیان میں درفشاں ہیں کہ تہی تحقیق یہہ حضرت کی عادت
پڑہا کرتی تہی وہ گیارہ ہی رکعت تو اون گیارہ کی تہی تفریق ایسے کہ اونمیں ایک رکعت وتر کی تہی
فراغت آپ جب پہنچی ہی ہوتے تو اپنی داہنی کروٹ کو سوتے

ح ١٠ عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل تسع ركعات

بیان جو عائشہ کا اب بیان ہے خلاف قول سابق بیگمان ہے کہ تہی ختم رسالت کی یہہ عادت
پڑہا کرتی تہجد نو ہی رکعت

ح ١١ عن حذيفة بن اليمان انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل قال فلما دخل في الصلوة قال الله اكبر ذو الملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة قال ثم قرأ البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه وكان يقول سبحان ربي العظيم سبحان ربي العظيم ثم رفع راسه فكان قيامه نحوا من ركوعه وكان يقول لربي الحمد لربي الحمد ثم سجد وكان سجوده نحوا من قيامه وكان يقول سبحان ربي الاعلى سبحان ربي الاعلى ثم رفع راسه فكان ما بين السجدتين نحوا من السجود وكان يقول رب اغفر لي رب اغفر لي حتى قرأ البقرة وآل عمران والنساء والمائدة او الانعام

حذیفہ نے پڑہی تہی جو کسی رات نماز شب رسول اللہ کی ساتھ تو وہ کرتا ہی ظاہر صورت حال
کہ دیکھی آپ کی مین یہہ افعال کہا جب آپ نے اللہ اکبر تو اسکو بھی لگی کہنے برابر

ذو الملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة

پڑہا پھر آپ نے الحمد پڑہ کر بقر کو ابتدا سی تا بآخر منو حال رکوع مصطفا سے
سہ بارہ جسمین یہہ تسبیح کے تہی

سبحان ربي العظيم سبحان ربي العظيم سبحان ربي العظيم

پھر اوسکی بعد جب سر کو اوٹھایا باندازہ رکوع قومہ کیا تہا بوقت قومہ شایان ہے سرا

زبان پاک تہی اسطرح گویا

لِرَبِّیَ الْحَمْدُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ

پہر اسکی بعد جو سجدہ مین آئے رہی وہ دیر تک سر کو جھکائے بیان کرتی رہی عظمت خدا کے
ستایش کی جناب کبریا کے

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

غرض سجدہ سی جب سر کو اوٹھایا کیا وہان بہی توقف سجدہ کا پڑہا مابین سجدون اس دعا کو
کہ یارب بخش دی میری تو

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

رسول اللہ نی یہہ سورتین چار پڑہین تہین چار رکعت مین بالتکرار بقر اول پڑہی پہر آل عمران
نسا اسکی بعد تہی وہ مائدہ خوان باوائی نماز چار رکعت رہی اسطرح سی مشغول حضرت
ولیکن سورۂ انعام کا نام لیا راوی نی بہر دفع ابہام کہ اوسکو شک یہان پیدا ہوا تہا
رجا ہی مائدہ انعام لایا

ح ۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً

بیان کی عائشہ نی یہہ حقیقت کہ یعنی یکشب شایان رحمت رہی مشغول یون یاد خدا مین
عبادت کی جناب کبریا مین کیا تہا ایک ہی آیت کو تکرار یہہ آیت رات بہر پڑہتی تہی بار بار

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ح ۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى
هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قِيْلَ لَهُ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَدَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہہ عبد اللہ ہی مرد صحابی حقیقت اپنی یون اوسنی بیان کی کہ مین جو یکشب حضرت نبی کا
بہنگام تہجد مقتدی تہا یہان تک آپ نی کی تہی درازی کہ آئی تہی مری جی مین یہہ آئے
کہا لوگون نی یہہ آیا خیال کیونکر کہ تو اپنی برے کو بیان کر کہا اوسنی کہ تہا یہہ خطرہ جو

کہ جب محبوب حق حضرت محمد　ہوئی مصروف و مشغول عبادت　رہی محو قیام باطوالت

تو اوس دم میری دل مین یہہ سمائی　کہ اب بس کیجئے اونسی جدائی　نبی کو چہوڑ کر مین بیٹہہ جاون

نہ تکلیف جماعت اب اوٹہاون

ح ١٤ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

کہا ہی عائشہ نی اور یہہ حال　کہ تہا حضرت نبی کا یہہ بہی احوال　وہ پڑہتی تہی نماز اسطرح پر بہی

اداکرتی قرارت بیٹہہ کر بہی　مگر رہتی تہین جسدم آیتین بیس　ویا باقی رہا کرتی تہین جالیس

کہڑی ہوکر پڑہا کرتی تہی حضرت　اون آیا تونکو تا اتمام رکعت　رکوع وسجدہ کر لیتی تہی جسدم

تو پڑہتی دوسری رکعت بہی باہم　وہ اوسمین بہی کیا کرتی تہی ایسا　کیا تہا رکعت اول مین جیسا

ح ١٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ

یہہ عبد اللہ ہی راوی خبر کا　جناب عائشہ سی اونسی پوچہا　کہ شاہ دین قسیم حوض کوثر

نوافل کو اداکرتی تہی کیونکر　کہی سائل نی سنی یہہ بات　کہ تہی اونکو یہین اوقات (?)

اونہین تہے بیشتر یہہ بات حاصل　کہڑی ہوکر پڑہا کرتی نوافل　قرارت سی فراغت جبکہ پاتی

رکوع مین پشت بالا کو جہکاتی　جو ہو جاتی تہی سجدہ سی فراغت　تو ہوتی پہر کہڑی فی الفور حضرت

کبہی طرز دگر اونکا چلن تہا　نوافل مین کہڑی ہوتی تہی عملا (?)　قراءت بہی وہ پڑہتی بیٹہہ کر ہی

رکوع و سجدہ بہی کرتی تہی بیٹہے

ح ١٦ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا

یہہ حفصہ زوجہ خیر البشر ہین | بیان کرتی روایت معتبر ہین | کہ یعنی تہی نبی کی یہہ عادت
کہ پڑہتی تہی بہ ترتیل قرات | پڑہا کرتی تہی وہ آیات قرآن | بترتیل حروف و حسن ادا کر
بتعدیل و بترتیل و مخارج | ادا کرتی قرأت کی مدارج | غرض اسطرح جو پڑہتی تہی سورت
توہوجاتی عیان اوسمین طوالت | جو اوس سورت سے بہی بڑی ہو | وہ اوس کی سامنی ہوتی تہی چہوٹی

ح ١٧ عن عائشة ان عائشة رضي الله عنها اخبرته ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يمت حتى كان

اكثر صلوته وهو جالس | بیان کی عائشہ نے یہہ حقیقت | کہ جب دیکہی تہی ایام رحلت
تو اون وزون شفیع روز محشر | | نوافل بیشتر بیٹہہ کر پڑہتی تہی اکثر

ح ١٨ عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين قبل
الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب في بيته وركعتين بعد العشاء في بيته

کہا نافع سے یہہ ابن عمر نے | کہ مین ساتہہ ختم المرسلین کے | پڑہی تہی ظہر کی پہلے دو رکعت
پڑہی پہر ظہر سے پیچہے دو رکعت | پس مغرب بہی دو رکعت مصطفی نے | پڑہی تہی گہر مین آخر الورا نے
نماز فرض پڑہ لی جب عشا کی | دو رکعت آپ نے گہر مین ادا کی

ح ١٩ عن حفصة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين حين يطلع الفجر وينادي المنادي قال ايوب اراه قال خفيفتين

ہوا حفصہ سے یہہ مذکور و منقول | کہ تہا یہہ آپ کا دستور و معمول | کہ ہنگام ظہور صبح حضرت
بزودی تہی پڑہا کرتی دو رکعت | موذن تہا اذان جسوقت دیتا | یہہ اوس ہنگام شیوہ آپکا تہا

ح ٢٠ عن عاصم بن ضمرة يقول سالنا عليا رضي الله عنه عن صلوة رسول الله صلى الله
عليه وسلم من النهار قال فقال انكم لا تطيقون ذلك قال قلنا من اطاق منا
ذلك صلى فقال كان اذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند العصر صلى
ركعتين واذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند الظهر صلى اربعا ويصلي
قبل الظهر اربعا وبعدها ركعتين وقبل العصر اربعا يفصل بين كل ركعتين بالتسليم
على الملائكة المقربين والنبيين ومن تبعهم من المؤمنين والمسلمين

یہہ تھا عاصم نام ہی ضمرہ کا بیٹا
مجھی بتلائی شاہ ولایت
کہا اوس سی جناب بو الحسن نی
ادا جو کر سکی فعل نبی کو
کہ لوگ تم مین نہی وہ طاقت اسکو
کہ جس ہنگام مین سورج نکلتی
پڑہا کرتی تھی دو رکعت وہ آدم
وہ اتنا دور ہوتا تہا افق سی
غرض یہہ ہی کہ پڑہتی چار رکعت
علاوہ اسکی پڑہتی چار رکعت
تہی قبل عصر پڑہتی رکعتین چار
جناب مصطفی کر کری دو دو
فرشتی جو مقرب ہین خدا کی

علی مرتضی سی اوسنی پوچھا
کہ ذہین وہ بہ ادای نوافل
علی مرتضی خیبر شکن نی
کہا عاصم نی یہہ سب کچھہ بجا ہی
بجا لاوی وہ افعال نبی کو
بلند ہوتا ہی مشرق سی وہ اتنا
جناب سرور سردار عالم
کہ وقت ظہر مغرب سی رہی دور
نماز چاشت ہی جس سی عبارت
نماز ظہر پڑہ لیتی جس ہنگام
جناب شاہ دین سلطان ابرار
دوگانہ پڑہ کی جو تسلیم فاصل
سلام اونپر ہی حضرت بہیجتی تہی
رہی اس واخل تسلیم حضرت

کہ کچھہ حال نماز روز حضرت
نماز کرتی تھی کس کس وقت شاہ ذی شان
کہ تم مین سی نہین طاقت کسیکو
مگر دلکا مری یہہ مدعا ہی
کہا تب اوس سی یہہ حضرت علی نی
کہ وقت عصر جھک جاتا ہی جتنا
پہر اسکی بعد جب خورشید چڑہ گئی
تو اوسدم بہی جناب پاک مغفور
پہر اسکی بعد قبل ظہر حضرت
تو بعد ظہر دو رکعت سی تہا کام
مگر پڑہتی بہی چار دن رکعتوں کو
کیا کرتی جناب عرش منزل
تمامی انبیا اور اونکی امت

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰی

(۱) عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ نَعَمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ

نماز چاشت کی احکام کو باب نوافل سے لکھون باہم ملا کر دل ہی رغبت دلاتا ہے

معاذہ نی یہہ پوچھا عائشہ سے نماز چاشت بہی حضرت پڑہتی بیان کی عائشہ نی یہہ حقیقت
پڑہا کرتی تہی حضرت چار رکعت وہ پڑہ لیتی تہی اس سی بہی زیادہ خدا کا جسقدر ہوتا ارادہ

(۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ

انس سی اسطرح آئی روایت چہہ رکعت چاشت کی پڑہتی تہی حضرت

۳ ح عن ام ہانی فانہا حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل بیتہا یوم فتح مکۃ فاغتسل فسبح ثمانی رکعات ما رأیتہ صلی صلوۃ قط اخف منہا غیر انہ کان یتم الرکوع والسجود

زبان ام ہانی کا بیان ہے — وہ اس احوال کو کرتی عیاں ہے — کہ روز فتح مکہ آپ آئے
مری گھر میں سی تشریف لائے — وہاں آکر نہائی تن کو دھویا — پڑہا پھر آٹھ رکعت کو اوسیجا
رکوع و سجدہ کرکی جلد حضرت — بزودی ہو گئی پڑھ کی فراغت

۴ ح عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا الا ان یجیٔ من مغیبہ

بیان کرتا ہی عبد اللہ پیا — کہ میں عائشہ سی یہہ کہا تہا — کہ پڑہتی تہی نماز چاشت حضرت
کہا اوسنی نہ تہی اونکی یہہ عادت — مگر جب وہ سفر سی پہر کی آتے — بوقت چاشت تہی تشریف لاتے
تو پڑہ لیتی تہی ہاں اوس روز اکثر — نماز چاشت تہی حضرت پیمبر

۵ ح عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی حتی نقول لا یدعہا ویدعہا حتی نقول لا یصلیہا

کہا ہی بوسعید با خبر نے — کہ تہی حضرت نماز چاشت پڑہتے — ماندہ از دوام و طرز دائم
رہا کرتی تہی اس عادت پہ قائم — کیا کرتی تہی ہم آپس میں گفتار — نچہوڑینگی کبھی اسکو وہ زنہار
پہر اسکی بعد مخدوم دو عالم — یہاں تک اوسکو کرتی ترک پیہم — کہ ہم کرتی تہی یہہ آپس میں چرچا
کہ اب اوسکو پڑہینگی وہ نہ اصلا

۶ ح عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدمن اربع رکعات عند زوال الشمس فقلت یا رسول اللہ انک تدمن ہذہ الاربع الرکعات عند زوال الشمس فقال ان ابواب السماء تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتی تصلی الظہر فاحب ان یصعد لی فی تلک الساعۃ خیر قلت افی کلہن قراءۃ قال نعم قلت ہل فیہن تسلیم فاصل قال لا

ابو ایوب انصاری کی تقریر — بعینہ اب یہاں ہوتی ہی تحریر — کہ ہنگام زوال شمس حضرت
پڑہا کرتی ہمیشہ چار رکعت — کیا یہہ عرض میں معتقد سے — کہ جب ڈہلتا ہی سورج آسمان سے
پڑہا کرتی ہیں حضرت رکعتین چار — ہمیشہ ان کا اسوقت ہر بار — کہا حضرت نے ہی یہہ وقت ایسا

ہوا کرتی ہین یہ راہی فلک وا — نہین جبتک نماز ظہر پڑہتے — کہلی رہتی ہین یہ دروازی فلک کی

مجہی یہہ بات ہی اوسوقت مرغوب — کہ میرا کوئی فعل احسن و خوب — بسوی آسمان جاوی زمین سے

ملی درگاہ رب العالمین سے — ابی ایوب انصاری نی پہر ہی — رسول اللہ سی یہہ بات پوچہی

کہ پڑہتی آپ ہین جو چار رکعت — پڑہا کرتی ہین ان سب مین قراءت — کیا ارشاد حضرت نی یہہ سنکر

کہ ان سب مین قرأت ہی مقرر — ہوا پہر ایسی اسکا بہی سائل — کہ ہی انمین پہلا تسلیم فاصل

کہا حضرت نی ہو اس سی خبردار — سلام ان چار مین ہی ایکبار

ح عن علی کرم اللہ وجہہ

انہ کان یصلی قبل الظہر اربعا وذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیہا عند الزوال ویمد فیہا

علی مرتضی کی تہی یہہ عادت — کہ قبل ظہر پڑہتی چار رکعت — کہا کرتی تہی وہ اس بات کو بہی

کہ یہہ عادت رسول اللہ کی تہی — کہ مین جسطرح ہون اسوقت پڑہتا — اسی صورت سی تہا معمول ان کا

کہ با طول و درازی چار رکعت — پڑہا کرتی تہی قبل ظہر حضرت

ح عن عبد اللہ بن سعد قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی بیتی والصلوۃ فی المسجد قال قد تری ما اقرب بیتی من المسجد فلان اصلی فی بیتی احب الی من ان اصلی فی المسجد الا ان تکون صلوۃ مکتوبۃ

یہہ عبد اللہ بیٹا سعد کا تہا — رسول اللہ سی اوسنی کہا تہا — کہ مین ہنگام ادائی نوافل

رہون گہر مین کہ ہون مسجد مین داخل — کہا حضرت نی تو یہہ دیکہتا ہے — کہ میرا گہر تو مسجد سی لگا ہے

ولیکن مجکو ہی محبوب یہہ بات — نوافل کو پڑہا کیجی جس اوقات — تو پڑہتی اسکو اپنی گہر مین کے

نماز فرض پر مسجد مین جاتی

باب ما جاء فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشۃ عن صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یصوم حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر قالت

وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ

رہا جو کچھ رویہ آپ کا صوم نوافل مین تفصیل وبیان یہان مدنظر ہی وسکو بتاتا ہے

جناب عائشہ سی یہہ خبر ہے بیان روزہ نیز لیث بہی ہے کہ اکثر بیشتر صوم نوافل
رکہا کرتے تہی وہ بارغبت دل رکہا کرتی تہی روزہ یہان تک کہ ہوتی تہی ہمین اسبات کی شک
کہ وہ روزہ پہ روزہ ہی کہین رکہے نہ دنکو اب کبہی کہائین پیئین گے پہر اسکی بعد جو کرتی تہی افطار
تو روزہ سی تہا اونکو سروکار یہان تک اون سی روزہ چہوٹ جاتا کہ ہمکو یہہ ہوا کرتا گمان تہا
کہ اب صوم نوافل کا کبہی نام نہ لیوینگی جناب نیک فرجام حقیقت یہہ ہے سوا اس سی علاوہ
کہ آئی جب سی وہ سوی مدینہ نہ حضرت نی رکہا پیہم برابر مہینی بہرتلک روزہ مقرر
ولیکن روزہ ماہ مبارک مہینی بہرتلک رکہتی تہی بیشک

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَا يُرِيْدَ اَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ نَائِمًا

کیا مسئول سائل نے انس کو کہ حال روزہ حضرت بتا تو انس بولا یہہ تہا اونکا قرینہ
کہ ہوتا تہا کوئی ایسا مہینہ کہ جسمین صوم رکہتی یہان تلک تہی کہ دلمین ہم کیا کرتی یہہ بیشک تہی
کہ اب روزہ نچہوڑینگی کبہی وہ رکہینگی بس زیادہ اس سی بہی وہ پہر اسکی بعد روزہ چہوڑ دیتی
نہ ہرگز صوم کا وہ نام لیتے یہان تک چہوڑتی صوم نوافل کہ ہمکو یہہ گمان ہوتا تہا حاصل
کہ پہر اب ہوینگی نہ صائم نہ حضرت ہونگی پہر روزہ کی قائم ہوا جسطرح حال صوم مذکور
ہوا حال نماز شب بہی مسطور کہ وہ راتونکو رہتی بسکہ بیدار پڑہا کرتی نوافل کو بتکرار
اگر تو دیکہتا ہنگام شب مین تو پاتا آپ کو طاعات رب مین پہر اسکی بعد جو کرتا گذارا
تو اونکو رات بہر سوتا ہی پاتا غرض عادت جناب مصطفیٰ کی باندازو طریق مختلف سے تہی
کبہی آرام وہ دیتی تہی تن کو سیاضت مین کبہی کہتی بدن کو

٣ عن ام سلمة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا شعبان ورمضان

بیان ہی ام سلمہ سے کے زبان کا   کہ مین تو کبہی دیکہا نہ ایسا
کہ پیہم متصل دو دو مہینے   رکہا ہو صوم بہی حضرت نبی نے
مگر شعبان کو رمضان سی ملا کر   رکہا کرتی تہی وہ روزہ برابر

٤ عن عائشة قالت لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر اكثر من صيامه في شعبان كان يصوم شعبان الا قليلا بل كان يصوم كله

جناب عائشہ کہتی ہین ایسا   کبہی ہین آپ کو ایسا نہ دیکہا
کہ وہ روزہ رکہا کرتی ہون اکثر   کسی ایام مین پیہم برابر
مگر شعبان مین ختم رسالت   رکہا کرتی تہی روزون کو بکثرت

٥ عن زر عن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلثة ايام وقل ما كان يفطر يوم الجمعة

ہوی منقول زر سی یہہ روایت   کہ عبد اللہ کہتا تہا کہ حضرت
رکہا کرتی تہی روزہ اول ماہ   یکم سی تا سوم باجان آگاہ
یہہ عادت آپکی ہر ماہ مین تہی   ریاضت یعنی خدا کی راہ مین تہی
بروز جمعہ بہی فرخندہ اوقات   کہا کرتی تہی اکثر صوم کی سات

٦ عن عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحرى صوم الاثنين والخميس

جناب عائشہ سی ہی روایت   بیان کرتی ہین وہ احوال حضرت
کہ روز پنجشنبہ ذات اطہر   رہا کرتی تہی روزہ دار اکثر
اسی صورت سے روزہ پیر کو   رکہا کرتی تہی باجان دل افروز

٧ عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان تعرض عملي وانا صائم

کلام بوہریرہ سی عیان ہے   کہ ختم المرسلین کا یہہ بیان ہے   کہ ہوتا ہی عیان جو پیر کا دن
تو اوس دن مین سبہی اعمال گن گن   خداوند جہان کی پاس لاوین   حضور کبریا مین سب دکہاوین
بروز پنجشنبہ سے ہے مقرر   کرین اعمال حاضر پیش داور   غرض سے ہی تئین روزہ کا رکہنا
پسند آتا ہی ان روزون بہت سا   یہہ ہی مقصود صوم روزہ داری   کہ جب اعمال جاوین پیش باری
تو ہی اپنی تئین محبوب یہہ بات   کہ جاوی صوم بہی اعمال کی سات

۸ ح عن عایشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من الشہر السبت والاحد والاثنین ومن الشہر الآخر الثلثاء والاربعاء والخمیس

سنو یہہ قول حضرت عایشہ کا | کہ ام المومنین کہتی ہین ایسا | کہ ہوتا تہا کوئی ایسا مہینا
کہ جسمین آپ کا تہا یہہ قرینا | کہ وہ روزہ سی ہوتی احمد اقدس | سنیچر اتوار اور پیر کی روزے
کبہی حضرت رکہا کرتی تہی وہ | سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ

۹ ح عن عایشة قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم فی شہر اکثر من صیامہ فی شعبان

بیان عایشہ یہہ دوسرا ہی | کیا ذکر ایسا ماجرا ہے | کہ وہ شعبان مین روزہ بکثرت
رکہا کرتی تہی باعین ریاضت | کسی ایام مین اس سی زیادہ | نرکہتی تہی رسول اللہ روزہ

۱۰ ح عن معاذة قالت قلت لعایشة رضی اللہ عنہا اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ثلثة ایام من کل شہر قالت نعم قلت من ایہ کان یصوم قالت کان لا یبالی من ایہ صام

معاذہ عایشہ کی پاس آکی | لگی کہنی یہہ ام مومنان سی | کہ یعنی تین روزہ ہر مہینے
رکہی ہی تہی بہلا حضرت نبی نے | کہا اوسنی کہ ہان ایسا ہوا ہے | رسول اللہ نی یون ہی کیا ہے
معاذہ پہر لگی کہنی دوبارا | کہ کیجی حال یہہ بہی آشکارا | وہ کرتی ابتدا کس روز سی تہے
رکہا کرتی تہی کن روزون مین روزے | شروع ماہ سی یا اوسط ماہ | دیا آخر مین کرتی صوم کی چاہ
کہا اوسنی وہ اس دستور پر تہے | بحال روزہ داری بی خطر تہی | نہ مطلب کچہہ او نہین تخصیص سی تہا
رکہا روزہ غرض جس روز چاہا

۱۱ ح عن عایشة قالت کان عاشوراء یوما یصومہ قریش فی الجاہلیة وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فلما قدم المدینة صامہ وامر بصیامہ فلما افترض رمضان وکان رمضان ہو الفریضة وترک عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ

ہوئی مروی روایت عایشہ سے | سنا راوی نی حضرت عایشہ سے | کہ روزہ ہی جو عاشورا کی دن کا
پسند آیا قریشی قوم کو تہا | غرض یہہ ہی کہ وقت جاہلیت | قریشی لوگ رکہتی تہی بکثرت

رسول اللہ کا جب وقت آیا | تو حضرت نی بہی اس روزہ کو رکہا | گئی مکہ سی جب سوئی مدینہ
وہان بہی آپ نی رکہا یہہ روزہ | کیا اصحاب کو بہی اس سی مامو | کہ یہہ روزہ رکہا کیجی مدستو
مگر جب روزہ ماہ مبارک | ہوا مسلم کی اوپر فرض بینک | تو روزہ روز عاشور کا چہوٹا
مگر اب حکم یہان وارد ہی آسا | رکہی یہہ صوم جسکی ولین آوی | نہین ما خوذ جو اس روز کہا

۱۲ عن علقمة قال سألت عائشة رضي الله عنها أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخص من الأيام شيئا قالت كان عمله ديمة وأيكم يطيق ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيق

ہوا ثابت کلام علقمہ سے | کہ وہ سائل ہوا تہا عائشہ سے | کہ کوئی روز مخصوص عبادت
کیا کرتی بہی تہی ختم رسالت | کہی مسئول نی سائل سی یہہ بات | کہ تہی وہ اس طریق و راہ کی سات
کیا کرتی تہی طاعات دوامی | عبادتین کہٹی اوقات سا کی | بہلا تم مین ہی ہی کس مین طاقت
کہ اونکی طرح سی ہو مشغول طاعت

۱۳ عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندي امرأة فقال من هذه قلت فلانة لا تنام الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم من الأعمال ما تطيقون فوالله لا يمل الله حتى تملوا وكان أحب ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي يدوم عليه صاحبه

روایت ہی یہہ حضرت عائشہ سے | کہ میری یہان رسول اللہ آئی | کوئی عورت جو بیٹہی تہی مری پاس
تو فرمانی لگی یون اشرف الناس | کہ ہی یہہ کون کچہہ اسکا بیان کر | مفصل حال کو اسکی عیان کر
کہا مینی یہہ عورت زاہدہ ہی | غرض ایسی چلین کی عابدہ ہی | نہین سوتی ہی یہہ ہرگز رات مین
سحر کرتی ہی شب کو یاد رب مین | کیا ارشاد حضرت نی یہہ سنکر | کہ جو کہتا ہون وہ لازم ہی تم پر
وہان تک تم کرو طاعت عبادت | کہ پاؤ آپ مین طاعت کی طاقت | قسم کہاتا ہون مین نام خدا کی
سنو یہہ بات تم راہ صفا کی | نہین لاتا ملالت رب عزت | تمہین جب تک نہین آتی ملالت
غرض یہہ ہی کلام مصطفا کی | کہ یہان تک کیجی طاعت خدا کی | جہان تک حوصلہ دلکا تمہارا ہو
گران بار ہی نہ کچہہ خاطر مین آوی | بیان کی عائشہ نی یہہ بہی حالت | کہ تہی حضرت کو اس طاعت سی الفت

کہ سب سی عبادت میں کامل اوس عملکا — بطور دائمی شاغل ہو رہتا

حج عن ابی صالح قال سألت عائشة وام سلمة ای العمل كان احب الی رسول الله صلی الله عليه وسلم قالتا ما ديم عليه وان قل

ابی صالح نی پوچھا تہا یہہ آپکی — جناب ام سلمہ عائشہ سی

کہ مجکو اوس عملکا نام بتا دو — کہ جو محبوب تہا محبوب رب کو — جناب ام سلمہ عائشہ سی

ابی صالح سی لین بات یہہ کہی — خوش آتا تہا نبی کو کام ایسا — ہمیشہ جسپہ ہوں انسان رہتا

بظاہر گرچہ چہوٹا سا عمل ہو — ولیکن دائما کرتا ہو اوسکو

حج عن عوف بن مالك يقول كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فاستاك ثم توضأ ثم قام يصلي فقمت معه فبدأ فاستفتح البقرة فلا يمر بآية رحمة الا وقف فسأل ولا يمر بآية عذاب الا وقف فتعوذ ثم ركع فمكث راكعا بقدر قيامه ويقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم سجد بقدر ركوعه ويقول في سجوده سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم قرأ آل عمران ثم سورة سورة يفعل مثل ذلك

بیان عوف نی ایسی حقیقت — کہ میں تہا ایک شب ہمراہ حضرت — جناب افتخار انبیا سے

کیا مسواک کو اول وضو سے — فراغت وہ ہوئی جب کر کی مسواک — وضو بہی کر اوٹہی شایان لولاک

کہڑی بس ہو گئی باعین تمکین — لگی پڑہنی نماز اوسدم شہ دین — اوٹہا مین بہی جناب پاک کی سات

جناب صاحب لولاک کی سات — نماز احمدی کا حال ظاہر — بیان کرتا ہوں ہے جو دلمین حاضر

کہ فارغ آپنی الحمد سی ہو — کیا آغاز پہر سورہ بقر کو — کہوں کیا آپکا طرز قراءت

کہ آتی تہی جہاں رحمت کی آیت — ٹہر جاتی تہی وسجا پڑہتی سی — طلب کرتی تہی رحمت کو خدا سی

کوئی ایسی اگر آتی تہی آیت — عذاب خفگی تہی جسمین حقیقت — ٹہر جاتی تہی واں بہی پڑہتی

پناہ حقتعالی سی مانگتی تہی — رکوع سید وسلطان ابرار — قیام پاک سی کم تہا نہ زنہار

غرض اوسدم جہکائی پشت والا — رہی حضرت بایں الفاظ گویا

سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة

پھر اسکی بعد جب سجدہ مین آئے رہی وہ دیر تک سر کو جھکائے تو اوسدم ہی حضور رب بارے
زبان پر یہہ رہی تسبیح جارے

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

اوٹھی سجدون سے فارغ جب وہ ہو کر پڑھی پھر دوسری رکعت برابر پڑھی ہان ال عمران کے قرات
پڑھی یہہ تیسری مین سورت اون چہارم جس گھڑی رکعت ادا کے تو اوسمین اور رہی سورت ادا کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

قرارت مین رسول اللہ کے حافظ ابو عیسی | بتصریح بیان کیا حدیثین اب سناتا ہے

جناب ام سلمہ سے کہا ہی کہ یون قران حضرت نی پڑہاہی قرارت کا یہہ اونکی ماجرا تھا
کہ ایک ایک حرف آپس سی جدا تھا

ح عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا

قتادہ نی انس سے اکی پوچھا کہ یہہ حال مفصل مجکو تبلا کہ فخر انبیا ختم رسالت
اوکسطرح کرتی تہی قرات انس بولا کہ تھی اسطور کی بات پڑہا کرتی تہی حضرت مد کی سات

ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ

جناب ام سلمہ سی روایت ہوئی وارد باحوال قرارت بیان کرتی ہین یہہ حال خوش آئین
کہ قرآن یون پڑہا کرتی تہ دین یہہ دیکہا اونکا انداز قرارت پڑہا کرتی جدا ایک ایک آیت

ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

کہا سائل نے حضرت عائشہ کہ آپ سے سنین اگاہ سیجے کہ پڑہتی آپ تھی کیسی قرارت

بلندی یا کہ پستی کی قرات　کبھی پس عائشہ نی اونسی پوچھی بات　کہ پڑھتی آپ تھی ہر طور کی سات
کبھی پڑھنی مین وہ اسرار کرتی　کبھی آواز کو اظہار کرتی　غرض طرز بلندی اور پستی
قبول خاطر خیر الورا تھی　کہا سائل نی حمد کبریا ہے　کہ امر دین مین گنجایش کی جا ہے

۵ ح عن ام هانئ قالت كنت اسمع قراءة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل وانا على عريشي

یہان راوی ہوی ہین ام ہانی　بیان کرتی ہین باشیرین زبانی　کہ سنتی اونکا پڑھنا سنا ہے
قرات سی جو قرآن کو پڑھا ہے　بوقت شب جو کرتی تھی تلاوت　تو مین سنتی تھی اپنی گھر قرات

۶ ح عن معاوية بن قرة قال سمعت عبد الله بن مغفل يقول رأيت النبي صلى الله عليه وسلم على ناقته يوم الفتح وهو يقرأ انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال فقرأ ورجع قال وقال معاوية بن قرة لولا ان يجتمع الناس علي لاخذت لكم في ذلك الصوت او قال اللحن

بیان قرہ کی بیٹی نی کیا ہی　کہ عبد اللہ سی مینی سنا ہے　بیان کرتا ہی عبد اللہ
کہ مینی سرور عالم کو دیکھا　کہ تھی بیٹھی ہوی بالای ناقہ　رسول اللہ روز فتح مکہ
وہ اوس دم پڑہ رہی تھی با خوش الحان　عجب لہجہ سی یہہ آیات قرآن

انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر الى آخره

پڑھی جاتی تھی اوس ہنگام و اوقات　نہایت خوش ادا ترجیع کی سات　کہا راوی نی جو پڑھتی آن
تو مین بھی قرات اون سناوں　ولیکن ہی یہان اس بات کا ڈر　کہ مجکو گھیر لینگی لوگ آکر

۷ ح عن قتادة قال ما بعث الله نبيا الا حسن الوجه حسن الصوت وكان نبيكم حسن الوجه حسن الصوت وكان لا يرجع

قتادہ سی ہوی مروی روایت　بیان کرتا ہی اخلاق رسالت　کہ جو پیغامبر دنیا مین آئی
خوش آوازی وہ اپنی سات لایا　بحسن صورت و صوت دل آرا　ہوی پیغامبر دنیا مین پیدا
تمہاری بھی نبی خیر البشر کو　ہوی حاصل تمامی خوبی سو　ملی اونکو خوش آوازی کی دولت
نہ پڑھتی پر مرجع وہ قرات　بروز فتح جو ترجیع کی تھی　تو وہ ناقہ کی اوپر عارضی تھی

۸ ح عن ابن عباس قال كان قراءة النبي صلى الله عليه وسلم ربما يسمعها من في الحجرة وهو في البيت

کہی عباس کی بیٹی نے یہ بات کہ پڑھتے آپ تھے اس طور کی تھے
سنا کرتی قرأت کو وہ شخص کہ رہتے تھے قریب خانہ خاص

باب ما جاء في بكاء رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱ ح عن عبد الله بن الشخير قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي ولجوفه أزيز كأز

ہوا ثابت بکائی شاہ محشر سے یہ کہ آپ نے | کہ رونا آپکا ہم عاصیوں کو بخشوا تا ہے

کیا جاتا ہے جو احوال تحریر کہ راوی جسکا ہے فرزند شخیر
کہا اوسنے سنو میری حقیقت کہ گذرے ہے ایکدن ایسی حقیقت
کہ میں حضرت نبی کے پاس آیا تو وہاں مشغول طاعت اونکو پایا
نماز اوسوقت جو پڑھتے تھے حضرت تو تھی [illegible] سے یہ حالت
درون سینہ کو میں سے وہاں صدا آتی تھی شکل دیگ جوشاں

۲ ح عن عبد الله بن مسعود قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ علي فقلت يا رسول الله أقرأ عليك وعليك أنزل قال إني أحب أن أسمعه من غيري فقرأت سورة النساء حتى بلغت وجئنا بك على هؤلاء شهيدا قال فرأيت عيني النبي صلى الله عليه وسلم تهملان

کہا مسعود کے دانا پسر نے کہ مجھسے یون کہا میرے پدر نے
کہ تو آیات وحی آسمانی بیان کر سامنے میرے زبانی
کیا معروض میں نے پیش حضرت کہ میرے واسطے کب ہے یہ طاقت
کلام حق ہوا ہے تم پہ نازل قرأت کی حقیقت تمکو حاصل
پڑھوں میں آپ کے آگے قرأت مجھے یعنی نہیں ایسی لیاقت
کیا ارشاد پھر خیر الورا نے رسول اللہ ختم انبیا نے
کہ میں آیات قرآنی کا سننا زبانی غیر سے ہوں دوست رکھتا
جو سمجھا آپکی میں مدعا کو وہیں پڑھنے لگا سورہ نسا کو
غرض جب پڑھتے پڑھتے میں حضرت زبان پر آگئی میری یہ آیت

وجئنا بك على هؤلاء شهيدا

تو یہین نے اوسکہڑی دیکہا یہہ حالم — کہ رونی ہتی رسول اللہ بیہم

ح عن عبد الله بن عمرو قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي حتى لم يكد يركع ثم ركع فلم يكد يرفع راسه ثم رفع راسه
فلم يكد ان يسجد ثم سجد ولم يكد ان يرفع راسه ثم رفع راسه فلم يكد ان يسجد ثم سجد
فلم يكد ان يرفع راسه فجعل ينفخ ويبكي ويقول رب الم تعدني ان لا تعذبهم وانا
فيهم رب الم تعدني ان لا تعذبهم وهم يستغفرون ونحن نستغفرك
فلما صلى ركعتين انجلت الشمس وقام فحمد الله تعالى واثنى عليه ثم قال ان
الشمس والقمر آيتان من آيات الله فان انكسفا فافزعوا الى ذكر الله تعالى

ہی ابن عمرو عبد اللہ کہتا — وہی اس باتکو مذکور کرتا — کہ یعنی ایکدن سورج گہا تہا
زمانہ وہ رسول اللہ کا تہا — غرض یہہ دیکہکی سورج کی حالت — لگی پڑہنی نماز اوسوقت حضرت
قیام ایسا کیا بس طول کی سات — کہ سمجہی ہم کہ وہان اسطرح کی بات — کہ اب شاید کہڑی ہی رہ سکی
رکوع وسجدہ کا ہیلو کرینگی — جہکی حضرت جو پہر زانو پہ رکہہ ہاتہہ — رہی اتنا خشوع وعجز کی ساتہہ
کہ یہہ اوسدم گمان تہا ہر بشر کا — کہ اب قومہ مین آوینگی نہ اصلا — بحال قومہ جسدم آپ آئی
تو وہان اتنا رہی سر کو اوٹہائی — کہ وقت قومہ پیدا تہی یہہ حالت — کہ سجدہ کو نہین جائینگی حضرت
غرض وہ آگئی سجدہ مین جسدم — جہکائی پہر رہی با دیدہ نم — گمان تہا دیکہکر حال طوالت
نہین ہوینگی سجدہ سی فراغت — غرض اوسوقت حضرت آہ بہر کر — کہی جاتی تہی یون با دیدہ تر

رب الم تعدني ان لا تعذبهم وانا فيهم رب الم تعدني ان لا تعذبهم وهم يستغفرون ونحن نستغفرك

وہین ہنگام اتمام دو رکعت — عیان ہونی لگی آثار رحمت — گہن خورشید کی صورت سی چہوٹا
جہان تاریکی وظلمت سی چہوٹا — اوٹہی پہر حضرت محبوب سبحان — ہوئی مشغول حمد وشکر یزدان
فراغت ہوکی حمد کبریا سی — کہی یہہ بات مخلوق خدا سی — کہ ہو جو دیکہتی شمس وقمر کو
نشان قدرت ایزد ہی جانو — یہہ دو لو جب گرفتار گہن ہون — اسی سبحہ وتسبیح ومحو ہون

تہین اوس وقت مین لازم ہی یا رب ۔ امان چاہو خدا کی یاد کی سات

٤ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَهُ تَقْضِي فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبْكِيْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاكَ تَبْكِيْ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ اَبْكِيْ اِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَهُ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى

پسر عباس کا راوی اخبار ۔ یہان کرتا ہی یہہ احوال اظہار ۔ کہ تہی حضرت نبی کی ایک دختر
بعمر خود ضعیف تن سے لاغر ۔ مرض سے وہ گرفتار محن تہی ۔ قریب مرگ وہ پاکیزہ تن تہی
جو دیکہا آپ نی یہہ حال دختر ۔ بغل مین لے لیا اوسکو اوٹہاکر ۔ پہر اسکی بعد جو خاطر مین آیا
نبی نی سامنے اپنی لٹایا ۔ غرض اوس دختر حضرت کی رحلت ۔ ہوی پیش جناب شان رحمت
وہان جو ام ایمن نی یہہ دیکہا ۔ لگی رونی کہ وا دردا دریغا ۔ کہا تب آپ نی اوس نیک تن سی
کہ تو روتی جو ہی رنج و محن سی ۔ رسول اللہ کی نزدیک تجکو ۔ نہین لازم کہ ہی نوحہ گری تو
کہا تب ام ایمن نی کہ حضرت ۔ تمہین بہی دیکہتی ہون مین برقت ۔ کہا حضرت نی رقت مجکو کب ہی
یہہ رونا عین رحمت کا سبب ہی ۔ کہ ہی مومن کو حاصل خیر کی بات ۔ بہر صورت تمامی حال کی سات
بوقت مرگ جب پہلو سی اوسکے ۔ نہایت بیکلی سے جان نکلے ۔ تو اوس دم بہی نہین کرتا وہ نالے
ادا کرتا ہی حمد و شکر باری

٥ ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تُهْرَقَانِ

کہی ہی عائشہ نی یہہ حقیقت ۔ کہ خیر المرسلین ختم نبوت ۔ بوقت رحلت عثمان مظعون
ہوی غمگین نہایت اور محزون ۔ وہ عثمان جو پسر مظعون کا تہا ۔ قضائی ایزدی سی جب مرا تہا
رسول اللہ نی اوس وقت آکر ۔ دیا بوسہ رخ عثمان پہ اوسکے

ہوئی اوسپیار کی مرنی سی کرنا لکن کہ ردی نی نفسانیت کہا یہان کہ تھین جناب محمد مصطفی کی

ہوئی تھین شدت وقت کی جاتے

عن انس بن مالك قال شهدنا ابنة لرسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر فرأيت عينيه تدمعان فقال أفيكم رجل لم يقارف الليلة قال أبو طلحة أنا

انس کہتا ہی ایسا ماجرا تھا	کہ میں بھی اوسجگہ حاضر ہوا تھا	جہان ختم رسل سردار عالم
جلیس قبر تھی با دیدۂ نم	جنازہ دختر خیر البشر کا	ہوئی دفن وہان لا کر کہا تھا
رسول اللہ تھی با عین تر	نہایت اشک ریزان چشم حضرت	کیا ارشاد ایسا شاہ دین نے
جناب پاک ختم المرسلین نے	کہ ہی ایسا کوئی جو آج کی شب	ہوا ہو وی نہ وہ خواہان مطلب
باہل خود نکی جو یعنی قربت	اوسی کا حاصل ہوا اس سی قربت	ابوطلحہ ہوا اوسوقت گویا
کہ میں ہون یا رسول اللہ ایسا	ہوا اوسکی لئی پھر حکم حضرت	کہ بوطلحہ ہی اتری دفن میت
اتاری قبر میں بیٹی او آنحضرت کی		ابوطلحہ نی میت قبر میں اتارا

باب ما جاء في فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن عائشة رضي الله عنها قالت انما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ينام عليه من

بیان بستر و فرش جناب سرور عالم	جہان کی جو تمکو خواب غفلت سی جگاتا

جناب عائشہ سی یہ خبر ہے	بیان بستر خیر البشر ہے	کہا اوس محرم راز نبی نے
بنا بستر رسول اللہ کا تھا	بنا تھا چمڑے سے اس کا بستر	بھرا تھا لیف خرما اوسکی اندر

عن جعفر بن محمد عن ابيه قال سئلت عائشة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت من ادم حشوه ليف وسئلت حفصة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت مسحا نثنيه ثنيتين فينام عليه فلما كان ذات ليلة قلت لو ثنيته اربع ثنيات كان اوطأ له فثنيناه باربع

ثنيتين فلما أصبح قال ما فرشتموني الليلة قالت قلنا هو فراشك إلا أنا ثنيناه بأربع ثنيات قلنا هو أوطأ لك قال ردوه لحالته الأولى فإنه منعتني وطاءته صلاتي الليلة

کلام جعفر صادق زبان ہے | کہ میرا باپ یون کرتے بیان ہے | کہ کیفیت فرش احمدی کے
کسی نے عائشہ سے جا کے پوچھی | کہ بستر سرور کون و مکان کا | تمہارے گھر مین کیسی طرح کا تھا
کہا سائل سے ام مومنان نے | رسول اللہ کے آرام جان کے | کہ تھا ہان جنس چرمی کا وہ بستر
بھرا تھا لیف خرما سے سراسر | اسی طرح سے کوئی سائل حال | گیا تھا پوچھنے حفصہ سے احوال
کہ ام المومنین حضرت نبی کا | تمہارے گھر مین فرش خواب کیا تھا | کہا حفصہ نے یہہ احوال سنکر
کہ تھا ٹاٹ تھا حضرت کا بستر | وہ بستر واسطے خیر البشر کے | بچھا دیتی تھی دوہرا اسکو کرکے
بوقت شب جناب نیک فرجام | کیا کرتی تھی اوس بستر پہ آرام | کیا مینے یہہ اندیشہ کسی رات
کہ وہ سویا کرین آرام کی سات | یہہ بستر چارتہ کرکے بچھاؤن | اونہین بن سے راحت سے سلاؤن
غرض جب چارتہ کرکے بچھایا | انہون نے صبح تک آرام پایا | کہی وقت سحر حضرت نے یہہ بات
بچھایا فرش کیسا آج کی رات | کہا حضرت نبی سے مین ایسا | وہی فرش قدیمی آپکا تھا
کہ دلمین میری آئی تھی یہہ بات | کہ سوئین آپ کچھہ آرام کی سات | تو مینے اسلیے بستر تمہارا
بنا کر چارتہ شب کو بچھایا | جواب ایسا دیا حضرت نے سنکر | کہ تھی یہہ ٹاٹ کا بہتر ہی بستر
بچھایا کر اسے دوہرا ہی کرکے | کہ یہہ ایسا نہ ہو مجکو ضرر دے | کہ جیسے نرمی بستر نے یہہ رات
تہجد سے مجھے روکا اس آفت

باب ما جاء في تواضع رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تطروني كما أطرت النصارى عيسى بن مريم إنما أنا عبد الله فقولوا عبد الله ورسوله

یہان کسو طرح کیجیو ... تواضع کرو | کہ یہان خادمین عاجزی سر کو جھکاتی

کہا خطاب کی بیٹی عمر نے　کہ مجھسی یون کہا خیر البشر نے　کہ میری وسطی ہنگام تعریف
نہ اس درجہ کرو اظہار توصیف　کہ جیسی عیسی مریم کی بابت　نصاری نے کہا ہی بی نہایت
یہان تک اونکی درجہ کو بڑھایا　کہ آخر کہدیا بیٹا خدا کا　محمد بندہ درگاہ رب ہی
خدا کی بندگی مین روز و شب ہے　کہو بندہ مجھی تم اوس خدا کا　کہ جسنی مجکو پیغمبر بنایا

۲ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِيْ فِيْ اَيِّ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتِ اَجْلِسْ اِلَيْكِ

انس اوسی بیان کرتا ہی کیا　رسول اللہ کی خلق حسن کا　کہ آئی کوئی عورت پیش حضرت
لگی کہنی کہ ای ختم رسالت　مجھی لاحق ہوا ہی اب کوئی کام　وہ یعنی آپ سی ہوویگا انجام
کہا حضرت نی اوس عورت سے ایسا　مدینہ مین جہان چاہی بیٹھا جا　تیری خاطر سی مین بیٹھا رہونگا
کہیگی مجھسی جو حاجت سنونگا

۳ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ

انس اوسی جو ہی مالک کا بیٹا　بیان کرتا ہی عادات نبی کا　کہ کرتی تہی مریضون کی عیادت
جنازون کے بھی جاتی ساتھ حضرت　سمائی تہی یہہ طرز انکساری　حمر کی پشت پر کرتی سواری
اگر کوئی غلام بی بضاعت　رسول اسکی کرتا تہا دعوت　تو وہ اقبال کر لیتی تہی اوسکا
کہ عاجز پرور ایسے مدعا تہا　ہوئی قوم قریظہ سی لڑائی　تو اوسدن تہی یہہ اونکی [illegible]
حمار برق پیکر زیر ران تہا　خیال رزم قوم کافران تہا　کہون کیا بات اونکی سادگی کی
زمام لیف خرما کا تہی مین تہی　بجای زین جو پالان کسا تہا　تو وہ بھی لیف خرما کا بنا تہا

۴ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْاِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ وَلَقَدْ كَانَتْ لَهُ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ

انس یہہ اور جو کرتا بیان ہے　بیان حلم ختم مرسلان ہے　کہ تہا دستور یہہ خیر البشر کا

کہ جو دعوت کوئی حضرت کی کرتا   اگر ہوتی وہ دعوت اسطرح کے   کہ ہوتی جو کی روٹی اور چربی
بعین مرحمت تشریف لاتے   زروی حلم نان جو کو کہاتے   بیان یہہ اور بھی کرتا ہی راوی
کہ تہی وہ جو زرہ حضرت کی بہی   یہودی سی قرض کچھ لیا تہا   زرہ کو پاس اوسکی رکھہ دیا تہا
رہی لاتی یہان تک اوسکی عسرت   نہ چھوٹی وہ زرہ تا وقت رحلت

ح ۵ عن انس بن مالك قال حج رسول الله صلى الله عليه وسلم على رحل رث وعليه قطيفة لا تساوي اربعة دراهم فقال اللهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة

ہوا معلوم یہہ قول انس سے   کہ روز حج رسول اللہ آئے   سواری کا یہہ اونکی ماجرا تہا
جہاز کہنہ اشتر پر کسا تہا   وہ چادر آپ جو اوڑہی ہوئی تہے   تو یہہ ہوتا تہا ثابت دیکہنی سی
کہ یہہ جو چادر شاہ امم ہی   بہا مین چار درہم سی کم ہی   یہان بعضون نے کی ہی یہہ بہی گفتار
کہ تہی اوڑہی وہ چادر شاہ ابرار   پڑی تہی اونٹ پر وہ چادر پاک   کہ بیٹھی جسپہ تہی شاہان لولاک
غرض اوسدم جناب مصطفائی   دعا اسطرح کی خیر الورا نی

اللهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة

ح ۶ عن انس بن مالك قال لم يكن شخص احب اليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكانوا اذا راوه لم يقوموا لما يعلمون من كراهته لذلك

انس کہتا ہی اب ایسی حقیقت   کہ تہی یاران حضرت کی یہہ حالت   نرکہتی تہی کسیکو دوست اصحاب
بجز ذات محب رب وہاب   فدا تہی آپ پر سو جان جی سی   مگر باہر تہی اونکی خوشی سی
غرض یہہ ہی کہا این حب والفت   نہ اوٹہتی تہی پی تعظیم حضرت   ادا فہمی سی وہ پہچانتی تہی
کہ ناخوش آپ ہین ایسے ادا سی

ح عن الحسن بن علي رضي الله عنهما قال سالت خالي هند بن ابي هالة وكان وصافا عن حلية رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اشتهي ان يصف لي منها شيئا فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما يتلالو وجهه تلالو القمر ليلة البدر فذكر

الحديث بطوله قال الحسن فكتمتها الحسين زماناً ثم حدثته فوجدته قد سبقني إليه فسأله
عما سألته عنه ووجدته قد سأل أباه عن مدخله وعن مخرجه وشكله فلم يدع منه شيئاً
قال الحسين فسألت أبي عن دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان إذا أوى إلى
منزله جزأ دخوله ثلاثة أجزاء جزءاً لله عز وجل وجزءاً لأهله وجزءاً لنفسه ثم جزأ جزأه بينه
وبين الناس فيرد ذلك بالخاصة على العامة ولا يدخر عنهم شيئاً وكان من سيرته في جزء الأمة
إيثار أهل الفضل بإذنه وقسمه على قدر فضلهم في الدين فمنهم ذو الحاجة ومنهم ذو الحاجتين
ومنهم ذو الحوائج فيتشاغل بهم ويشغلهم فيما يصلحهم والأمة من مسألتهم عنه وإخبارهم
بالذي ينبغي لهم ويقول ليبلغ الشاهد منكم الغائب وأبلغوني حاجة من لا يستطيع إبلاغها
فإنه من أبلغ سلطاناً حاجة من لا يستطيع إبلاغها ثبت الله قدميه يوم القيامة ولا
يذكر عنده إلا ذلك ولا يقبل من أحد غيره يدخلون رواداً ولا يفترقون إلا عن ذواق
ويخرجون أدلة يعني على الخير قال فسألته عن مخرجه كيف كان يصنع فيه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخزن لسانه إلا فيما يعنيه ويؤلفهم ولا ينفرهم
ويكرم كريم كل قوم ويوليه عليهم ويحذر الناس ويحترس منهم من غير أن يطوي
على أحد منهم بشره ولا خلقه ويتفقد أصحابه ويسأل الناس عما في الناس ويحسن
الحسن ويقويه ويقبح القبيح ويوهيه معتدل الأمر غير مختلف لا يغفل مخافة
أن يغفلوا أو يملوا لكل حال عنده عتاد لا يقصر عن الحق ولا يجاوزه الذين يلونه من الناس
خيارهم أفضلهم عنده أعمهم نصيحة وأعظمهم عنده منزلة أحسنهم مواساة ومؤازرة
قال فسألته عن مجلسه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم ولا يجلس إلا على ذكر
وإذا انتهى إلى قوم جلس حيث ينتهي به المجلس ويأمر بذلك يعطي كل جلسائه بنصيبه لا
يحسب جليسه أن أحداً أكرم عليه منه من جالسه أو فاوضه في حاجة صابره حتى يكون هو المنصرف ومن سأله حاجة
لم يرده إلا بها أو بميسور من القول قد وسع الناس بسطه وخلقه فصار لهم أباً وصاروا عنده في الحق سواء مجلسه مجلس علم و

وَكَبِيرُهُمْ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثَى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ

روایت ہی امام متقی سے
حسن ابن علی سبط نبی سے
کہ مین نی ہند سی یکبار پوچھا
کہ وہ مداح ختم المرسلین تہا
کہ حضرت مصطفی کی وصف اوصاف
بیان کیجی ہماری سامنی صاف
مجھی اس بات کی یعنی ہی چاہت
سناوی مجکو کچہہ تو نعت حضرت
کہا اوسنی کہ تہی محتشم عالم
بزرگ و نامور محمود و اکرم
یہہ تہا چہرہ کو اونکی نور حاصل
کہ ہو جیسی فروغ ماہ کامل
بطولانی حسن سی اس خبر کو
کہا تہا ہند نی با طرز نیکو
حسن کہتی ہین یہہ اخبار ملنے
چہپائی تہی حسین اپنی اخی سی
پس مدت عرض مین نی یہہ اخبار
حسین ابن علی سی کی جو اظہار
تو پایا اسطرح کا مین نی احوال
کہ ہند ابن ابی ہالہ سی یہہ حال
براتر نی میری مجہسی بہی اگی
سنا ہی تہا جو پوچہا شوق دل سی
حقیقت اور بہی مین نی یہہ پائی
کہ میری باپ سی بہی میرا بہائی
سبہی باتون کا سائل ہو چکا ہی
اوسی سب حال حاصل ہو چکا ہی
کہ تہی کسطرح سی وہ گہر مین اتی
وہ کس انداز سی باہر تہی جاتی
سبہی شکل و شمائل مصطفائی
پدر نی میری بہائی کو بتائی
کہا شبیر سی مین نی کہ بہائی
بتا مجکو وہ حال مصطفائی
کہ جو کچہہ باپ سی تم نی سنا ہی
سنون مین بہی بہلا وہ حال کیا ہی
کہا شبیر نی ان سی برادر
ہوئی تہی یہہ حقیقت اسطرح پر
ہوا تہا باپ سی مین اپنی سائل
کہ گہر مین جب نبی ہوتی تہی داخل
تو اوس جا کیا کیا کرتی تہی حضرت
وہان تہی آپ کی کیا رسم و عادت
کہا میری پدر نی مجہسی ایسا
کہ یہہ معمول تہا حضرت نبی کا
وہ کرتی تین حصہ اپنی اوقات
کہ تہی جو گہر وہ مین اخلاق کی ذات
غرض اوس حصہ اول مین حضرت
خدائی پاک کی کرتی عبادت
دوم حصہ کی اندر عاشقانہ
ادا کرتی حقوق اہل خانہ
باخر وہ جو حصہ تیسرا تہا
مقرر تہا برائی ذات والا
مگر اوس تیسری حصہ کی اوقات
ہوئی تہی منقسم اس طور کی سات
کہ تہی وہ جو نہایت خاص اشخاص
حضور پاک مین آکر باخلاص
مشرف ہوتی فیض احمدی سی
عوام الناس کو تعلیم کرتی
خواص و عام سی حضرت ای صلا

فیض ظاہر و باطن نہ [illegible] کا رسول اللہ کی تھی یہہ بھی سیرت کہ وہ جو وقت تھا مخصوص امت

تو اوسمین اہل فضل و علم اکثر باذن شاہ دین آتی و تا [illegible] غرض اونپر بقدر فضل اسلام

رسول اللہ فرماتی تھی انعام یہانتک آتی تھی جو اشخاص امت کوئی رکھتا تھا اوسمین ایک حاجت

کوئی دو حاجتون کا تھا طلبگار کسیکی و سطی حاجات بسیار جناب رحمت عالم سبھون سی

زروی مکرمت مشغول رہتی ہوا کرتی تھی جو اصلاح کی بات رکھا کرتی اونہین مشغل کی ساتھ

کسی نی آنکی جو بات پوچھی بتاتی بات اوسکی فائدہ کی کہا کرتی تھی یہہ بھی اشرف الناس

کہ جو اشخاص آتی ہین [illegible] اونہین لازم ہی کچہہ سنکی جاوین وہ اون لوگون کو یہہ باتین سناوین

کہ محفل سی [illegible] جو لوگ ہین دور رہی مجبور وہ ہوکر کی معذور نہووی گر کسی مین اتنی طاقت

کہ لاوی مجہہ تلک وہ اپنی حاجت تو ہی لازم یہان جو شخص آوین مجھی حاجات غائب سی خبر دین

سنو یہان او رہی تحقیق کی بات کہ گر ہووی کوئی حاجا کی سات غرض ہووی وہ حاجتمند ایسا

کہ سلطان تک نہو اوسکا گذارا تو اوسنی بندہ کی حاجت کو لی لاکر سنا دی خدمت سلطانمین جاکر

یہہ اوسکا مرتبہ نزد خدا ہی کہ وہ ثابت قدم روز جزا ہی قیامت مین خداوند تعالی

رکھی ثابت قدم حاجت رسا کا نہوتا ذکر کچہہ نزدیک حضرت بجز ذکر و بیان اہل حاجت

غرض جو حاجتون کا مبتلا تھا قبول خاطر خیر الوری تھا حضور پاک مین ہوتی تھی داخل

تمامی طالبان علم و فاضل نہوتی تھی جدا محبوب رب سی مگر وہ کہانی پینی کی سبب سی

نکلتی وہان سی اہل سعادت تو ہوتی ہادی راہ ہدایت کیا حسنین نی ہی بذکور ایسا

کہ اپنی باپ سی ہم نی پوچھا کہ جب آتی تھی حضرت گہر سی باہر لیا کرتی تھی کیا باہر نکل کر

کیا میری پدر نی تب یہہ کور کہ تہا یہہ آپ کا معمول و دستور زبان پاک کو وہ بی ضرورت

تکلم کی کبہی دیتی نہ رخصت کیا کرتی تھی وہ یارون کو باہم کہ الفت سی رہین باہم فراہم

نہ تہی یہہ بات حضرت کو گوارا کہ انمین صورت نفرت ہویدا شریف قوم جو ہوتی تھی اشخاص

باکرام رسول اللہ تھی خاص شریف قوم کو کرتی تھی والی بابذال عنایات تو اسکی

سبھی لوگوں کو تھی حضرت ڈراتے　عذاب کبریا قہر خدا سے　وہ اپنی ذات پاک باصفا کے

نگہبان و امین و پاسبان تھے　نہ ہوتی وہ کسی سے بی مروت　بحسن خلق فرماتی تھی شفقت

تفقد آپ کا اصحاب پر تھا　بہت لطف و کرم احباب پر تھا　کیا کرتی سبھوں کی پرسش حال

کہ ہے کس طرح یعنی حال و احوال　اگر سنتی کسی سے خیر کی بات　تو آتی پیش و تحسین کے سات

کلام احسن و بہتر کو حضرت　بتایید سخن دیتے تھی قوت　ہوا کرتی قبیح و زشت جو بات

نہ ہوتی ملتفت اوس بات کے سات　کلام زشت کی ختم رسالت　کیا کرتی تھی سنتی ہی حقارت

طریق وسط و امر میانہ　وہ رکھتی تھے پسند جاودانہ　مخالف تھا نہ اونکا طور و دستور

امور اختلافی سی رہی دور　نہ ہوتی تھی کبھی امت سی غافل　لگا رہتا بہت اوسکی طرف دل

اگر ڈر تھا اونہیں اس بات کا تھا　کہ یہہ غافل نہو جاوین مبادا　امور دین سے یعنی بغفلت

نہ اپنی دل مین لاوین یہہ ملالت　رسول اللہ رہتی تھے بہر حال　امور لابدی سے فارغ البال

غرض اسباب جو جسکا م کا تھا　وہان رہتا تھا موجود و مہیا　نہ وہ تقصیر امر دین مین کرتی

حد حق سے قدم باہر نہ دہرتی　بہ نزدیک نبی رہبر محشر　وہی اشخاص تھے بہتر سراسر

کہ جو لوگوں کو کرتی تھی نصیحت　نہ رکھتی تھے امور دین سی غفلت　بزرگ و نامور و شخص تھا وہان

کہ جو لوگون سے ہو مصروف احسان　مواسات و کرم سی پیش آتے　بطلب رحمت و امداد لاوے

کہا پہر یون حسین ابن علی نے　کہ مین نے پہر یہہ پوچھا تھا پدر سے　کہ تھا کیا مجلس حضرت کا دستور

کرو اس ذکر سی بہی مجکو مسرور　جواب ایسا پدر سی مین نے پایا　کہ بزم پاک کا دستور یہہ تھا

لیا کرتی تھی ذکر اللہ کا نام　بآغاز و بانجام و باتمام　اگر حضرت کسی محفل مین آتے

جہان پاتے جگہہ وہان بیٹہہ جاتے　صف آخر مین وہ لیتی تھی آرام　نشست صدر محفل سی تھا کام

کیا کرتی تھی امت کو بہی ارشاد　کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد　کسیکی تم اگر محفل مین آو

جہان پاو جگہہ وہان بیٹہہ جاو　جسی مجلس مین حضرت کی گذر تھا　نصیب اپنی سی ہوتا بہرہ ور تھا

سنو یہہ اور بہی اعجاز کی بات　اونہین تھا یہہ کرم ہر شخص کی سات　کہ کرتا ہر بشر ایسا گمان تھا

کہ مجھ پر خاص ہی اکرام اونکا　بہ نزدیک قسیم حوض اکثر　گرامی کون ہی میری برابر
جناب سرور دنیا و دین کا　جلیس و ہمنشین جو شخص ہوتا　وہ ایسا شخص حاجتمند آتا
کہ لیکر آپ کو ہمراہ جاتا　تو ہنگام حضور اہل حاجت　یہان تک صبر فرماتی ہی حضرت
کہ وہ اہل غرض اہل تمنا　وہانسی آپ بہی تہا پہرکی آتا　سوال اونسی کیا جس شخص نی جو
نکالا پہر لی تہی آپ اوسکو　دیا اوس سائل حاجت نی حضرت　کیا کرتی کلام مہر و شفقت
یہہ حسن خلق یہہ صافی بیان تہا　فصاحت جسکی لوگونمین ہیدا　سبہونکی سات تہی یکسان مہربان
کہ ہو بیٹی جیسی مہربان باپ　بانعام شفیع روز محشر　سبہی آپسمین تہی یکسان برابر
کہون کیا مجلس خیر الورا تہی　مقام علم و دین جائی حیا تہی　بیان صبر و سکونت کا کرون کیا
بلند آواز وہان کرتی نکرتا　یہہ تہا بزم امانت کا تقاضا　کسیکا عیب وہان ظاہر نہوتا
حرام و فحش سی نہار زنہار　نہ اوس مجلس مین کرتا کوئی گفتار　اگر اوس اہل بزم باصفا کی
کوئی تقصیر کرتا تہا خطا سی　تو اوس تقصیر کا چرچا زبان پہ　نہ لاتا تہا کوئی باہر نکلکر
برابر تہی سبہی وہان پیش حضرت　مگر وہ شخص رکہتی تہی فضیلت　کہ جو پرہیز و تقوی مین تہا اکبر
وہ خاص امت خیر الامم تہی　وہ اہل بزم احباب و تواضع　بہم رکہتی تہی یہہ آداب تواضع
کہ کرتا تہا بزرگ و پیر صورت　کیا کرتی بہت توقیر و عزت　جو آتا کوئی طفل خرد و اصغر
وہ کرتی رحم و شفقت اوسکی اوپر　وہ اہل حاجت اہل غرض کی　تمنائی دلی کرتی تہی پوری
اگر ہوتا وہان وارد مسافر　**۹ عن انس بن مالك**　کیا کرتی تہی اوسکی پاس خاطر

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو اهدي الي كراع لقبلت ولو دعيت عليه لاجبت

انس ای رہبر راہ ہدایت　بیان کرتا ہی ایسی یہہ روایت　کہ فرمایا نبی پر کرم نی
جناب مصطفی عالی ہمم نی　کہ ہدیہ گر کوئی دی لاکی مجہکو　وہ ہدیہ مختصر کیا ہو بہر جو
تو مین اوسکی بخوشی کر لونگا اجابت　نہ پہیرون نہی از راہ نفرت　دیا وہ پایہ بکری کا ویسی
کہ لائی کوئی لئی مجکو بلا دی　تو وہ دعوت بہی کر لونگا اجابت　چلا جاؤنگا مین اوسکی دعوت

ح عن جابر بن عبد الله قال جاءنی رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس براکب بغل ولا برذون

یہہ عبد اللہ کا بیٹا ہی جابر — بیان کرتا ہی یہہ احوال ظاہر
بعین مرحمت تشریف لائی — کہ میری یہان رسول اللہ آئی
نہ ترکی اسب اونکی زیر ران تہا — یہہ تہا حضرت نبی کا طور سادہ
کہ آئی بی تکلف پا پیادہ — سوار ہونی سے مستغنی ہی ہان تہا

ح ۱۱ عن یوسف بن عبد الله بن سلام قال سمانی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوسف واقعدنی فی حجره ومسح علی راسی

بیان کرتا ہی یوسف حال اپنا — کہ حضرت نی رکہا تہا نام میرا
کنار پاک مین مجکو بٹہا کر — پہرایا دست والا میری سر پر
غرض یہہ ہی کہ ایسی مشفقت مصروف — کیا کرتی تہی ہم لوگو نہ حضرت

ح ۱۱ عن انس بن مالک ان رجلا خیاطا دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقرب له ثریدا علیه دباء وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یاخذ الدباء وکان یحب الدباء قال ثابت فسمعت انسا یقول فما صنع لی طعام اقدر علی ان یصنع فیه دباء الا صنع

انس کہتا ہی تہا وہ مرد درزی — کہ کی تہی جسنی دعوت مصطفی کی
پہ نزدیک جناب سید دین — رکہا لا کر ثرید اوسنی بتمکین
ثرید اسطرح سی اوسنی کہا تہا — کہ اوسپر کچہہ کدو بہی جن دیا تہا
کدو سی بسکہ تہی حضرتکو رغبت — تو کرتی نوش جان خوش ہو کی حضرت
انس کہتا ہی اب اپنا فسانا — پکتا ہی مری کہر جو کہ کہانا
اگر ممکن ہی آمیزش کدو کی — تو اوسمین ڈال دیتا ہون کہ یہی
مری اس بات پر یعنی نظر ہی — کہ حضرت کو کدو مرغوب تر ہی

ح ۱۲ عن عمرة قالت قیل لعائشة ماذا کان یعمل رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیته قالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبه ویحلب شاته ویخدم نفسه

کسی مشتاق حال مصطفی نی — کہا تہا یہہ جناب عائشہ سی
کہ کہر مین آپ بہی جس وقت تہا — رہا کرتی تہی وہان کس شغل کی سات
کہا صدیقہ صادق زبان نی — کہ اوسائل کہون کیا حال تجہسی
جناب مصطفی ہی ہر شئی — بعادات بشر ہر طرح پر تہی
چنا کرتی تہی جامہ سی شپش کو

نہ سینہ پہ ہو اونہی نخوت بانچ — وہ اکثر شیر بز کا سب کہینچتے تہی — غرض ہر کام کو انجام دیتے
بیان جو واقف حال خبر ہے — رہ تحقیق کو کرتا ہی یون طے — کہ پوشاک تن حضرت مین صلا
سیتی ہوتی تہی پیدا ہویدا — ولیکن عادت محبوب باری — کہ تہی عین نیاز و خاکساری
تو فرط عجز سی سلطان معراج — لباس اہلبیت و ثوب ازواج — بدست پاک لیکر صاف کرتے
گزند خار و آسیب سپش سی

باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن خارجة بن زيد بن ثابت قال دخل نفر على زيد بن ثابت فقالوا له حدثنا احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماذا احدثكم كنت جاره فكان اذا نزل عليه الوحي بعث الي فكتبته له فكنا اذا ذكرنا الدنيا ذكرها معنا واذا ذكرنا الآخرة ذكرها معنا واذا ذكرنا الطعام ذكره معنا فكل هذا احدثكم عن النبي صلى الله عليه وسلم

جناب مستطاب پیشوای مرسلان کا اب — بیان عظمت اشفاق و حسن خلق آتا ہی

کہا ہی زید کی سب عنہ نی ایسا — کہ فرمایا تہا مجہسی باپ میرا — کہ کچہہ اشخاص میری پاس آئی
کہ دی ہمکو خبر حال نبی سی — کہی مین نی یہہ بات اوس قوم کی سی — بہلا تمکو سناؤن کون سی بات
کہ مین ہمسایہ خیر البشر مین — رہا کرتا تہا یعنی اپنی گہر مین — ہوا کرتا نزول وحی جسدم
تو بلواتی مجہی سردار عالم — لکہا کرتا تہا مین آیات قرآن — رسول اللہ فرماتی جو تہی وہان
کہون کیا حسن خلق مصطفائی — کہ تہا کیا حوصلہ کیسی سمائی — اگر ہم لوگ کرتی ذکر دنیا
تو کرتی آپ بہی ویسا ہی چرچا — اگر ہم ذکر کرتی آخرت سی — تو وہ بہی آخرت کا ذکر کرتی
اگر کہانی کا کرتی تہی بیان ہم — یہی مذکور کرتی وہ بہی باہم — اسی صورت غرض ہر حال کی ساتہ
ہماری ساتہ تہی مصروف اوقات — نہایت لطف و عین رحمت سی — ہماری ساتہ تہی مشغول رہتی

۲ ح عن عمرو بن العاص قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل بوجهه وحديثه على اشر القوم يتألفهم بذلك فكان يقبل بوجهه وحديثه علي حتى ظننت اني خير القوم فقلت يا رسول الله انا خير او ابو بكر فقال ابو بكر فقلت يا رسول الله انا خير ام عمر فقال عمر فقلت يا رسول الله انا خير ام عثمان فقال عثمان فلما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فصدقني فلوددت اني لم اكن سألته

بیان کرتا ہی ایسا عمرو بن عاص
کہ تہا یہہ آپ کا انداز اخلاص
شریر قوم تہی جو لوگ مشہور
غرض تالیف تہی اونکی ہی منظور
وہ میرے ساتھہ باشیرین زبانی
کیا کرتی تہی یہان تک مہربانی
کہ مجکو یہہ گمان رہتا تہا اکثر
کہ ہون مین قوم کی لوگون سی بہتر
یہان تک اس گمان نی مجکو گہیرا
کہ مین ایکدن حضرت سے پوچہا
بتاؤ اب مجھے یعنی بہ تحقیق
کہ مین بہتر ہون یا بوبکر صدیق
کہا مجہسی جناب شاہ دین نی
کہ ہان بوبکر ہی بہتر ہی تجہسی
کہا یہہ مین نی پہر خیر البشر سی
کہ مین بہتر ہون درجہ مین عمر سی
کیا ارشاد تب حضرت نی ایسا
کہ ہی تجہسی بڑا درجہ عمر کا
کہا بار سوم پہر اوسی مین نی
کہ مین بہتر ہون یا عثمان ہی مجہسی
کہا حضرت نی ہی عثمان بہتر
تری درجہ سی اوسائل سراسر
عمرو بن عاص کہتا ہی کہ جسدم
یہہ مجہسی کہہ چکے سردار عالم
یقین آیا مجھی با صدق ایمان
ہوا پر قول سی اپنی پشیمان
کہ یعنی کس لئی پوچہی تہی یہہ بات
نہ اوسنی پوچہتا ای کاش ہیہات

۳ ح عن انس بن مالك قال خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين فما قال لي اف قط وما قال لشيء صنعته لم صنعته ولا لشيء تركته لم تركته وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم من احسن الناس خلقا ولا مسست خزا قط ولا حريرا قط ولا شيئا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكا قط ولا عطرا كان اطيب من عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم

انس کہتا ہی مین تو دس برس تک
رہا ہون خدمت حضرت مین بیشک
ہوا ہون مین خلق کیا حضرت نے کا
کبہی اف تک نہین فرمایا اصلا
وہان جس خیر کو مین نی منع پایا
نفرمایا کہ تو نی یہہ کہا کیا
جو مجہسی ترک ہوتا تہا کوئی کام
نہ لیتی آپ تہی اوسکا دگر نام
کہون کیا حسن خلق سرور دین

ثنا ای حمد ہی شایان تحسین / وہ حسن خلق مین کیا ہی حسین تہے / کہ فخر اولین و آخرین تہے

ملائم جو ہتیلی تہی نبی کے / خز و دیبا مین وہ نرمی نہ پائے / کف دست جناب مصطفی کو

کہو نسبت بہلا کس چیز سی ہو / پسینی کا یہہ تہا حضرت کی عالم / کہ بوی عطر تہی اوس سی بہت کم

نہ بوی مشک وہان کہتی ہی نسبت / نہ بوی گلستان کہتی ہی نسبت

ح عن انس بن مالك

عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه كان عنده رجل به اثر صفرة قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكاد يواجه احدا بشيء يكرهه فلما قام قال للقوم لو قلتم له يدع هذه

انس کہتا ہی ایسا ماجرا تہا / کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا / ہوا جسدم جلیس ہمدم والا

تو حضرت نی یہہ اوسکا حال دیکہا / کہ وہ آیا ہی جو کپڑا پہن کر / اثر زردی کا ہی کچہہ اوسکی اوپر

تقاضا تہا یہہ خلق احمدی کا / کہ جو معیوب کوئی شخص ہوتا / نکہتی اوسکی آگی عیب کی بات

کہ کرتی اوسکو شرمندہ اوس اوقات / غرض جب وہ اٹہہ گیا وہ شخص وہان سی / کیا ارشاد حضرت نی زبان سی

کہ ای لوگو اگر تم مین سی کوئی / بیان کرتا یہہ احوال نکوئی / تو یہہ جواب یہان سی اوٹہہ گیا تم

پہنتا پہر نہ شاید جامہ زرد

ح عن عائشة انها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا في الاسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح

جناب عائشہ شایان توصیف / بیان کرتی ہین یہہ حضرت کی تعریف / کہ وہ مصروف حسن خوی تہے

کلام فحش سی صافی بری تہے / کہہ کیا مین تکلف سی جدا تہی / وہ بدگوئی کی کرتی تہی نہ تکفا

اگر بازار مین تشریف لاتے / بلند آواز وہان کب تہی اوٹہاتے / بدی کوئی جو اونکی ساتہ کرتا

نہ دیتی تہی بدی کی ساتہ بدلا / وہ کیا ہی عفو و بخشش مین عالم تہے / سراپا رحمت و عین کرم تہے

ح عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده شيئا قط الا ان يجاهد في سبيل الله ولا ضرب خادما ولا امرأة

کلام عائشہ یہہ دوسرا ہے / مناقب صاحب معراج کا ہے / کہ تہی ناخدا کیا آپکی خو

نمارا اپنی ہاتھوسی کسیکو | اگر مارا تو مارا امر رب سی
کسی خادم کو خدمت سی نمارا | بہ ہنگام غزا تعین غضب سی
کسی عورت کو عبرت پر نمارا

ح عن عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم منتصرا من مظلمة ظلمها قط ما لم ينتهك من محارم الله تعالى شيء فإذا انتهك من محارم الله تعالى شيء كان من أشدهم في ذلك غضبا وما خير بين أمرين إلا اختار أيسرهما ما لم يكن مأثما

روایت عائشہ سی تیسری ہی | بیان حسن خلق احمدی ہی
کہ لیتی ہوں کسی سی آپ بدلا | وہ کہتی ہین نہ دیکھا مینے اصلا
اگر چہ سدم کوئی کیسا ہی ظلم و جور کرتا | عوض لیتی نہ حضرت اوس جفا کا
مگر جسدم کوئی مختار بد خو | روا رکھتا حرام و ناروا کو
کیا کرتی تبعیت امر رب کی | تو ہوتی آپ پر شدت غضب کی
اگر حضرت بحکم رب غفار | کئی جاتی تھی دو چیزونمین مختار
تو یہہ تہی آپ کی فرخندہ عادت | پسند اوس چیز کو کرتی تھی حضرت
کہ جو دو نونمین آسان تر ہو | گناہ و جرم سی خالی مگر ہو

ح ٨ عن عائشة قالت استأذن رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا عنده فقال بئس ابن العشيرة وأخو العشيرة ثم أذن له فألان له القول فلما خرج قلت يا رسول الله قلت ما قلت ثم ألنت له القول فقال يا عائشة إن من شر الناس من تركه الناس اتقاء فحشه

بنزدیک جناب سرور دین | جناب عائشہ بیٹھی ہوئی تھین
کہ دروازہ پہ کوئی شخص آکی | طلبگار اجازت تھا نبی سی
کہا حضرت نی یہہ کیا مرد بد ہی | بدی کی بیچ یعنی مستند ہی
پھر اسکی بعد فرمائی اجازت | ہوا وہ مرد داخل پیش حضرت
مخاطب ہوگئی اوس سی شاہ ابرار | لگی کرنی بحسن خلق گفتار
وہاں سی جب گیا وہ مرد اوٹھکی | کہا حضرت سی تب عائشہ نی
کہ تھا یہہ مرد جبتک یہان آیا | غرض تمنی کہا جو کچھ کہا تھا
جو یہہ آیا تو حضرت پیش آئی | ملائم گفتگو خلق حسن سی
کہا حضرت نی ہان ای عائشہ | تجھی بھی یاد رکھنا چاہئی اسکو
کہ دنیا مین وہ شخص بد ترین ہی | ملائم گفتگو جس مین نہین ہی
سبھی لوگون نی جسکی شر سی تر...

اگر جسکو بہو ردیں بد جو سمجہہ کر — کلام فحش ہو جسکے زبان پر — کریں پرہیز اوس سی لوگ اکثر

۹ عن الحسین قال الحسین بن علی سألت ابی عن سیرۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی جلسائہ فقال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دائم البشر سہل الخلق لین الجانب لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب ولا فحاش ولا عیاب ولا مشاح یتغافل عما لا یشتہی ولا یویس منہ ولا یخیب فیہ قد ترک نفسہ من ثلث المراء والاکبار وما لا یعنیہ وترک الناس من ثلث کان لا یذم احدا ولا یعیبہ ولا یطلب عورتہ ولا یتکلم الا فیما رجا ثوابہ واذا تکلم اطرق جلساؤہ کانما علی رؤسہم الطیر فاذا سکت تکلموا لا یتنازعون عندہ الحدیث ومن تکلم عندہ انصتوا لہ حتی یفرغ حدیثہم عندہ حدیث اولہم یضحک مما یضحکون منہ ویتعجب مما یتعجبون منہ ویصبر للغریب علی الجفوۃ فی منطقہ ومسألتہ ان کان اصحابہ لیستجلبونہم ویقول اذا رأیتم طالب حاجۃ یطلبہا فارفدوہ ولا یقبل الثناء الا من مکافئ ولا یقطع علی احد حدیثہ حتی یجوز فیقطعہ بنہی او قیام

روایت ہے کہ شہید کربلا نی — حسین ابن علی مرتضائی — کہ میں سیرت خیر البشر سے
کیا تہا یہہ سوال اپنی پدر سی — کہ یعنی جو کوئی مجلس میں آتا — نبی کا حال وسکے ساتہہ کیا تہا
کہا مجہسی علی نے جسکہ بیدی نی — ندیم محفل خیر البشر نے — کہ تہی باز مرہ احباب حضرت
کشادہ رو ملائم خو تہا بیت — درشت و تنست خو حضرت نہیں تہے — بحسن خلق ختم المرسلین تہی
نکرتی تہی بلند آوا حضرت — رہا کرتی تہی با صبر و سکوت — نہ تہی جس چیز کی جانب کو رغبت
کیا کرتی تہی وہ اوس سی اغماض — طبیعت تہی سخاوت پہ مائل — کہ ہوتا تہا نہ اونسی کوئی مایوس
وہاں جس چیز کا آتا تہا سائل — نہوتی نا امیدی اوسکو حاصل — رہا وکرتی لا یعنی سخن سے
سمجہا کرتی تہی ایسی چلن سے — نکرتی تہی مذمت عیب گوئی — نکی ہرگز کسیکی عیب جوئی
سخن جو کچہہ زبان سی تہا نکلتا — بامید ثواب آخرت تہا — کلام پاک فرماتی تہی جسدم
تو ہوتا ہمنشینونکا یہہ عالم — کہ گویا جانور بیں اونکی سر پر — ہلاتی تہی نہیں جو ملتفا سر

یہہ اونکا حال تہا وقت سماعت | کہ ہوجاتی غریق بحر حیرت | مگر خاموش ہوتی آپ جس دم
تو باتین سب کیا کرتی تہی باہم | ولیکن زمرہ اصحاب زنہار | نکرتی سامنی حضرت کی تکرار
کوئی جواب نبی کچہہ عرض کرتا | تو اوس ہنگام کا دستور یہہ تہا | کہ جبتک وہ بیان کرتا تہا احوال
تو ہنی سنتی والی ساکت ولال | غرض خرد و کلان کا تہا جو مذکور | بعین لطف وہان ہوتا تہا منظور
رسول اللہ ہنستی تہی بفرحت | ہنسا کرتی تہی جب اصحاب حضرت | اگر کوئی عجائب حال ہوتا
تعجب جانتی اصحاب جسکا | تو حضرت بہی تعجب جانتی تہی | عجائب چیز وہ پہچانتے تہی
اگر آتا وہان ایسا مسافر | کہ کرتا وہ کلام زشت ظاہر | غریب اہل حاجت بی محابا
بگفتار درشتی پیش آتا | تو اوسپہ صبر فرماتی تہی حضرت | کہ ہین معذور یعنی اہل حاجت
مگر اصحاب حضرت اوس مکانسی | مسافر کی تئین باہر کو لاتے | بحسن خلق عادت آپکی تہے
کیا کرتی نبی ارشاد یہہ بہی | کہ تم گر دیکہو اوس اہل حاجت | کرو حاجت روائی پر اعانت
اگر ہوتا کوئی مرد مسلمان | رسول اللہ کا اوسپہ ثنا خوان | تو وہ حمد مسلمان پیش حضرت
ہوا کرتی بہر صورت اجابت | جو کوئی شخص اونسی بات کرتا | کلام اوسکا نکرتی قطع اصلا
اگر وہ بات ہوتی دور حق سی | تو ایسی بات کو وہ کاٹ دیتی | بہ نہی و امر منکر قطع کرتے

دیا حکم قیام امر حق سی

۱۰ ح عن جابر بن عبد اللہ یقول ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط فقال لا

یہہ ہی تقریر جابر کی زبان کی | کہ جو سائل نی اونسی چیز مانگی | لب والا بہ حرف لا نہ آیا

۱۱ ح عن ابن عباس قال | دیا اوس چیز کو بار وہی زیبا | کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی شہر رمضان حتی ینسلخ فیاتیہ جبریل فیعرض علیہ القران فاذا لقیہ جبریل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلة

ہوا مروی بقول ابن عباس | کہ تہی ختم رسالت اجود الناس | بہ نیکی بہترین مردمان سے
بجود و فضل فیاض جہان تہی | ہمیشہ تہی باذل سخاوت | مگر ماہ مبارک مین بکثرت

یعنی رمضان

وہ وصوم میں آغاز و انجام | کیا کرتی نہایت خیر و انعام | اسی ایام مین جبریل آتی
کلام اللہ کو حضرت سناتی | غرض جس وقت باخیر و کرامات | نبی جبریل سی کرتی ملاقات
تو اون روز ون عطا جود و سخاوت | رسول اللہ کرتی بی نہایت | بشکل آہ باد بہاری
فیوض احمدی ہوتی تہی جاری

۱۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

انس کہتا ہی احوال توکل | کہ تہا یہہ آپ کا حال توکل | خیال جمع تہا نہ فکر انبار
رہا دینی ولانی سی سروکار | رسول اللہ کو لی چیز اصلا | نہ رکہتی تہی براسئی روز فردا

۱۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ اَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَاِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ اَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهِ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا

کہا حضرت عمر نی حال ایسا | کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا | لگا یون عرض اوس بحر عطا سے
کہ کچہہ دلوائی عین سخا سی | لگا سائل سی حضرت نی یہہ ظاہر | نہیں اسوقت کوئی چیز حاضر
ولیکن ہی تجہی جو کچہہ تمنا | قرض اوس چیز کو تو مول لی آ | روا اسوقت تو کرلی غرض کو
کرونگا مین ادا تیری ہی قرض کو | عمر نی تب کیا حضرت سی معروض | کہ تم کسواسطی ہوتی ہو مقروض
اوٹہاتی آپ کیون ہین زیر بار سے | نہیں جس چیز پر قدرت تمہارے | نہیں تکلیف دیتا رب عزت
کہ تم ایسی کرو جود و سخاوت | سنا جب آپ نی کہنا عمر کا | تو ایسی بات کو مکروہ جانا
وہان حاضر تہا کوئی شخص انصار | لگا کہنی کہ ای سلطان ابرار | دئی جاؤ کئی جاؤ سخاوت
نچہوڑو یا نبی بخشش کی عادت | نہیجی خوف خطرہ مفلسی کا | کہ رب عرش ہی مالک تمہارا
رسول اللہ سنکی مسکرائی | کچہہ آثار خوشی چہرہ پہ لائی | کہا اوس انصاری نے ایسا | کہ مین مامور ہون ایسے عمل کا

٤ ح عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل الهدية ويثيب عليها

ہوا ہی عائشہ سی قول منقول — کہ ہدیہ آپ کرلیتی تھی مقبول
مگر یہ حال بھی تھا آپ کا تھا — کہ اوس ہدیہ کا وہ دیتی تھی بدلا

باب ما جاء في حياء رسول الله صلى الله عليه وسلم

١ ح عن أبي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أشد حياء من العذراء في خدرها وكان إذا كره شيئا عرفناه في وجهه

حیا و شرم شکر افتخار آفرینش کی — حیا مندان عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہی

بیان ہی بو سعید متقی کا — کہ یہ انداز تھا شرم نبی کا
کہ جیسی دختر ناکتخدا ہو — بعین شرمگینی باحیا ہو
زیادہ اوس سے بھی خیر الورا تھی — کمال شرم سی عین حیا تھے
اگر ناخوش کوئی شی جانتی تھی — تو ہم اسطرحسی پہچانتی تھی
کہ ہو جاتا تھا روئی مصطفی پر — تغیر کا اثر ظاہر سراسر
مگر شرم و حیا کی اقتضا سی — وہ حرف ناخوشی لب پر نہ لاتی

٢ ح عن عائشة قالت ما نظرت إلى فرج رسول الله صلى الله عليه وسلم أو قالت ما رأيت فرج رسول الله صلى الله عليه وسلم قط

جناب عائشہ کہتی ہین یہ بات — کہ تھی حضرت نبی کس شرم کے ساتھ
یہ بس عین حیا کا تھا تقاضا — کہ مین نی بھی ستر اونکا نہ دیکھا

باب ما جاء في حجامة رسول الله صلى الله عليه وسلم

١ ح عن أنس أنه سئل أنس بن مالك عن كسب الحجام فقال أنس احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم حجمه أبو طيبة فأمر له بصاعين من طعام وكلم أهله فوضعوا عنه من خراجه وقال إن أفضل ما تداويتم به الحجامة أو إن من أمثل دوائكم الحجامة

ہوا معلوم ہی مسنون لینا خون فاسد کا — کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سی بچاتا ہی

انس سی اکسی سائل نے پوچھا | کہ ہان کسب حجامت ہی کیسا | انس بولا باظہار حقیقت
کہ سن او سائل حال حجامت | جناب سرور دنیا و دین کی | ابوطیبہ نی تہی پچھنی لگائی
اوسی حضرت نی از راہ عنایت | دیا دو صاع بہر غلہ باجرت | سفارش اوسکی مالک سی بہی اوسکو
کہ تو لیتا جو ہی محصول اس سے | تو اوس معمول سی اب کم لیا کر | یہہ اس مملوک پر احسان کیا کر
پہر اسکی بعد فرمانی لگی یون | کہ ہی اچہی دوا لیتی رہو خون | حجامت کر کی خون لینا بجا ہے
تمہاری واسطی اچہی دوا ہے

۲ عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وامرنی فاعطیت الحجام اجرہ

ہوا منقول حیدر کی زبان سی | کہ تہی حضرت نی جب پچھنی لگائی | تو مجکو حکم فرمایا اوس ہنگام
کہ دی حجام کو اب حق حجام | سنی جب بات یہہ حضرت نبی کی | تو مین نی اجرت حجام دی دی

۳ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم فی الاخدعین وبین الکتفین واعطی الحجام اجرہ ولو کان حراما لم یعطہ

یہہ عبد اللہ ابن عم حضرت | بیان کرتی ہین یون حال حجامت | کہ تہی جب آپنی پچھنی لگائی
لیا تہا خون فاسد دو جگہہ سی | رگ گردن کا حضرت نی لیا خون | میانہ شانہ سی بہی لی لیا خون
ہوئی جب خون لینی سی فراغت | عطا حجام کو کی اوسکی اجرت | اگر ہوتا حرام و ناروا کام
نہ دیتی آپ ہرگز مزد حجام

۴ عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا حجاما فحجمہ وسألہ کم خراجک فقال ثلاثۃ آصع فوضع عنہ صاعا

کیا ابن عمر سی ذکر اسکا | کہ ایک حجام حضرت نی بلایا | حجامت کر چکا جسوقت حجام
تو حضرت نی یہہ فرمایا اوس ہنگام | کہ تیری واسطی از روی معمول | مقرر کسقدر ٹہرا ہی محصول
کہا اوسنی کہ مجہسی میرا مولا | خراج تین صاع ہی روز لیتا | کہا حجام سی حضرت نی ہان تو
دیا کر آج سی دو صاع اوسکو | پہر اسکی بعد از روی عنایت | عطا کی پاس سی اپنی بہی اجرت

۵ عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین

والكاهل وكان يحتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدى وعشرين

انس کہتا ہی تھے حضرت کی عادت — کہ کرتی دونوں شانوں میں حجامت — رگ گردن سے بھی یعنی ہوے

جناب مصطفی محبوب رب کے — کیا کرتی شفیع روز محشر

وہ سترہ دن یا انیسویں ہے — حجامت تین تاریخوں کی اندر — پھر اسکی بعد یا اکیسویں ہے

عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم بملل على ظهر القدم

انس ہے اور کہتا ہی حقیقت — کہ تھی در حالت احرام حضرت — غرض کچھ عارضہ لاحق ہوا تھا

کہ پشت پاسی اپنی خون لیا تھا — ملل ہی اوسجگہہ کا نام مشہور — وہان کا یہ سناتا ہے مذکور

کہ اوس منزل میں جب آئے تھے حضرت — ہوئی تھی آپ مصروف حجامت

باب ما جاء في اسماء رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن جبير بن مطعم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي انا العاقب والعاقب الذي ليس بعده نبي

درود و رحمت و صلوات ربنا اسپ ہے — کہ اسمای مبارک کا شمار و وصف آتا ہے

جبیر ابن مطعم نے کہا ہے — زبان پاک سے جو کچھ سنا ہے — کہ کہتی تھی قسیم حوض کوثر

کہ میری واسطے ہیں نام اکثر — محمد نام میرا اور احمد — کہ ہیں میری لئی اوصاف بیحد

ہوا موسوم میں با اسم ماحی — کہ یعنی کفر کی تھی جو سیاہی — تو وہ ظلمت سبھی میری ہی آتی

مٹائی حقتعالی نی جہان سے — مرا جو نام ہی حاشر مقرر — اوٹھیں گی لوگ سب میری قدم پر

مرا یہہ نام عاقب اس لئی ہے — کہ اب دور رسالت ہو چکا ہے — مری پیچھی نبی کوئی نہیں ہے

یہہ منصب ہان ملا میرے تئیں ہی

عن حذيفة قال لقيت النبي صلى الله عليه وسلم في بعض طرق المدينة فقال انا محمد [...]

وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَاَنَا الْمُقَفِّي وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ

حذیفہ بن یمان کہتا ہی یہہ بات | کہ حضرت سی ہوئی میری ملاقات | یہہ کامی کہ دریا وہ مدینہ
چلی جاتی تہی وہ شاہِ مدینہ | کہا یہہ آپ نی مجہسی وہ بنکام | محمد اور احمد ہی میرا نام
نبی رحمت کونین ہوں اب مین | نبی توبہ ثقلین ہوں مین | کہ ہی توبہ مری امت کی مقبول
بدرگاہِ خدای پاک موصول | مقفی اسلئی ہی نام میرا | کہ مجہسی بعد پیغمبر نہو گا
نبی حاشر روز جزا ہوں | سبہوں کا حشر کی دن پیشوا ہوں | نبی ملحم تو صیف آ ئی
کہ کفار سی ہی کرتا ہوں لڑائی | بوقت جنگ با اہل شقاوت | او ٹہاتا ہوں بہت سختی وشدت

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ

بیان عیش خیر المرسلین اب کافی مسکین | | ہوس عیش فنا کی اپنی خاطر سی مٹاتا ہی

جناب عائشہ کہتی ہین یہہ بات | یہی کیا عترت اور ذات و ذریات | کہ مہینی خوا اہل بیت مصطفی ہم
تہی ہم پیہم یہ ہا تنگی کا عالم | مہینی بہر تلک ہوتا تہا یہہ حال | کہ رہتی آگ سی ہم فارغ البال
نہ اپنی گہر مین کچہ کہانا پکاتی | کہ جسکی واسطی آتش جلاتی | یہہ ہم پر شدت وعسرت گذرتی
یہہ خرما دن اور پانی پر گذرتی

ح ۲ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ

ابی طلحہ بیان کرتا ہی ایسا | کہ ہمنی آپ سی شکوہ کیا تہا | کہ مارے بہوک کی ہمنی شکم پر
رکہا ہی باندہ کر ایک ایک پتہر | شکم سی ہمنی جو یہہ ہی اوٹہایا | رسول اللہ کو پتہر دکہایا
جناب سید کون ومکان نی | شفیق ودستگیر بیکسان نی | وہین اپنا شکم ہمکو دکہایا
بندہا دیکہا وہان ہمنی دو پتہر کو پایا

س عن أبي هريرة قال خرج النبي صلى الله عليه وآله وسلم في ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه فيه
أحد فأتاه أبو بكر فقال ما جاء بك يا أبا بكر فقال خرجت ألقى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وأنظر في وجهه والتسليم عليه فلم يلبث أن جاء عمر فقال ما جاء بك يا عمر قال الجوع
يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا قد وجدت بعض ذلك فانطلقوا
إلى منزل أبي الهيثم بن التيهان الأنصاري وكان رجلا كثير النخل والشجر والشاء ولم يكن له خدم
فلم يجدوه فقالوا لامرأته أين صاحبك فقالت انطلق يستعذب لنا الماء فلم يلبثوا
أن جاء أبو الهيثم بقربة يزعبها فوضعها ثم جاء يلتزم النبي صلى الله عليه وسلم ويفديه
بأبيه وأمه ثم انطلق بهم إلى حديقته فبسط لهم بساطا ثم انطلق إلى نخلة فجاء بقنو
فوضعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم أفلا تنقيت لنا من رطبه فقال يا رسول الله إني
أردت أن تختاروا أو تخيروا من رطبه وبسره فأكلوا وشربوا من ذلك الماء فقال النبي
صلى الله عليه وسلم هذا والذي نفسي بيده من النعيم الذي تسألون عنه يوم القيامة ظل
بارد ورطب طيب وماء بارد فانطلق أبو الهيثم ليصنع لهم طعاما فقال النبي صلى الله
عليه وسلم لا تذبحن لنا ذات در فذبح لهم عناقا أو جديا فأتاهم بها فأكلوا فقال النبي
صلى الله عليه وسلم هل لك خادم قال لا قال فإذا أتانا سبي فأتنا فأتي النبي صلى الله عليه
وسلم برأسين ليس معهما ثالث فأتاه أبو الهيثم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اختر منهما
قال يا نبي الله اختر لي فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن المستشار مؤتمن خذ هذا فإني
رأيته يصلي واستوص به معروفا فانطلق أبو الهيثم إلى امرأته فأخبرها بقول
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت امرأته ما أنت ببالغ ما قال فيه النبي
صلى الله عليه وسلم إلا أن تعتقه قال فهو عتيق فقال النبي صلى الله عليه
وسلم إن الله تعالى لم يبعث نبيا ولا خليفة إلا وله بطانتان بطانة تأمره
بالمعروف وتنهاه عن المنكر وبطانة لا تألوه خبالا ومن يوق بطانة السوء فقد وقي

کہا سن یہ پیمبر نے یہ احوال	کہ اے ختم المرسلین فرخندہ فعال	نکل آئے یکایک گھر سے باہر
نہ تھا وہ وقت آنیکا مقرر	کیون لیا مین کہ اوس ہنگام اوقات	کوئی اونسے نکر سکتا ملاقات
غرض باہر جو جب تشریف لائے	تو اونکے سامنے بوبکر آگئے	کہا بوبکر سے حضرت نے ایسا
کہ اسدم کیون ہوا آنا تمہارا	کہا اونسنے یہین اب آگیا ہون	کہ روئے اطہر واقدس کو دیکھون
مجھے منظور تھا تسلیم کرنا	غرض اسواسطے حاضر ہوا تھا	پھر اسکے بعد کچھ عرصہ نگذرا
کہ وہان آنا ہوا حضرت عمر کا	عمر سے بھی کہی حضرت نے یہ بات	کہ تم آئے ہو اب کس کام کے سات
عمر بولے مجھے اے فخر عالم	تمہارے پاس لائی بھوک اسدم	غرض یہ گفتگو جب ہوچکی تو
گئے باہم ابی ہیثم کے گھر کو	ابی ہیثم وہ مرد بہرہ ور تھا	بخوبی صاحب باغ و شجر تھا
وہ گھر یکہ یہون کا اوسکے یہان تھا	کہ عین بالدا یکا نشان تھا	اگرچہ وہ غنی تھا مال و زر مین
وہ تھا خادم ولیکن اوسکے گھر مین	سخن کوتاہ وہان آکر جو دیکھا	ابی ہیثم کو اوسکے گھر نہ پایا
کہی یہ بات اوسکی اہلیہ نے	کہان خاوند ہے تیرا بتا دے	کہا اونسنے کہ ایسا ماجرا ہے
کہ وہ پانیکے لینے کو گیا ہے	نگذری تھی ابھی کچھ دیر ناگاہ	کہ آیا اوٹھا کے مشک لیکر
وہ لایا اسطرح سے مشک بر پشت	کہ اوسکی بوجھ سے تھا سخت بیتاب	رکھی جب مشک اونسے دوش پر سے
تو یون کہنے لگا خیر البشر سے	فدا ہون آپ پر سے ماں باپ	بڑی قسمت کہ یعنی آئے یہان آپ
غرض از راہ تعظیم و مدارات	ملایا اونسے اونکے ہاتھ سے ہات	چلا پھر بعد اسکے اونکو لیکر
بسوئے باغ وہ فرخندہ اختر	وہ نخلستان مین جسوقت آیا	بچھونا واسطے انکے بچھایا
گیا پھر وہ بسوئے نخل خرما	وہان سے خوشہ تر لیکے آیا	رکھا اونکو حضور مصطفی کے
حضور شافع روز جزا مین	کیا ارشاد حضرت نے اوس ہنگام	کہ لایا توڑ کر تو پختہ و خام
مناسب تھا تجھے اسطرح لانا	کہ کر لیتا جدا اچھے سے پکا	کہا اونسنے کہ محبوب الٰہی
مری خاطر مین ایسی بات آئے	کہ یہ خرما کی ہین جو خوشہ تر	کچھ اک پختہ ہوئی کچھ ہین گدر
ہمارے واسطے مین توڑ لایا	کہ ہو جسطرح کا مرغوب خرما	تو ان خوشون سے آپ کھائین جس جس طرح دل

مذاق دل سی کیفیت اوٹھاوین | غرض کہائی اونہون نی خوشتر | پیا وہ آب شیرین اونکی اوپر

پسند آئی جو یہہ نعمت نہایت | تو فرمانی لگی اوسوقت حضرت | کہ مین کہاتا قسم ہون اوس خدا کے

یہ قدرت مین جسکی جان ہی میری | کہ تمنی آج یہہ نعمت جو کہائے | عزیزی سی اسکی کیفیت اوٹھائے

سوال اوسکا بروز حشر ہوگا | یہان جو کچھ مزا تمنی اوٹھایا | یہہ سایہ سرد بیٹھی جسکی نیچی

یہہ پانی خوش ہوے تم جسکو پیکی | یہہ شیرین اور پاکیزہ چھوہارے | کہ آئی آج کہانی مین تمہارے

غرض یہ چہین کے تمسی جسکی دن | سبہی اس نعمت الوان کو گن گن | ابو ہیثم ہوا وہان سی روانا

کہ تا انکی لیے پکوائی کہانا | کیا اوسوقت حضرت نی یہہ ارشاد | کہ رکہنا چاہیی اسبات کو یاد

نہ ہرگز ذبح اوس بکری کو کیجو | تری کہر مین جو بکری دودہی ہو | کیا بس ذبح بزغالہ تو لیکن

نہین معلوم وہ مادہ تہی یا نر | پکا کر سامنی حضرت کی لایا | اونہون نی اوسکی خاطر وہ بہی کہایا

ابو ہیثم سی پہر حضرت نی پوچہا | کہ خادم بہی ترے کہر کوئی ہیگا | کہا اوسنی نہین کوئی ہی آقا

کہا حضرت نی اب ہنا خبردار | کہ تو جسوقت یہہ احوال سن لی | کہ آئی میری یہان قیدی کہین سی

تو اوس ہنگام میری پاس آنا | تجہی مین ایک خادم بخش دونگا | پہر اسکی بعد تہوری روز گذری

کہ دو بردہ جانب سی آئے | نہ اونکی سات بردہ تیسرا تہا | ابو ہیثم یہہ خبر پاسنکی آیا

کہا حضرت نی یہہ ارشاد اوسکو | کہ ان دو مین سی لیجا ایک کہ تو | ابو ہیثم نی کی یہہ عرض اون سی

کہ جو بہتر ہو انہین سی وہ دیجے | پسند خاطر والا جو آوی | ابو ہیثم اوسیکو لیکی جاوی

کہا پہر آپ نی اوس سی بخوبی | کہ مجہسی اب جو تو نی مشورت کی | امین و موتمن جو مجکو سمجہا

تو مین کہتا ہون اس بردہ کو لیجا | کہ جس بردہ کا دیکہا مین یہہ حال | کہ پڑہتا تہا نماز رب متعال

ولیکن تجہسی کرتا ہون نصیحت | کہ رہنا اسپہ مصروف رعایت | ابو ہیثم پہر اپنی کہر کو آیا

یہہ سارا حال اپنی بی بی کو سنایا | ابو ہیثم سی بولی اوسکی عورت | کہ جو کچھ آپ نی کی ہی نصیحت

نہین ممکن بجا لاوی اوسی تو | یہہ بہتر ہی کہ کر آزاد اسکو | کیا فی الفور ابو ہیثم نی آزاد

وہ بردہ تو کیا حضرت نی ارشاد | کہ یہان حق نی نبی ایسا نہ بہیجا | خلیفہ بہی کوئی ایسا نہ آیا

کہ جسکی واسطی وہ صاحب براز ۔ براہی مشورت ہو وین و مسا ۔ تو ادن و مین سی ہی یہہ ایک کا حال

سکہاتا ہی اوسی نیکی کی افعال ۔ وہ ہیگا دوسرا جو صاحب راز ۔ بتاتا ہی اوسی اطوار نا ساز

غرض جس شخص کو اوسکی خدا نی ۔ بچایا اوس شریر نا سزا سی ۔ رہا محفوظ وہ بندہ جہا مین

نبی کا مونس اپنو کی امانین ۔ رسول اللہ کا مقصود ارشاد ۔ دلاتا ہی یہان اسبات کو یاد

کہ تہی وہ جو الو ہیثم کی لی لی ۔ وہ تہی اوسکی شریر اسکی ۔ کہی کیا بات بی بی نی میان سی

کہ بد ذکر دیا آزاد اوس نی

۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ یَقُولُ اِنِّی لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ وَاِنِّی لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰی بِسَهْمٍ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَیْتُنِی اَغْزُو فِی الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْکُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِیرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ یُعَزِّرُونَنِی فِی الدِّینِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِی

ابی وقاص کا بیٹا جو ہی سعد ۔ بیان کرتا ہی یہہ احوال در رواد ۔ کہ مین اسلام مین ایسا ہون کہ

کیا اول خدا کی راہ مین خون ۔ غزا مین جسنی اول تیر پہینکا ۔ وہ تیر انداز پہلی سب سی مین تہا

بیان کرتا ہون مین اسوقت کا حال ۔ کہ جب تہوڑیسی اصحاب خوش افعال ۔ بحکم شاہ دین کرتی غزا تہی

مگر عسرت مین ایسی مبتلا تہی ۔ ہمین کہانا میسر تہا نہ کچہہ وہان ۔ مگر کہاتی رہی برگ درختان

وہ یا حبلہ ہمین کہانی کو ملتا ۔ کہ وہ میوہ درخت خار کا تہا ۔ یہان تک پات پتی کی خورشیں تہی

کہ ہم سبکی یہہ حالت ہوگئی تہی ۔ کہ وقت دفع حاجات ضروری ۔ بشکل پشک بز یا پشک شتر

ہوا کرتا تہا بس فضلہ اجابت ۔ رہی اسطرحکی لاحق صعوبت ۔ باخر اب یہہ کیسا ماجرا ہی

مجہی قوم اسد کہتی برا ہی ۔ کئی جو مین لیے راہ دین مین افعال ۔ گئی برباد کیا میری وہ افعال

۵ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَیْرٍ وَشُوَیْسٍ اَبِی الرُّقَادِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ فَقَالَ انْطَلِقْ اَنْتَ وَمَنْ مَعَکَ حَتّٰی اِذَا کُنْتُمْ فِی اَقْصٰی اَرْضِ الْعَرَبِ وَاَدْنٰی بِلَادِ اَرْضِ الْعَجَمِ فَاَقْبَلُوا حَتّٰی اِذَا کَانُوا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوا هٰذَا الْکَذَّانَ فَقَالُوا مَا هٰذِهِ هٰذِهِ الْبَصْرَةُ

فساروا حتی اذا بلغوا جبال الجسر الصغیر فقالوا ههنا امرتم فنزلوا فذکر الحدیث بطوله
قال فقال عتبة بن غزوان لقد رأیتنی وانی لسابع سبعة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما لنا طعام الا ورق الشجر حتی تقرحت اشداقنا فالتقطت بردة فقسمتها بینی وبین سعد
فما منا من اولئک السبعة احد الا وهو امیر مصر من الامصار وستجربون الامراء بعدنا

شویس و خالد بن عمیر راوی ہے　　ہوئی گویا یہ تقریر اوسی سے
کہ عتبہ وہ جو تہا غزوان کا بیٹا
عمر نی اوسکو نائب کرکی بھیجا　　کہی ہنگام رخصت اوس سی یہ بات
کہ جا ہمراہیون کو لیکی تو سات
کہی سرعت چلی جاو وہان تک　　عرب کی حد کتنو ہی جہان تک
عجم کی شہر جب نزدیک پاؤ
وہانسی ہرگز تم آگی نجاؤ　　غرض عتبہ ہوا وہان سی روانہ
لئی وہ سات سارا کارخانہ
کیا مزبد تلاش لوگون نی آہنگ　　نظر آیا وہین ایک تودہ سنگ
بہم کہنی لگی یہہ چیز ہی کیا
کوئی اوسمین سی بولا یہہ بصرا　　پہر آگی کو چلی وہانسی بہی بڑہ کر
ہوئی جار و غرض چہوٹیسی بستی
وہان کرنی لگی آپسمین مذکور　　ہوئی تھی ہم سی نہر کی مامور
اونہون نی کی غرض اوسجا اقامت
وہان کا حال کہنا ہی طوالت　　کیا اوس نی یہان تہوڑا سا آرام
کہ تہا اوسکی بیتی اس نی کام
کہ عتبہ نی وہان اپنی حقیقت　　بیان اسطرح کی اپنی حقیقت
کہ تہا کیسا وہ عسرت کا زمانہ
بہت تنگی و قلت کا زمانہ　　کہ میں جسوقت ہمراہ نبی تھا
کہون کیا کسطرح کا حال تہا
ہمراہ نبی ہم آدمی سات　　بس اس طرح سی کرتی تہی اوقات
کوئی کہانا وہان اپنی لئی تہا
میسر تھا مگر تو نکا کھانا　　یہان تک ہمنی کہائی برگ اشجار
کہ ما بہین ہوکین تہیں ہر شاخ و کار
وہین پر مین نی پائی ایک چادر　　کیا تقسیم اوس چادر کو لیکر
رکہی آدہی پاس اپنی کہہ وہ سعد کو دی
شریک اوسمین جو سی ہم دونو ساتہی　　یہہ تھا عتبہ کا مقصود حکایت
کہ اون دونو مین تھی عسرت نہایت
پہر آیا جو کشایش کا زمانہ　　تو دیکہا اسطرحکا کارخانہ
کہ تہی جو اوسجگہہ وہ سات شخص
تو اون ساتون میں اب ایک ایک ہی جا　　امیر شہر ہی صاحب حشم ہی
بسامان امارت محتشم ہی
رہی ہین اور جو اشخاص باقی　　ہماری بعد دیکہو گی کہ وہ بھی
ریاست مین امیر شہر ہونگی

ح عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد اخفت في الله وما يخاف احد ولقد اوذيت في الله وما يؤذى احد ولقد اتت علي ثلثون من بين ليلة ويوم وما لي ولبلال طعام ياكله ذو كبد الا شيء يواريه ابط بلال

انس کہتا ہی حضرت نی کہا ہی   کہ میرا تو کچھ ایسا ماجرا ہی   خدا کی راہ میں جو میں نی سختی
اوٹھائی ہی اوٹھاویگا نہ کوئی   ملی اس راہ میں جو مجکو ایذا   نہ پاویگا کوئی یہہ رنج اصلا
گئی ہین میری اوپر تیس راتیں   کہ کہانیکو نہ آیا اسقدر ہات   کہ وہ کہاتا کوئی جاندار کہانی
خیال بہوک کو جیسی بہولاوی   بلال اسوقت تہا ہمراہ میری   یہی تکلیف تہی اوسکو بہی کبری
اگر تہوڑا سا کہانا بابت آتا   بلال اپنی بغل میں تہا چہپاتا   وہ ایسی چیز ہوتی مختصر تہی

ح ٧ عن انس بن مالك   بغل میں اوسکی چہپ جاتی تہی   ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يجتمع عنده غداء ولا عشاء من خبز ولحم الا على ضفف

انس اظہار کرتا ہی حقیقت   کہ تہا یہہ انکا حال معیشت   کہ اونکی پاس کہانا رات دن کا
مہیا کرتا نہ تہا ہرگز اکہٹا   نہ نان و لحم کو اتنا وہ پاتی   کہ دونو وقت بہر کی پیٹ کہاتی
ولیکن شافع روز قیامت   یہہ صورت دیکہتی وقت ضیافت

ح ٨ عن نوفل بن اياس الهذلي قال كان عبد الرحمن بن عوف لنا جليسا وكان نعم الجليس وانه انقلب بنا ذات يوم حتى اذا دخلنا بيته ودخل فاغتسل ثم خرج واتينا بصحفة فيها خبز ولحم فلما وضعت بكى عبد الرحمن فقلت له يا ابا محمد ما يبكيك قال هلك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يشبع هو واهل بيته من خبز الشعير فلا ارانا اخرنا لما هو خير لنا

ہوی منقول یہہ گفتار نوفل   کہ تہا جو عبد رحمن یار نوفل   وہ کیسا یار یا ہمنشین تہا
وہ کیسا ہمنشین ہمبزم دین تہا   بیان کرتا ہون قصہ ایکدن کا   کہ اپنی گہر ہمین وہ لیکی آیا
کیا اندر ہمین باہر بٹھا کے   پہر آیا گہر سے وہ باہر نہا کے   پہر کہانا بہر اوسنی کاسہ ایک لا کر

لٹاتا نان دلّم تھا کاسے کی اندر | غرض جب راہ چکا لا کر یہہ کہا | تو وہ بار ہی کیا پہر خوب سے دیا

سوال اوسکی کیا ہمنی اوس اوقات | کہ مجکو ہی رولاتی کونسی بات | کہا اوسنی کہ ہی اسکا غم

کہ دنیا سی گئی سیدالعالم | ولیکن آپکی تا وقت رحلت | اوٹہائی آہ کیا سختی قسمت

کہانی نان جو بہی سیر ہوکر | اونہون نی اپنی اہل بیت کے سات | کہان اوسکا نہین مجکو کبہی ہی

کہ دنیا مین جو یہہ مہلت ملی ہی | بہلا میرلئی ہی کونسا کام | جو ہی کونسا بہتر بہلا کام

باب مَا جَاءَ فِي سِنِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يُوحَى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ

سنین عمر کی تعداد محبوب الٰہی کی | باضابطہ روایت اب یہان راوی بتاتا ہے

کہا عباس کی بیٹی نی یہہ حال | رہی مکہ مین حضرت سیزدہ سال | غرض تیرہ برس تک اونکی اوپر

نزول وحی تہا مکہ کی اندر | گئی فردوس کو جب اس جہان سے | تریسٹھہ سال کی حضرت نبی تہی

ح ۲ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

جریر راوی احوال حضرت | بیان کرتا ہی ایسا حال حضرت | کہ بوسفیان کی بیٹی سی سنا ہی

بوقت خطبہ اوسنی کہا ہی | کہ جب دنیا سی فرمائی تہی رحلت | تریسٹھہ سال کی تہی عمر حضرت

تریسٹھہ سال کی بوبکر تہی تہے | تریسٹھہ سال کی عمر عمر سے | تریسٹھہ سال کا مین اب ہوا ہون

امید موت یعنی کر رہا ہون

ح ۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

روایت ہی یہہ حضرت عائشہ سی | کہ جسدن آپ دنیا سی سدہاری | تریسٹھہ سال کی عمر نبی تہے

کہ جس ہنگام مین رحلت ہوئی تہی

ح ۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ

کہا عباس کی دانا پسر نے | کہ تہی حضرت نبی پینسٹھہ برس کے

۱۶ عن دغفل بن حنظلة ان النبي صلی الله علیه وسلم قبض وهو ابن خمس وستين سنة

کہا دغفل نے ہی اوریہ فرمایا ... کہ تھی پینسٹھ برس کی عمر والا

باب ما جاء في وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم

۱۷ عن انس بن مالك قال اٰخر نظرة نظرتها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم كشف الستارة يوم الاثنين فنظرت الى وجهه كانه ورقة مصحف والناس خلف ابي بكر فاشار الى الناس ان اثبتوا وابو بكر يؤمهم والقى السجف وتوفي من اٰخر ذلك اليوم

قیامت سی نہیں کم انتقال سرور عالم | کہ جسکا یاد کرنا آج تک ہمکو رلاتا ہے

جہان کا باغ تاراجِ خزان ہی　اُجڑا ہم صغیر و گلستان ہی　جناب سرور عالم کی رحلت
قیامت ہی قیامت ہی قیامت　رسول اللہ گر مانع نہوتے　سر اپنا پیٹ کر ہم جان کہوتے
کہین کیا بندگی بیچارگی ہی　فقط رونی ہی کی رخصت ملی ہی　محبو آپ کی ماتم مین رو لو
مژہ مین اشک کی موتی پرو لو　اگر کچھ الفت خیر الورا ہی　مقام گریہ ہی رونی کی جا ہی
انس نی یہہ خبر کیسی سنائی　کہ فوج غم نبی کی ہجر چہائی　نظر مین چہا گیا سامان غم کا
مژہ پر آگیا دامان الم کا　انس کرتا ہی یہہ تقریر پر غم　کہ مین نی کی نظر حضرت پہ اوسدم
کہ جسدم در کا پردہ اوٹھہ گیا تہا　جو اکثر سامنی لٹکا ہوا تہا　ولیکن آخری میری نظر تہے
بسوی عارض خیر البشر تہی　کہڑا تہا آہ مین در کی مقابل　نبی کی روی اطہر کی مقابل
کہون کیا مصحف رخسار کا حال　بشکل صفحۂ مصحف ہوا حال　عجب اک نور روی پاک پر تہا
ہدایت کا نمونہ سر بسر تہا　رقم کرتا ہی راوی اور یہہ بات　کہ اکثر لوگ تہی بوبکر کے ساتہہ
سمجھہ کر اونکو سرخیل صحابہ　ہوا تہا جمع ہر خیل صحابہ　لیا پہر سبکو حضرت نی اشارا
کہ جانی خویش تم ثابت ہی رہنا　پہر اسکی بعد ہی بوبکر صدیق　امامت اونکی کرتی تہی بتحقیق
اب آگی کیا کہون ہی جا ہی رقت　کہ جب نزدیک آیا وقت رحلت　مقابل در کی اوس پردہ کو چہوڑا

ترجمہ جسکو بیشتر اوٹھوا دیا تھا — یہہ ہی روز دوشنبہ کی حقیقت — اوسی دن آپ نے فرمائی رحلت

۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ إِلَى حِجْرِي فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُولَ فِيهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ

جناب عائشہ با جان غمگین — بیان کرتی ہین یہہ حال شہ دین

ترجمہ ہنگام رحلت سر پہ آیا — میری سینہ کا تہا تکیہ لگایا

ترجمہ میری گود کا تکیہ کیا تہا — دیا اوسوقت کا یہہ ماجرا تہا

منگا کر طشت پہر خیرالورانی — فراغت بول سی کی مصطفانی

پہر اسکی بعد چہوڑا اس جہان کو — لی گلگشت گلزار جنان کو

۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ قَالَ عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

جناب عائشہ کہتی ہین یہہ بات — نہایت حسرت واندوہ کی سات

ترجمہ دیکہا مین نی فخر انبیا کو — بحال قرب رحلت مصطفا کو

دہرا تہا پاس اونکی کاسۂ آب — ترجمہ ہوتی جب وہ تاب بیتاب

تو اوس پانی سی کرکی ہاتہ کو تر — پہرا لیتی تہی رسول اسسے مونہہ پر

غرض اب وقت ہی تیری مدد کا — پہر اسکی بعد کہتی تہی خدایا

بدو کر منکرات موت پر تو — شدائد مین آسان کر تو

وہا حضرت تہی فرمائی اوس اوقات — بجای منکرات موت سکرات

یہان راوی جو دونو لفظ لایا — سماعت مین اوسی شک ہو گیا تہا

۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ جناب عائشہ با دیدۂ نم — بیان کرتی ہین یہہ احوال پرغم

شعر ہر جو نبی کی جان ریہی — کہ مین نی موت کی شدت جو دیکہی

تو مجکو رشک پہر اوس پر نہ آیہ — کہ جسکا دم بآسانی ہو نکلا

۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ

قال ما قبض الله نبيا الا في الموضع الذي يحب ان يدفن فيه ادفنوه في موضع فراشه

جناب عائشہ نے آہ پر غم   اوٹھائی دل پہ کیا کیا صدمہ غم   سنیے انکا عجب احوال و کیا

بعین درد کیا کیا حال و کیا   وہ کہتی ہین کہ محبوب الٰہی   ہوئی مرد وہین کو جسوقت آئی

رہی تکرار یہہ خورد و کلان مین   کہ کیجیے دفن اونکو کس مکان مین   کہا بوبکر نے پیر و جوان سے

سنا ہے مین نے حضرت کی زبان سے   کہ جو کوئی نبی یہان سے گیا ہے   تو اوس جانی کا ایسا ماجرا ہے

بوقت انتقال وا محنت   وہ اوس مسکن سے رکھتا ہے محبت   کہ جسمین جان جاتا ہے دفن ہونا

قیامت تک بعین عیش سونا   غرض یہہ ہے جناب نیک فرجام   جہان کرتے ہین اس دم کام آرام

وہین بہتر ہے مدفن بنانا   وہین ختم رسالت کو سلانا

عن ابن عباس وعائشة رضي الله عنهم ان ابا بكر قبل النبي صلى الله عليه وسلم بعد موته

کہا عباس کی بیٹی نے ایسا   کیا ہے عائشہ نے بہی یہہ چرچا   کہ جس دن آپنے فرمائی رحلت

ابوبکر نے باعین الفت   کیا بوسہ جبین مصطفا کا   جبین افتخار انبیا کا

عن عائشة ان ابا بكر رضي الله عنهما دخل على النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته فوضع فمه بين عينيه ووضع يديه على ساعديه وقال وانبياه واصفياه واخليلاه

عجب پر درد قول عائشہ ہے   اگر پوچھو تو سچا مرثیہ ہے   کہ جب رحلت ہوئی حضرت کی تحقیق

تو اوسدم آئے وہان بوبکر صدیق   میان چشم حضرت رکھ دہن کو   رکھے ساعد پہ اونکی ہاتھ دونو

کہا پھر وا نبیا و اصفیا   کہا پھر بعد اسکے وا خلیلا   برائے سید سردار ثقلین

کئی صدیق نے اسطرح کی بین

عن انس قال لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة اضاء منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه اظلم منها كل شيء وما نفضنا ايدينا عن التراب وانا لفي دفنه صلى الله عليه وسلم حتى انكرنا قلوبنا

کہا راوی انس نے آپ جس روز   مدینہ مین ہوئی تہی رونق افروز   عجائب ہر طرف زینت فزا تہا

مدینہ مطلع نور ضیا تھا | بیان کیا کبھی اوسدن کی حالت | کہ جسدن آپ نی فرمائے رحلت
شب غم کا اندھیرا ہو گیا تھا | کہ تحت مدینہ سو گیا تھا | اور ایسی تیرگی کا تھا یہ عالم
دلوں پر چھا گئی تھی ظلمت غم | ابھی ہم تھے بدفن شاہ لولاک | ابھی چھٹنی نپائی ہاتھہ سی خاک
کہ اپس میں تغیری آگئی تھے | | دلوں پر تیرگی سی چھا گئی تھی

٩ عن عائشة قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين

یہ قول عائشہ ہی کیا جگر سوز | کہ وہ یہاں سی سدھارے پیر روز

١٠ عن جعفر بن محمد عن ابيه قال قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين فمكث ذلك اليوم وليلة الثلثاء يوم الثلثاء ودفن من الليل وقال سفيان وقال غيره يسمع صوت المساحي

امام باقر ہادی دین ہیں | کہ یہہ فرزند زین العابدین ہیں | رسول اللہ کی رحلت کا احوال
بیان کرتی ہیں اس تفصیل کے ساتھ | کہ وہ دن تو مقرر پیر کا تھا | کہ جسدن آپنی دنیا کو چھوڑا
توقف دفن میں اوسدن ہوا تھا | سہ شنبہ کی بھی شب وقفہ کیا تھا | نہ مرقد میں کہا مشکل کی و ن بہی
ولیکن چارشنبہ کی جو شب تھی | تو اوس شب میں ہوئی تھی دفن حضرت | جناب شافع روز قیامت
کہی سفیان نی یہاں اسطرح کی بات | کہ جسدن چارشنبہ کی ڈھلی رات | تو اوسدم کان میں آنی لگی تھی
صدا آواز کسی پہاوڑی کی | کہ یعنی لحد وہاں ہوتی تھی طیار | برای خوابگاہ شاہ ابرار

١١ عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف قال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين ودفن يوم الثلثاء

ابی سلمہ سی یوں آئی روایت | ہوئی روز دوشنبہ فوت حضرت | ولیکن جب ہوا روز سہ شنبہ
ہوئی تھی دفن سلطان مدینہ

١٢ عن سالم بن عبيد وكانت له صحبة قال اغمي على رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه فافاق فقال حضرت الصلوة فقالوا نعم فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل للناس او قال بالناس ثم اغمي عليه فافاق فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر

يصل بالناس فقالت عائشة إن أبي رجل أسيف إذا قام ذلك المقام بكى فلا يستطيع
فلو أمرت غيره قال ثم أغمي عليه فأفاق فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا أبا بكر فليصل
بالناس فإنكن صواحب أو صواحبات يوسف قال فأمر بلال فأذن وأمر أبو بكر فصلى
بالناس ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد خفة فقال انظروا لي من أتكئ
عليه فجاءت بريرة ورجل آخر فاتكأ عليهما فلما رآه أبو بكر ذهب لينكص فأومأ إليه أن
يثبت مكانه حتى قضى أبو بكر صلاته ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض فقال
عمر والله لا أسمع أحدا يذكر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض إلا ضربته بسيفي هذا
قال وكان الناس أميين لم يكن فيهم نبي قبله فأمسك الناس فقالوا يا سالم انطلق
إلى صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فادعه فأتيت أبا بكر وهو في المسجد
فأتيته أبكي دهشا فلما رآني قال لي أقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت إن
عمر يقول لا أسمع أحدا يذكر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض إلا ضربته بسيفي هذا
فقال لي انطلق فانطلقت معه فجاء هو والناس قد دخلوا على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال يا أيها الناس أفرجوا لي فأفرجوا له فجاء حتى أكب عليه ومسه فقال إنك ميت وإنهم
ميتون ثم قالوا يا صاحب رسول الله أقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم فعلموا أن
قد صدق قالوا يا صاحب رسول الله أنصلي على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا
وكيف قال يدخل قوم فيكبرون ويدعون ويصلون ثم يخرجون ثم يدخل قوم فيكبرون
ويصلون ويدعون ثم يخرجون حتى يدخل الناس قالوا يا صاحب رسول الله أيدفن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا أين قال في المكان الذي قبض الله فيه روحه
فإن الله لم يقبض روحه إلا في مكان طيب فعلموا أنه قد صدق ثم أمرهم أن يغسله بنو
أبيه واجتمع المهاجرون يتشاورون فقالوا انطلق بنا إلى إخواننا من الأنصار
ندخلهم معنا في هذا الأمر فقالت الأنصار منا أمير ومنكم أمير فقال عمر بن الخطاب

من له مثل هذه الثلث ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا مرحبهما قال ثم بسط يده فبايعه وبايعه الناس بيعة حسنة جميلة

ہوا منقول سالم کی زباں سے | کہ ہی حضرت نبی کا وہ صحابی | کہ جب نبی مرض کی اونپہ شدت
ہوئی بیہوش کچھہ اسوقت حضرت | افاقت جبکہ بیہوشی سے پائی | کسی نی بات یہہ اونکو سنائی
کہ اب وقت نماز آیا ہی سشہ | جواب اوسکو دیا حضرت نی ہنسکر | کہ کہدو بلال اسدم اذان دے
نماز ابوبکر اب پڑہا وے | کری ابوبکر لوگون کی امامت | یہی یعنی بجا قید جماعت
پھر اسکی بعد آئی کچھہ غشی سے | ہوئی پھر اونکو لاحق بیہوشی سی | ہوئی جب آپ اوس حالت سی ہوشیار
کیا ارشاد دیا ہی بتکرار | سنا جب عائشہ نی حکم اونکا | کہا بس نرم دل ہی باپ میرا
وہ ہوگا جب کھڑا پھر امامت | نہ دیکھی کا غرض یان ہمکو حضرت | نہوگا اوسکی دل پر یہہ گوارا
نہایت دے وسی دینی لگی بکا | اگر یہہ حکم کرتی اور کو آپ | تو بہتر تھا کہ ہی محزون میرا باپ
غشی کی سی پھر اسکی بعد حالت | ہوئی لاحق بحال پاک حضرت | ہوئی پھر جو افاقت تیسری بار
ہوئی پھر آپ نی ویسی ہی گفتار | کہ یعنی جا کہو بوبکر آوے | نماز اگر وہ لوگون کو پڑہا وے
بسوئی عائشہ کر کی اشارا | کیا ارشاد یہہ سب سے آشکارا | کہ یہہ باتین جو تم اب کر رہی ہو
مثال صاحبات یوسفی ہو | کہ یعنی دل مین ہی وہ بات مجکو | بظاہر جسکو کہتی ہو نہین خوب
غرض پہونچا موذن کو جو ارشاد | اذان اوسنی کہی با جان ناشاد | سنا صدیق نی جو حکم حضرت
بپاس امر حضرت کی امامت | پھر اسکی بعد ایسا ماجرا تہا | مرض مین کچھہ ہوئی تخفیف پیدا
تو فرمایا کہ دیکھو اوس بشر کو | کہ تکیہ آج میری واسطی ہو | سنا یہہ آپکا جو قول ظاہر
بریرہ وہان ہوئی نی الفور حاضر | وہین پھر دوسرا بھی شخص آیا | کہ تکیہ آپ نی اونپر لگایا
ہوئی اسطور سی باہر برآمد | جناب شاہ دین حضرت محمد | ہوئی صدیق جب آگاہ اوس سے
ارادہ یہہ کیا پیچھی کو پھرلی | کیا بس آپ نی اونکو اشارہ | کہ پیچھی کی آنے کا ارادہ
غرض صدیق غمگین نی اوس ہنگام | نماز اپنی کو پہنچایا باتمام | پھر اسکی بعد یہہ کہتا ہی راوی

ہوئی رحلت جناب مصطفیٰ کے　　کہوں کیا ماجرا حضرت عمر کا　　کہ تھی وہ آپ پر کس درجہ شیدا
یہہ اونکو جوشش الفت تھی آئے　　کہ سوگند خدائی پاک کہائی　　کہ اگر کوئی کہیگا یہہ زبان سے
کہ کی رحلت نبی نے اس جہان سے　　تو میں کہینچی ہوئی ہون آج تلوار　　گردنکا مار کر اوسکو نگونسار
وہان تہی اور جو اشخاص حاضر　　ہوئی تہی شر بسر حیران و مضطر　　کہ حضرت کی سوا کوئی پیمبر
ندیکہا تہا نہ آیا تہا وہان پر　　تو وہ اس واسطی فوت نبی سے　　عجب ششدر کے عالم مین کہڑی تہی
کہا سالم سے پہر لوگون نی آئے　　کہ تو یار نبی کو جا بلا لا　　بیان کرتا ہی سالم اب حقیقت
کہ مین آیا بنزدیک حضرت　　تو وہ بوبکر جو یار نبی تہی　　وہ اوس ہنگام تہی مسجد مین بیٹھے
لیا مین پاس اونکی زار و گریان　　نہایت مضطرب حیران پریشان　　مجہی صدیق نی جسوقت دیکہا
کہا حضرت سوئی جنت گئی کیا　　کہا مین نے کہ ایسا ماجرا ہی　　عمر تلوار کہینچی کہہ رہا ہے
کہ اگر کوئی کریگا یہہ حکایت　　کہ دنیا سے ہوئی حضرت کی رحلت　　تو مین فی الفور اس تلوار کی سات
کرونگا قتل اوسکو یار کی ہات　　او تہی صدیق سنکر حال ناگاہ　　چلا سالم بہی اونکی ہو کی ہمراہ
وہان آ کی تو یہہ احوال دیکہا　　ہجوم و ازدحام مردمان تہا　　کہا صدیق نی سنتی ہو لوگو
ذرا آنی کا مجکو راستہ دو　　ملا رستہ تو وہ یار پیمبر　　گیا نزد شفیع روز محشر
بعین بیقراری کر بڑا وہان　　پریشان حال حیران چشم گریان　　گیا مسجد جناب شاہ دین کا
لیا بوسہ جبین نازنین کا　　سنبہل کر پہر پڑہی تسکین آیت　　سنائی پڑہ کی یہہ مصحف کے آیت

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ

کہا لوگون نی تب او یار حضرت　　ہوئی کیا اپکی تحقیق رحلت　　کہا صدیق نی لوگون سی سن لو
سدہاری آپ جنات عدن کو　　یہہ سنکر صاف سب لوگون نے جانا　　کہ جنت کو ہوئی حضرت روانا
یقین اس بات کا جب اونکو آیا　　تو یہہ صدیق سی احوال پوچہا　　کہ ہم یعنی نماز میت اس دم
پڑہین بس آپ پر با دیدہ نم　　کہا صدیق نی لوگون سی پڑہ لو　　نماز میت ختم رسل کو
کہا لوگون نی کیفیت بتا دو　　پڑہین کسطرح سی اسکا پتا دو　　کیا صدیق نی اون سبکا ارشاد

کہ اس طرز و طریقہ کو سر کہو یاد — کہ تم سب مین سی اک اک تم ہو دی — نماز اسطرح وہ پڑہکی جاوے
شروع و ابتدا تکبیر سے ہو — پڑہین پہر وہ درود با صفا کو — دعا سی جب کہ ہو جاوی فراغت
تو باہر کو نکل آوی وہ امت — غرض پہر دوسری جو لوگ آوین — اسی صورت سی وہ بہی پڑہتی جاوین
کہا صدیق سی یون بار دیگر — کہ ہوگی دفن بہی حضرت پیمبر — کہا بوبکر نی خیر الورا کو
کرین کی دفن دین کی پیشوا کو — کہا لوگون نی ہان یہہ بہی بتاو — کرین گی کس مکان مین دفن اونکو
کہا صدیق نی جو مکان ہی — کہ جائی فوت ختم مرسلان ہی — خدا نی روح اطہر کو بدن سی
نکالا ہی جہان پاکیزہ تن سی — بجز لی ہی وہ جائی طیب و پاک — وہین ہوگا مزار شاہ لولاک
غرض بوبکر کا یہہ جو بیان تہا — بصدق دل یقین [illegible] کو آیا — ہوئی موقوف جب تکرار و گفتار
ہوئی مشغول غسل شاہ ابرار — غرض مصروف غسل مصطفا ہی — چچا حضرت کی اور بیٹی چچا کی
لکہا ہی شارح غسل نبی نی — دیا تہا غسل عباس و علی نے — ہوا تہا فضل نہلانی مین شامل
قثم بہی تہا بکار غسل داخل — کہ یہہ دونو ہین فرزندان عباس — قرابت مین تہی یہ با شرف الناس
اسامہ اور صالح بہی وہان پر — معاون تہی بغسل ذات اطہر — یہان اجمال تہا راوی کو منظور
کہ آب کرنی لگا چہمرا اور دنکو ر — کہ تہی وہ وجہ مہاجر لوگ حیران — ہوئی آپس مین گرم مشورت وہان
کہا صدیق سی بہتر ہی یہہ بات — چلو انصار کی یہان تم اس اوقات — کہ تا انصار کو ہم مشورت مین
کرین اپنا شریک اس مصلحت مین — کہ ہو قائم مکر امر خلافت — سبہی اشخاص آوین زیر بیعت
غرض انصار سی جب مشورت کی — تو ان لوگون نی ایسی مصلحت دی — کہ ہم مین سی ہمارا ہو خلیفہ
مگر تم مین تمہارا ہو خلیفہ — جواب اونکو دیا حضرت عمر نی — نبی کی یار مخلص باخبر نے
کہ ہی کسکی لئی یہہ بات خاص — کہ ہو اس تین خصلت مین قابل — خدا نی اسطرح کسکو کہا ہی
کہ ہمراہ نبی وہ دوسرا ہی — لئی تہی یار مین حضرت حسن اوقات — بجز بوبکر تہا کب دوسرا سات
فضیلت دوسری یہہ بر ملا ہی — کہ اونسکو امر لا تحزن کیا ہی — کہا تہا غار مین ای یار ہمدم
کہ اسوقت مین نہ تہا رکہو غم — فضیلت تیسری ہی یہہ ہویدا — کہا بوبکر سی حضرت نی ادسجا

لہ یعنی ختم لکھا ہر گز اوس اوقات | لہ بس ابعد ہم دونوں کی ہی سلت | ہوئی جب اوسکی ثابت یہہ فضیلت
توہی صدیق شایان خلافت | عمر نی پہر تو ہات اپنا بڑھایا | لہ صدیق پر بیعت کو لایا
ہوئی صدیق سی تقدیم بیعت | پہر اسکی بعد تہی تعمیم بیعت | لہ جو اشخاص تہی حاضر وہان
سبہی اوس ہوئی بیعت کی اندر | لہ کی صدیق سی اون سب نی بیعت | باخلاص دل و حسن عقیدت

١٣ عن انس بن مالك قال لما وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من كرب الموت ما وجد فقالت فاطمة واكرباه فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا كرب على ابيك بعد اليوم انه قد حضر من ابيك ما ليس بتارك منه احدا الوفاة يوم القيمة

انس کہتا ہی یہہ با دیدہ نم | لہ یعنی شدت و سختی کا عالم | رسول اللہ پر دردا دریغا
بیان کیا کیجی گذرا سو گذرا | جناب فاطمہ بنت شہ دین | نہایت مضطرب محزون و غمگین
یہہ کہتی تہین کہ کیا ہی کرب و محنت | ہوئی لاحق بجان پاک حضرت | یہہ سنکر ابنسی بولی شاہ معراج
لہ ہی سختی جو تیری باپ پر آج | پہر اسکی بعد یہہ شدت نہوگی | یہہ کرب و سختی و محنت نہوگی
وہ ہی لاحق تری بابا ہی کو | نہین جس چیز سی چارہ کسیکو | قیامت تک کوئی بندہ نہین ہی
لہ جسی موت کا صدمہ نہین ہی

١٤ عن ابن عباس يحدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان له فرطان من امتي ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة فقالت فمن لم يكن له فرط من امتك فانا فرط لامتي لن يصابوا بمثلي

لہا فرزند عباس کی جال | لہ حضرت سی سنا مین یہہ اقوال | زبان اطہر و اقدس نبی کی
باین گفتار یعنی درفشان تہی | لہ امت مین سی میری جس کسیکی | لئی ہون دو فرط آگی پدر کی
خدا ماد و پدر کو اونکی جنت | لہ کا اونکی باعث سی عنایت | لہا تب عائشہ نی یہہ بہی کہدو
لہ جسکا ایک ہی بچہ موا ہو | فرط ایک بہی ہو دیکا کیون نجی | لہا حضرت نی او توفیق والی

وہ بچہ ایک جسکا مر گیا ہی — غرض ماں باپ کا وہ پیشوا ہی — جناب عائشہ نی پھر یہہ پوچھا

کہ ہو جو امتی ایسا تمہارا — کہ جسنی ایک بھی فرزند کا غم — نہ دیکھا ہو بھلا سردار عالم

تو اوسکا حال کیا ہوگا وہان پر — وسیلہ کونسا ہی روز محشر — کہا حضرت نی مین اوسکا فرط ہون

دل امت میری غم سی ہوا خون — اوٹھا لی میری فرقت کی مصیبت — کہاں ہی دوسری ایسی مصیبت

جہان مین شور محشر گہر بگہر ہی	غزل	قیامت رحلت خیر البشر ہی

ملک جن و بشر مین زار و نالان — زمین و آسمان ہی نوحہ گر ہی — رسول اللہ کا نظرون سی چہپنا

کہ سمجھو برا داغ جگر ہی — وفات سید کون و مکان ہی — سر شوریدہ عین درد سر ہی

اندہیرا کیون نہو سارے جہان مین — چہپا پردہ مین وہ رشک قمر ہی — نہین کر سامنی وہ رشک گلشن

رگ گل چشم تر مین نیشتر ہی — کسیکی روی اطہر کا تصور — ہمین تو رات دن آٹہون پہر ہی

کہان تک صدمۂ فرقت اوٹہائین — کدہر او جذبۂ آہ سحر ہی — تڑپتا ہی تری فرقت مین کامی

کوئی وہان تک نہین کرتا خبر ہی

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح ۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

رسول اللہ کی میراث مین ترک دنیا ہی		محبون کو یہہ حب دنیا سی چھوڑاتا ہے

بیان کرتا ہی عمرو ایسا ہوا تہا — کہ حضرت نی کچھہ اسباب چھوڑا — مگر وہ تہی جو اونکی پاس ہتیار

کہ ہوتی تہی بوقت جنگ درکار — دیا بغلہ کہ ہنگام سوارے — کہ جاتا تہا بعین راہوارے

دیا کچھہ وہ جو مزروعہ زمین تہی — کہ وہ صدقہ بحکم شاہ دین تہی

ح ۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ فَقَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَا نُورَثُ وَلٰکِنِّی اَعُولُ مَنْ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُولُہٗ وَاُنْفِقُ عَلٰی مَنْ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنْفِقُ عَلَیْہِ

بیان بوہریرہ سے ہے بتحقیق | کہ آئین فاطمہ نزدیک صدیق | کہا اوس نائب خیر الوریٰ سے
جناب فاطمہ خیر النسا نے | کہ ہو دنیا سے جب جانا تمہارا | بعد ترکہ کا وارث کون ہوگا
کہا صدیق نے بنت نبی سے | مری فرزند وزن وارث بنینگے | کہا یہہ بات سنکی فاطمہ نے
جناب نور چشم مصطفیٰ نے | کہ ای صدیق ہی اس کا سبب کیا | کہ لون ترکہ نہ میں اپنی پدر کا
کہا صدیق نے خیر النسا سے | کہ مینے یون سنا ہی مصطفیٰ سے | کہ ہمسی جو رہی باقی کوئی شی
تو ہرگز حق وارث وہ نہیں ہی | وہ ہی یعنی فقط صدقہ و خیرات | نہین ہی اس مین کچھہ تشکیک کی بات
ولیکن مین جو ہون نائب نبی کا | خبرگیران رہونگا اوس کسی کا | کہ وہ کرتی تھی جسکی غمگساری
کرونگا اوسکی مین تیمار داری | دیا کرتی تھی جسکو نفقہ و نان | کرونگا مین بھی جا نسرا وسکا سامان

۳ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ اَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِیًّا جَاءَ اِلٰی عُمَرَ یَخْتَصِمَانِ یَقُولُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا لِصَاحِبِہٖ اَنْتَ کَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ نَشَدْتُکُمْ بِاللّٰہِ اَسَمِعْتُمْ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ کُلُّ مَالِ نَبِیٍّ صَدَقَۃٌ اِلَّا مَا اَطْعَمَہٗ اِنَّا لَا نُوْرَثُ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ

یہان راوی پدر ہی بختری کا | کہ اس قصہ کو ہی مذکور کرتا | کہ یعنی ایکدن عباس و حیدر
ہوئی حاضر عمر کی پاس آکر | ہوا تھا اس لئی وہان انکا آنا | کہ قصہ تھا بھتیجی سی چچا کا
بہم اونمین کچھہ ایسی گفتگو تھی | کہ آئی رنجش خاطر کی بو تھی | جو آئی مرتضیٰ ہمراہ عباس
تو اوس ہنگام مین حضرت عمر پاس | زبیر و طلحہ و سعد عبد رحمان | یہہ چارون جنتی اصحاب تھی انہ
عمر نی اونسی ایسی التجا کی | کہ ہی تمکو قسم اپنی خدا کی | کہ تمنی یہہ سنا ہی مصطفیٰ سی
کہ رہتا ہی جو ترکہ انبیا سی | وہ ترکہ صدقۂ راہ خدا ہی | وہ ترکہ وارثون کو ناروا ہی
مگر اوس مال سی جو کچھہ کہلاؤ | میری ازواج کو جائز ہی تمکو | دیا جو کچھہ کہ حق عاملان ہی

روا اس مال سی دینا نہین ہی — ہماری مال مین لیکن وراثت — کری کوئی نہ ہرگز بعد رحلت
غرض یہان ہی جو راوی نے روایت — بیان کرتا ہی وہ ایسی حقیقت — کہ ہی مذکور کچھہ آگی کو قصہ
نئی تقریر بیان لیکن زیادہ

(٤) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

زبان عائشہ سی ہی یہہ مذکور — کہ حضرت نے کہا ٹہرا ہی دستور — کہ ہمسی جو کہ رہجاتا ہی ترکہ
نسمجہو اوسکو ورثہ ہی وہ صدقہ

(٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ

بیان ہی بو ہریرہ متقی کا — کہا کرتا تہا وہ جناب نبی کا — کہ فرماتی تہی یون سردار عالم
کہ مجہسی جو رہی دینار و درہم — مری وارث اوسی مال وراثت — نہ ٹہرا دین کرین ہرگز نہ قسمت
مگر نفقہ مری ازواج کو دین — حقوق اپنی مری عامل بہی لی لین — جو ان خرچون سی بچا وی زیادہ
بہر صورت وہ ہی خیرات وصدقہ

(٦) عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ بِاِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

یہہ ہی جو مالک ابن اوس راوی — روایت اونسی یہان ایسی ہی آئی — کہ مین آیا عمر کی پاس جسدم
تو سعد و عبد رحمن طلحہ باہم — وہین حضرت عمر کی پاس آئی — علی عباس بہی تشریف لائی
کہ اوس ہنگام عباس و علی مین — بہم تکرار تہی مال نبی مین — ہوئی دارد جو وہان عباس وحیدر
عمر اس بات کو لائی زبان پر — کہ سنیا و طلحہ سعد و عبد رحمان — قسم اوسکی دلاتا ہون تمہین یہان
کہ جسکی حکم سی قائم سما ہی — زمین بہی امر سی اوسکی بجا ہی — کہ تم تینونکو ہی یہہ بات معلوم

که تهی تهی رسول پاک معصوم | که هم چهوڑی هوئی جاتی هین جو شی | وه صدقه هی مگر ورثه نهین هی
لیا تهون نی نام ایزد پاک | که جسکی حکم مین هین هی و افلاک | که یعنی تو عمر کتنا جاسے
رسول الله نی یهه هی کها هی | حدیثون کی کتابون مین یهه گو | طوالت سی هوا مرقوم مسطور

عن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا شاة ولا بعيرا قال واشك في العبد والامة

زبان عائشه سی هی یهه اخبار | که چهوڑا آپ نی درهم نه دینار | نه کوئی بکری نه کوئی اونٹ چهوڑا
کئی ایسی مخبر و پیش مولا | لیا راوی نی حضرت عائشه سی | مجهی شک هی سنا تها مین نی یهه بهی
که حضرت نی بوقت ترک دنیا | [illegible] | غلام و چهوکری تک بهی نه چهوڑا

باب ما جاء في رؤية رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من رآني في المنام فقد رآني فان الشيطان لا يتمثل بي

رسول الله کا وه خواب مین دیدار پانا | مدد کرتا هی جسکی طالع بیدار ای کافی

بیان رؤیت حضرت نبی هی | یهه حالت طالب دیدار کی هی | هوا جاتا هی دل غم سی دوپاره
که تها ممکن کسی کا یهان نظاره | ولیکن بخت ایسا سو گیا هی | همی دیدار مشکل هو گیا هی
کهون کیا آه مایوسی کی بات | کئی یهه عمر یون برباد هیهات | که اونکی روی اقدس کو نه دیکها
اوس برد نبی مقدس کو نه دیکها | یهه خوبی طالع ناساز کی تهی | نه دیکها روی اطهر خواب مین بهی
تسلی بهی کوئی کرتا نهین هی | که یهه خوبی کلی تیری تمکین هی | خدائی معطی و وهاب و جواد
عجب کیا هی اگر تجکو کری شاد | که اوس روی مبارک کو دیکهاوی | غم حرمان و هجران سی چهڑاوی
بس اب اهی کافی کم گرده مقصود | که لکهی هی حدیث ابن مسعود | بیان کرتا هی وه راوی ستاد
که یون حضرت نی فرمایا هی ارشاد | که دیکهی جس کسی نی میری صورت | مجهی گویا اوسی نی دیکها بالضرورت

کہ یعنی خواب میں ابلیس مردود   نہیں ہوتا میری صورت میں موجود

۲ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني في المنام فقد رآني فان الشيطان لا يتصورني وقال لا يتشبه بي

کلام بوہریرہ معتمد ہے   زبان پاک سے اوسکو سنا ہے   وہ کہتا ہے کہ حضرت نے کہا ہے

کہ جسنے خواب میں ہو مجکو دیکھا   مجھی کو اوسنے دیکھا ہے بتحقیق   کہ شیطان کو نہیں حاصل ہے توفیق

کہ میری شکل کی تصویر لاوے   ویا تشبیہ میری سے بناوے

۳ وعن كليب انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني في المنام فقد رآني فان الشيطان لا يتمثلني قال ابي فحدثت به ابن عباس فقلت قد رأيته فذكرت الحسن بن علي فقلت شبهته به فقال ابن عباس انه كان يشبهه

کلیب باخبر کہتا ہے ایسا   کہ میں نے بوہریرہ سے سنا تھا   وہ کہتا تھا سنا میں نے نبی سے

کہ کہتے تھے مجھے دیکھا ہو جسنے   وہ اوسکا خواب سچا ہے بتصدیق   بیان کرتا ہے وہ تحقیق تحقیق

کہ شیطان کو نہیں ہے یہ طاقت   کہ دکھلاوے وہ بنکر میری صورت   کلیب ایسا بیان کرتا ہے ظاہر

کہ عباس سے کی میں نے گفتار   کہ میں نے خواب میں حضرت کو دیکھا   حسن ابن علی کی شکل میں تھا

یہ سنکر مجھسے عبد اللہ بولے   کہ یقینی سچا دیکھا ہے تو نے   کہ تھے حضرت حسن کو بسکہ حاصل

رسول اللہ سے تشبیہ کامل

۴ عن يزيد الفارسي وكان يكتب المصاحف قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام زمن ابن عباس رضي الله عنهما فقلت لابن عباس اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم فقال ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول ان الشيطان لا يستطيع ان يتشبه بي فمن رآني في النوم فقد رآني هل تستطيع ان تنعت هذا الرجل الذي رأيته في النوم قال نعم انعت لك رجلا بين الرجلين جسمه ولحمه اسمر الى البياض اكحل العينين حسن الضحك جميل دوائر

الوجه قد ملأت لحيته ما بين هذه إلى هذه قد ملأت نحره قال عوف ولا أدري ما كان مع هذا النعت فقال ابن عباس لو رأيته في اليقظة ما استطعت أن تنعته فوق هذا

یزید فارسی راوی کا ہی نام   لکہ تہا وہ کاتب مصحف وش امام   لکہا اوسنی کہ مین نے خواب مین تہا
جناب سرور عالم کو دیکہا   ہوا حاضر نزد ابن عباس   لکہا یہہ خواب اوسی بی کم وکاست
لکہا عباس کی بیٹی نی اوسدم   لکہ فرماتی تہی یون سرور عالم   لکہ شیطان مین نہین ہرگز یہہ طاقت
لکہ بن آوی وہ میری شکل وصورت   غرض سوتی مین جسنی مجکو دیکہا   مجہی کو اوسنی دیکہا بیحجابا
ہوئی پہر مجہسی عبد اللہ خاطب   لکہ ہان سنتا ہی او مصحف کے کاتب   لکہ تونی خواب مین جو شخص دیکہا
بیان کچہہ وصف کر سکتا ہی اوسکا   لکہا مین نے کہ تہا وہ مرد ایسا   خوش اندامی مین اوسط جسم والا
نہ فربہ جسم تہا نی لاغر اندام   رکہی تہا اعتدال چال سی کام   وہ تہی جو گندمی رنگت بدن کی
وکہا اوسمین تہا نور سپیدی   سیہ چشمی کا عالم آنکہہ پر تہا   لبون پر کچہہ تبسم کا اثر تہا
عیان چہرہ پہ تہا تدویر کا حال   مگر تدویر سی تہا فارغ البال   عریض وخوشنما ریش مبارک
لکہ تہی اس گوش سی گوش دگر تک   وہ سینہ آپکا تہا جو مصفا   بانبوہ محاسن چہپ رہا تہا
لکہا ہی عوف راوی نی یہان پر   لکہ اس توصیف سی کچہہ اور بہتر   غرض یہہ بہی نہین مین جانتا ہون
لکہ یعنی جو بیان کر کی سنائن   پہر عبد اللہ نی یہہ بات سنکی   لکہا ایسا یزید فارسے سے ہی
لکہ تو یہہ وصف ہی جسکا سناتا   جو بیداری مین بہی تک دیکہہ پاتا   زیادہ اس سی کر سکتا نہ تعریف
بیان کی جسقدر تعریف وتوصیف

ح ٥ عن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني في النوم فقد رأى الحق

بیان بو قتادہ بہی بجا ہی   لکہ اوسنی آپ سی ایسا سنا ہی   لکہ یعنی جسکسینی مجکو دیکہا
تو یہہ جانو کہ اوسنی حق کو دیکہا   میان خواب بہی حضرت کی صورت   ہوا ثابت کہ رکہتی ہی حقیقت

ح ٦ عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رآني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يتخيل بي قال ورؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزء

انس نے بھی کیا مذکور ایسا | کہ ہی تحقیق یہہ حضرت کا کہنا | کہ جسنے خواب مین دیکھا ہی مجکو
بلاشک مجکو دیکھا ہی یہہ سن لو | سبب یہہ ہی کہ شیطان بد افعال | نہین سکتا کہ باندہی میری تمثال
کیا ارشاد یہہ بھی آپ نے ہی | کہ مومن خواب مین دیکھی جو کچہہ شی | حقیقت مین وہ ہی جزو نبوت
نبوت سی اوسی حاصل ہی نسبت | نبوت کی چھہ حصی اور چالیس ہین | اگر کیجی تو ہوتی ہین چھیالیس
تو اوس سی ایک حصہ وہ بچا ہی | کہ مومن خواب مین جو دیکھتا ہی | خدا نی ہمکو دکھلائی یہہ ایام
کہ نظم ترمذی پہونچا بانجام | رہی ہین اور جو دو قول باقی | اونہین بھی کیجی اتمام کافی

ح ٧ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا ابْتُلِيتَ بِالْقَضَاءِ فَعَلَيْكَ بِالْأَثَرِ

یہان ابن مبارک نی کہا ہی | کہ یہہ درد مصیبت کی دوا ہی | جو تو امر قضا مین مبتلا ہو
تلاوت کر حدیث مصطفا کو | عجب یہہ شافی و کافی دوا ہے | مریضان مصیبت کی شفا ہی

ح ٨ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ هٰذَا الْحَدِيثُ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ

بیان کرتا ہی ایسا ابن سیرین | کہ ہی یہہ جو حدیث سرور دین | یہہ عین دین ہی دیکھو عزیزو
تم اپنی دین کو مضبوط پکڑو | کرو ایسی کسی سی دین حاصل | کہ ہو یعنی وہ دیندار دین کامل

غزل

بس اب کافی یہہ ہنگام دعا ہی | کہ تو نظم شمائل لکھہ چکا ہی
لکھا ہی وصف محبوب خدا کا | خدا کا فضل ہی تیرا صلا ہی | عطا کر فضل و رحمت سی الٰہی
دل مشتاق کا جو مدعا ہے | در دولت سی تیری رب متعال | کوئی سائل نہین خالی گیا ہی
مجھی بھی تو نگر مجرم و مایوس | غنی ہین آپ یہہ بندہ گدا ہی | کیا جو نظم مین نظم احادیث
تو اب یہہ بھی خدا سی التجا ہی | کہ اوس تقصیر کو ہی بخش دیوی | کہ جو بھولی سی کافی لکھہ گیا ہی
نہ پکڑی وہ خطا میری زبان کے | کہ بندہ کی زبان عین خطا ہی

قطعہ تاریخ

ہوئی اتمام جو نظم شمائل | بہار خلد اسکا نام رکھا | کہی کافی نی حسب حال تاریخ
اتمام | بیان ہی عادت و خوئی نبی کا | یافت

١٢٥٨

صحتنامہ مصباح خلد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۶	بیا	بیان	۳۰	۶	زز	زِزٌ	۴۲	۱	یقفر	یقفش
۹	۱۶	القط	الفقط	۳۱	۵	صُنِعُ	صُنِعَ	〃	۱۰	ٹپی	تپی
۱۰	۸	چشپیر	چشمے	〃	۱۴	الخبرة	الحِبَرَة	〃	۱۴	ذہب	ذہب
〃	۱۸	عام	عالم	〃	۱۹	النبی	النبی	۴۴	۷	ببر	زبیر
۱۱	۷	عرق	عرقؔ	〃	〃	حمراء	حمراء	۴۵	۲۰	نرعہ	نزعہ
〃	۱۵	تکففا	تکففا	۳۲	۱۰	زہی	رہی	۴۸	۲۱	ابیب	ابیت
۱۲	۷	بکھرکی	بکھرے	〃	۱۸	نقضتہ	نفضتہ	۵۲	۱	سہمہ	بیشہ
۱۳	۱۴	طویل الزند	طویل الزند	〃	۱۹	رویت	روایت	〃	۸	تکرایش	تکرابش
۱۴	۲۰	آیا	آتا	۳۳	۸	اللہ	اللہ	۵۳	۱۳	سکی	اسکی
۱۶	۲۱	کیفیہ	کیفیہ	〃	۱۵	المغیرة	المغیرة	〃	۱۵	آوی	راوی
۱۸	۲۱	اللہ	اللہ	۳۴	۲ / ۲۰	الجوع / بہار کہاہی	الجوع / بہار کہاں	۵۴	۱۹	بشاو	بشار
۲۱	۴	نصف	نصف	۳۶	۱۲	مثنے	متنی	۵۵	۲۱	تکہالی	تکہالی
〃	۱۶	عایشہ	عائشة	۳۷	۳	یلبس	یلبس	۵۶	۱۲	الخوارکی	الخوارزمی
۲۳	۷	شجنۃ	شحمۃ	۳۸	۲۱	تخم	تختم	۵۸	۵	خبز	خبز
〃	۸	آنکی بال	آنکی بال	۳۹	۱۰	شاید	شاہد	〃	۹	[illegible]	[illegible]
〃	۱۸	بجیب موفقتہ	بجنب موفقتہ	〃	۱۴	کہ خط لکہی	کہ خط لکہی	۵۹	۱	دجاج	دجاج
۲۳	۱۶	دھن	دھن	〃	۲۱	محمد سطر باہر لکھا تھا	محمد سطر باہر میں لکھا تھا				
۲۴	۱۳	شیب	شدب	۴۰	۵	تجانے	تجاسے	〃	۲	شیا	شیئا
۲۶	۸	شبب السیت	وشیبہ	〃	۱۴	بیر	بیز	〃	۱۹	لکل	اکل
۲۷	۱۲	باب	بات	〃	۱۹	بیان تک	بیان تک	〃	〃	فقذرته	فقذرته
〃	۲۱	جہنکتی	جہکتی	۴۱	۱	رسول صلی اللہ	رسول صلی اللہ	۶۰	۱۳	یحب	یحبہ
۲۸	۱۰	وثلثة	وثلثة	〃	۷	بن	بن	〃	۲۱	لاتعرف	ولاتعرف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۰	۲۱	الوجہ الحدیث	الولجا الحدیث	۷۷	۱۶	بلستے	باسے	۹۰	۱۷	تو فربستے	تو فربلسے
۶۱	۹	قال انس	قال انس	″	۱۷	پہر	پہر	۹۱	۱۱	کمرو عمر ابن	کردو ابن عم
″	۱۰	دُبّاءَ	دُبّاءُ	″	۲۱	تھی	تہی		۷	اسماء من	اشیاء من
″	۱۸	کرتی بیان	کرتی بیان	۷۸	۴	رسول اللہ	رسول اللہ	″	۱۵	عن الشہر یقال کنت زدف	عن التہری قال کنت ردف
۶۲	۸	مشتی	مشتی					″	۱۸	سمریر	بشمریر
″		بہا	ہا	۷۹	۵	ابی ہُریرۃ	ابی ھُریرۃ	۹۲	۳	الحُران	الحسان
″	۱۹	باطمینان	باطمینان	″	۱۱	عثمان	عثمان	۹۵	۱۳	چھپاسے	چھپاسے
۶۳	۹	بکرکا	بکریکا					۹۶	۸	خیرُ	خیرٌ
″	۲۰	خوسنے	خولیٰ	۸۰	۱	کہا پہرقوم	کہا پہرقوم	۹۷	۷	مری فانونکو	مری کانونکو
۶۵	۲	علی النساء	علی النساء	۸۱	۶	حضرت نبی کا	حال نبی کا	۹۹	۱	مجاو	محبکو
″	۸	وضوبہی جہد	وضوبہی [illegible]	۸۳	۴	واخرَ	واخرُ	۱۰۱	۱۲	خرج	فخرج
۶۶	۴	سمجھے	سمجھتے	۸۵	۸	فلما استوی	فلما استوی	″	۱۹	خالتہ	خالتہُ
″	۵	طباز	طباء	″	۹	اکبرُ	اکبرُ	۱۰۲	۷	الوذن	الموذن
۶۹	۱۴	قبل	قیل	″	۱۱	ضحکت	ضحکت یا امیرالمومنین قال	″	۱۳	اثر ہیہ خواب	اثر جو خواب
۷۰	۹	فنسی	فلسی	۸۶	۶	یغطی	یغظی	۱۰۳	۶	ذٰلِک	ذٰلِکَ
				″	۱۹	دوبار	دوبارہ	″	۱۰	بی ھریرۃ	ابی ھریرۃ
۷۶	۳	قائما وق	قائما وق [illegible]	۸۷	۱۲	بجبہ	بجبہ	″	۱۴	انہ یصلی	انہ لیصلی
″	۵	[illegible]	[illegible]	۸۸	۱۰	یار دار	یار دار کے	۱۰۵ / ۱۰۶	۱ / ۱۸	سوء قبلُ	سوء [illegible]
″	۱۵	بہرگیا	بہرگیا	″	۳	ابن	بن	۱۰۷	۲۰	مہ سماے	بہہ سمائی
۷۷	۲	تین بہرتی	مین کہیر کے	″	۷	المحبہ	بمحبہ	۱۰۸	۱۴	خفصہ	حفصہ
″	۱۱	دہن	ذہن	۸۹	۱۹	وسلم	وسلم واشعر	۱۱۰	۱۴	پڑہکی	پڑہینگے
″	۱۵	یہہ	یہہ	۹۰	۹	کُلّ	کُلُّ	۱۱۰	۱۶	ھذہ رابع	ھذہ [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۰	۱۸	قرا . ة	قراءة	۱۳۲	۵	سبش	شیش	۱۴۸	۲۰	رقاص	وقاص
۱۱۲	۱۱	یزید	یزید	〃	۸	خادرسول عن	خادم رسول صلی اللہ علیہ	〃	۱۵	دو یا	دریا
۱۱۳	۹	وقل	وقُل	۱۳۳	۱۳	کہ یعنی	کہ میں نے	〃	۱۹	شوئیسابا	شونیس ابی
〃	۱۶	فاحسب	فاحب	〃	۱۹	نہون	کہون	۱۴۹	۷	الیہ	یوحی الیہ
〃	〃	تعرض	یعرض								
۱۱۴	۲	الاخر	الآخر	〃	۲	کماکیا	کیاکیا	〃	۱۰	ترجمہ	[illegible]
〃	۱۹	رمضانا	رمضانہم	۱۳۴	۱۵	بیان تہیں	بیان کرتی ہیں	۱۵۰	۶	لقی	والقی
۱۱۶	۹	فقراء	فقرا	۱۳۵	۲	خدمت کے نارا	خدمت گارا	۱۵۱	۹	ھو	وھو
۱۱۹	۱۳	کہلان	کہلان	〃	۷	اشدہم	اشدّہم	〃	۲۱	بما	سا
۱۲۰	۷	الشمس	الشمس	〃	۱۳	واخر	اواخر	۱۵۲	۱۰	ستے	سے
〃	۳	ابتة	ابنة	〃	۱۴	قلت	قلتُ	〃	۱۴	مرتبہ	مرثیہ
〃	〃	تعمرخو	یعمرخرد	〃	۱۷	اوسی	اوس	〃	۱۸	اللہ	اللہُ
〃	۱۸	نفرقان	تفرقان	۱۳۶	۳	الحلیق	الخلق	〃	۱۹	منہ	منہا
۱۲۱	۲	وطالک ردوه	اوف لک قال ردوہ	〃	۳	ولایویس	لایویس	۱۵۳	۸	یوم	ویوم
〃	۵	کہ سائل	کما سال	〃	۵	تلث	ثلث	〃	۲۰	مرضہ	مرضیہ
〃	۱۸	عمر	عمرًا	۱۳۷	۱۴	عن بن	عن ابن	۱۵۸	۷	یوم	الیوم
۱۲۴	۶	الیک	الیک	۱۳۸	۱۷	چنزیر	چیز پر	〃	۱۶	امتک	امتک وقالہ
〃	۱۹	البس	الناس	۱۳۹	۱۲	صلی اللہ	صلی اللہ	۱۶۰	۲	یعولہ	یعولہ
۱۲۶	۱۲	یعنیہ	یعنیہ	〃	۱۷	کسب	کسب	۱۶۱	۴	رسول	رسولُ
〃	۱۵	القبیح	القبیح	۱۴۱	۱۱	الماحی	الماحی	۱۶۳	۱۹	یتشبہ	یتشبہ
۱۲۸	۵	زروعی	زرولی	〃	۱۲	یحشر	یحشر	۱۶۴	۱۷	ابو	لبنی
۱۳۰	۱	تحوتن	[illegible]	۱۴۴	۸	کی	کرکے	۱۶۵	۵	وکیا	دیکھتا
〃	۳	سبش	خبش	〃	۱۱	جاوےگے	جاوری			تمت	